



چودھویں صدی ہجری کی ایک عظیم شخصیت

مدرسہ
مدینہ

اعلیٰ حضرت لیٹوراک
Alahazrat Network

تبلیغی اشاعت

پاکستانی جماعت غوثیہ دہلی

محمد علی محمد

مدرسہ غوثیہ دہلی

پتہ نمبر ۱۰۰، گلشن دہلی

تلفون نمبر ۱۰۰۰

پتہ نمبر ۱۰۰، گلشن دہلی

پتہ نمبر ۱۰۰، گلشن دہلی

پتہ نمبر ۱۰۰، گلشن دہلی

پتہ نمبر ۱۰۰، گلشن دہلی

پتہ نمبر ۱۰۰، گلشن دہلی

پتہ نمبر ۱۰۰، گلشن دہلی

پتہ نمبر ۱۰۰، گلشن دہلی

پتہ نمبر ۱۰۰، گلشن دہلی

پتہ نمبر ۱۰۰، گلشن دہلی

پتہ نمبر ۱۰۰، گلشن دہلی

پہلے دہائیوں صدی ہجری

کی

ایک عظیم شخصیت

مترجم
محمد یوسف ظہار

نویسہ پستی

ترجمہ حضرت پیر ویت پروردگار محمد بن حسین شاہ شمس الدین نقشبندی قادری ہمدانی

ناشر

مرکز جماعت غوثیہ غوثیہ سرگودھا فافق ہد فیصل آباد

www.AlahazratNetwork.org

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

چودھویں صدی ہجری

کی

تبلیغی سلسلہ اشاعت نمبر ۲

ایک عظیم شخصیت

علیہم البرکات حضرت اجماعاً ضامن بریلو علیہ السلام

مختار
محمد یوسف صاحب

ذیہم البرکات

مکرم ہست، دیر شہیت پرور ہست، سید عالم حسین، شہید ہندی نقشبندی ہندی ہندی
امام ابی اہل، سید عالم حسین، شہید عالم حسین

مکرم ہست، دیر شہیت پرور ہست، سید عالم حسین، شہید عالم حسین

ناشر

مکرم ہست، دیر شہیت پرور ہست، سید عالم حسین، شہید عالم حسین

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نام کتاب ————— چودھوی مدنی جوی کی ایک نظمِ شہیت
مصنف ————— محمد یوسف مبارک
گورنمنٹ کالج سمن آباد فیصل آباد
تعداد ————— ایک ہزار
آپریشن ————— ریموونڈ ۱۲۰۳ جوی ۱۹۸۳ء
پریم ————— دہلے غیر بحق راہین و معاونین

ملنے کے پتے

پیر سید فخر حسین شاہ صاحب بنوری
بھارتی کتب خانہ کی نمبر ۱۰۸ پریس پورہ
مدرسہ و دفتر مرکزی صدر جماعت خوشیہ
غوثیہ سٹریٹ نمبر ۳۰ نالک پریس پورہ

یہ حضرات ایک دہکے ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں۔

یہ کتاب خریدنا اور فروخت کرنا اخلاقی اور قانونی جرم ہے

1303 in Alahazrat

7-12-1944

13/1/45

انتساب

امام احمد رضا خاں ہی کے نام — جنہوں نے
دہلی کے اعلیٰ کدوں میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کی شمع روشن کی — اور اپنے تہذیبی کارناموں کے
ذریعے برصغیر کو سپانہ کے خوفناک انجام سے
بچالیا !

ترتیب

نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر	عنوان	صفحہ
۱	بسم اللہ	۵	۲۱	معاشی پروگرام	۸۳
۲	امام احمد رضا خان	۷	۲۲	نعت گوئی	۸۷
۳	خللاتی حالات	۷	۲۳	روحانی زندگی	۱۰۲
۴	بچپن	۸	۲۴	عادات و عصال	۱۰۶
۵	تسمیم	۹	۲۵	اقوال و ردی	۱۰۹
۶	عالمی زندگی	۱۰	۲	خلیبہ مبارک	۱۱۰
۷	پہلو سفر	۱۳	۲۷	لباس مبارک	۱۱۰
۸	دور سفر	۱۴	۲۸	سفر آخرت	۱۱۰
۹	علمائے کرام	۱۵	۲۹	صایا شریف	۱۱۲
۱۰	علمائے دین	۱۶	۳۰	آخری خطبہ	۱۱۳
۱۱	دیگر ممالک کے علماء	۱۶	۳۱	آخری تحریر	۱۱۵
۱۲	مدینہ منورہ میں صوفی	۱۷	۳۲	آخری خط	۱۱۶
۱۳	تہذیب و تمدن اسلام	۱۹	۳۳	ضیغہ رضا	۱۱۹
۱۴	تعطیل و تالیف	۲۱	۳۴	خلفائے کرام	۱۱۹
۱۵	ترجمہ قرآن پاک	۲۲	۳۵	تلاذہ	۱۲۱
۱۶	نہرست کتب امام احمد رضا	۲۳	۳۶	زبان خلق نقد خدا	۱۲۱
۱۷	جامع العلوم	۲۴	۳۷	امام احمد رضا پر کتابیں	۱۲۶
۱۸	سیاسی بصیرت	۲۸	۳۸	انفرادی و اجتماعی	۱۳۲
۱۹	دینی و علمی	۲۹	۳۹	تعلیمی و تعلیمی ادارے	۱۳۳
۲۰	تحریر پاکستان	۳۰	۴۰	ملاحظہ و مرجع	۱۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چودھویں صدی ہجری کے عظیم مجدد

امام احمد رضا خاں

ہماری حالتِ حقوں نے غلو سپاہیہ میں پوری کامیابی کے ساتھ جاری اور ایک منظم پروگرام کے تحت وہاں مسلمانوں کی سرکوبیت کو ختم کیا۔ انیس تیس میں لڑایا۔ وہاں کے میرپنوں اور میر صادقوں کو ہرچہ کہ اسلامی ریاست کو ختم کیا۔ وہاں کے مسلمانوں کو زیرِ پستی بیٹھا دیا اور اس ٹڈلے کے انتقام پرواہی کے غداروں کو کھیر دیا۔ ان کی نذر کر کے کھڑت چلی لول منال۔ انہی منظم سازش کا نتیجہ نکلا کہ وہ بہادر خوجہ جہاں سیکڑوں مسلمانوں کو قتل کر دیا اور اہل اسلام دنیا بھر کو درسی علم و معاشرت دیتے رہے۔ آج ڈھولے سے خلیف مسلمان ہی نہیں ہیں۔

اسی طرح برصغیر پاک و ہند میں تشدد حاصل کرنے کے ساتھ ہی یہاں بھی اسلام اور اہل اسلام کو کمزور پر ختم کرنے کے لئے ایک پروگرام بنایا گیا۔ مسلمانوں کے باطنی انداز سے کر کے وہ دینی نظامِ تعلیم راج کر دیا گیا جن کے بیچ رہنماؤں کو بھی جن کو تسلیم کر دیا گیا۔ اور طبقہٴ اہلسنت کو کہے اہل کی سزا دی گئی۔ مسلمانوں کے مذہبی، فنی اور سیاسی اتحاد کو ختم کرنے کے لئے کامیاب پروگرام بنائے گئے۔ مسلمانوں کے مسلم مذہبی اتحاد کو ٹھکڑی چنے انسان کے دلوں سے نئی نئی جہاں مل کر مہمِ عدم کی جہت کو نشانے کی کوشش ہونے لگی۔

یہاں تک کہ حکومت نے اپنی سرپرستی میں قادیانی ٹیم کو بھی سموت کر دیا اور صاف دکھائی دینے لگا کہ برصغیر کا سرزمین بسپانہ سے ملحق نہیں ہوگا۔

لیکن جس سرزمین کی باہر میں محمد بن قاسم اور محمود غزنوی جیسے مہادین کی لڑائیں نمودار ہوئیں۔ جیسے عین الدین ٹیم اور نظام الدین اویار علیہ السلام جیسے بزرگوں نے اپنے سجدوں سے آواز کیا ہو جس میں محمد الف ثانی سرسندی رقتہ رقتہ علیہ السلام جیسے مدی خانوں نے درحالی زندگی کی تڑپ پیدا کی ہو۔ غیرت خدادادی اسے یوں تہا ہوتے دیکھ کر کہہ سکتی تھی۔

لہذا اس نے انگریزوں کے قتل و کال (۱۸۵۷ء) سے ایک سلسلے میں اس خوش نصیب و عزتی کے ایک شہر، بریلی میں، امام احمد رضا کو پیدا کر دیا جس نے مسلم دشمن قوتوں کی سازشوں کا ڈنک بٹا دیا اور اپنے تہذیبی کاموں سے برصغیر کو بسپانہ کے سے غمناک انجام سے بچایا۔

خانہ دینی معاملات امام احمد رضا خاں شہرلوں کے جواد و خلیفے سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا اصل وطن کنہار تھا۔ آپ کے

بزرگوں میں سب سے پہلے علامہ حضرت جگت بہادر ضعیف اللہ خاں، نادر شاہ کے ہمراہ کنہار سے ہجرت کر گئے اور اٹلی بڑی منصب پر فائز ہوئے اور پھر کشمیر میں ان کی جاگیر تھا۔ انہیں دہلی میں جاگیر ملی تھی جو امام احمد رضا کے جد شہاب الدین کی ملکیت تھی۔ نئے بعد میں امام احمد رضا کی انگریزی سہارا سے مخالفت کی پاداش میں وہ جاگیر ضبط ہو گئی۔ امام احمد رضا خاں کے صاحبزادے نواب سعادت بہ خاں وزیرِ اعلیٰ ہند اور پھر صوبہ دہلی میں کنہار کے صوبہ دار مقرر ہوئے جن کے درمیان میں محمد اعظم خاں نے فوری ٹیٹننگ

لے حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی صلی اللہ علیہ وسلم اور زوار احمد قادری

کی کپ کچھ عرصہ بعد وزارت پر فائز رہے، اور ہر رنگ و نیکو گوشہ نشین ہو گئے۔ حافظ کاظم علی خاں مان کے بیٹا اور فرزند تھے جو بچپن کے قصیدہ لکھتے اور مدح و سواد میں کی پائین ان کی خدمت میں رہا کرتی تھی۔

حافظ کاظم علی خاں کی اولاد میں مطلب الوقت مراد نامی خاں کا مرتبہ سب سے بلند تھا، وہ طبیعت ہے جس نے حکومت کا کوئی حصہ قبول نہیں کیا اور ماری زندگی نہایت قوی اور فقر و تصوف میں گزری۔ آپ کے بعد پورے خاندان کا تقن اور عظمت کی بجائے اس دنیا سے قائم ہو گیا، ۱۸۵۰ء کی جنگ دہلی میں آپ نے بھرتی ہو کر جیل بڑی میں آپ کا ترنگ کر کے کاغذ پر باقی سودہ پکے لکھا تھا۔

شاہنشاہ علی خاں مراد نامی خاں صاحب کے صاحبزادے اور داماد احمد رضا خان کے ذیل ماجد تھے۔ آپ نے اپنے والد ماجد سے جاہری و باطنی علوم حاصل کئے آپ زبردست عالم اور دلی کامل تھے۔

نہجین

۱۲۰۲ھ مطابق ۱۲ جون ۱۸۵۶ء ۱۱ جیو ۱۹۳۳ء بمقام

عہد کے وقت بریلی کے موبسول میں مولانا علی خاں کے گھر ایک مہر پیدا ہوا جس کی قسمت میں چودھویں صدی ہجری کا مجتہد سراج لکھا گیا تھا، داماد مولانا علی خاں اسے اپنے عظیم فرزند کا نام مستند لکھا، گھر میں والدہ ماجدہ پیار سے آج یہاں اور والدہ ماجدہ دیگر اعزہ احمدیوں کا کبریاں کرتے رہے۔

ہجری ۱۲۰۲ء (۱۸۵۶ء) رکھا گیا، اور عوداں نے اپنے نام کے ساتھ محمد مصطفیٰ کا خطاب کیا، امام حسین بن صالح شامی کی نے دیکھا تو بے اختیار پکار اٹھے۔

لے سسٹنٹ سیکریٹری

لے ایجنٹ بریلی ص ۲۵

إِنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ مِنْ هَذِهِ الْجَبَتَيْنِ .

مگر مجھے تو اس کی پیشانی میں طرآن اور چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے، اور فرمایا:

”تبدل نام ضیاء الدین احمد ہے“

علم جفر و کیمیا میں آپ کے استاد شاہ ابوالحسن فوری آپ کو ”ہندوستان کا شیخ کبیر“ کہہ کر پکارتے تھے۔ اعلیٰ حضرت کا خطاب میں انہیں کا دیا ہوا ہے اُنہی نے علامہ ملا علی قاریؒ کی اہل علم نے فاضل بریلویؒ کو مجدد آئندہ حاضرہ کے معزز و مقادرات سے بھی یاد فرمایا۔

آپ کی تائید پیدائش قرآن پاک کی تائید کریمہ سے لکتی ہے۔

أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَ لَهُمُ مَزِيدًا (۱۲۶:۲)

”زیر: یہ جی وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ فرمادیا اور انہی کو توفیق کی مدد سے ان کی مدد فرمائی۔“

آپ کی بڑی بہن لڑائی جی کہ کچھ ہی سے تمام خاندان **تعلیم** میں بچہ بچہ سراج، الطوار، اور ذہانت کے استاد سے

انکس اشرف آقا، تھانہ (دولہ رضا)، چار سال کی عمر میں ماعزہ قرآن پاک علم کر دیا اور چار سال کی عمر میں ۱۲ ربیع الاول ۱۲۷۸ء میں ایک بڑے مجمع کو سچا و مصطفیٰ کے موضوع پر تقریر فرمادے گئے تک خطاب فرمایا اُنہی نے

آپ نے ابتدائی کتابیں مرزا غلام قادیانی سے چھپیں اور درس تعلیمی کی تکمیل اپنے والد ماجد مولانا مفتی علی محمد خاں سے کی۔ علم ہیئت مولانا عبدالحق دہلوی سے، علم

شے: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی..... نور احمد قادری

شے: اعلیٰ حضرت بریلوی ص ۱۲

جعفر و میر شاہ ابوالحسن نوری مارہروی ہے اور حدیث کی سند امام حسین بن صالح
ابن شافعیہ کے کور سے حاصل کی جس میں امام محمد بن اسماعیل بخاری ایک مرتبہ گیارہ
ماہ سے میں آپ کے و جڑا ساتھ میں تیکال رسول مارہروی، امیر احمد علان مفتی
شعبہ کر اور شیخ عبدالرحمن سرخا مفتی ضلیہ کے کور خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مہر و تعمیر عقلی علوم کی تحصیل پر آپ نے بہت کد وقت صرف کیا خود فرماتے
ہیں کہ میں نے شرع جنینی شروع کی تھی کہ حضرت علامہ مجدد نے لڑائی لڑائیوں اپنا
وقت ضائع کرتے ہوئے مصطفیٰ پیار سے صلی اللہ علیہ وسلم کی سرکار سے ہر علوم تم کو خود ہی
سکھادیے جائیں گے، اور مصطفیٰ پیار سے کی پیاری سرکار سے انہیں علوم کا انودیش
فرمادے گا کہ زماں ہر کے پاس سے زیادہ علوم میں بے مثل اور نیا ہو گئے اور پیر ہر
امریکی کی یونیورسٹیوں کے اساتذہ بھی آپ کے علم لدنی سے ضیق حاصل کرنے کیلئے
محضر خدمت ہونے لگے۔

آپ کے تحصیل علم کی شان بھی لڑائی تھی آپ کے ایک بہت بڑا بھائی عاصم حسین
فرماتے ہیں کہ آپ نے لڑائی سے کبھی ہر قتالی سر سے زیادہ کتاب نہیں پڑھی ہر قتالی کتاب
پڑھتے کے بعد تمام کتاب از خود چڑھ کر اور یاد کر کے ناد با کرتے، اسوانح امیر حضرت
امام احمد رضا، زبیر الدین احمد؛

حافظ کا بہ عالم خاک مرتب ایک ماہ میں قرآن پکھنڈ کر لیا اور وہی اس شان
سے کہ غلام سرب سے مشابہک یاد فرماتے۔

مہر شہاب العظم ۱۲۸۹ھ کو آپ نے ۱۲ سال ۱۰ مہینے ۵ دن کی چھٹی سی عمر میں
تمام علوم متداولہ سے لافتح حاصل کی اور آپ کو دست رضییت عطا کی گئی اس لئے
ہے آپ کو دنیا ہر میں انفرادی حیثیت حاصل ہے۔

عائلی زندگی ۱۲۹۱ھ تا ۱۸۴۴ء میں شیخ فضل حسین کی صاحبزادی شادی

سے انہائی سادہ اور متون مریضی سے آپ کی شادی ہوئی شادی کے ایک سال بعد
 آپ کے تہ سے صاحبزادے حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں اور ۲۲ ذوالحجہ ۱۳۱۰ ھ
 ۱۸۹۲ء کو چوتھے صاحبزادے مفتی اعظم ہند شاہ مصطفیٰ رضا خاں مظاہرِ معالی کی ولادت
 ہوئی آپ کے تین صاحبزادے اور اولاد امجاد کے اسرارِ گہوارے میں سے آپ کے
 شجرہ نسب کا نقشہ پیش کیا جاتا ہے۔

سید القادری خاں شجاعت جنگ بہادر
 ساداتِ اہلِ خاں (ذکرِ برکاتِ ہند)
 محمد معتمد — محمد معتمد خاں — محمد کرم خاں
 محمد صاحبزادہ خاں — خانقاہِ کاکم علی خاں
 حسین صاحبزادہ خاں — نقی علی خاں
 محمد رضا خاں — امام احمد رضا خاں — حسن رضا خاں — روح المعانی
 حسین رضا خاں — حسین رضا خاں
 حسین رضا خاں — حبیب رضا خاں — حسین رضا خاں

پیرا مفرج سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے پناہ محبت کی وجہ سے
 آپ ہر وقت زیارت طیبہ کے لئے مضروب رہتے تھے اسی
 مضروب نے ۱۲۷ سال کی عمر میں ۱۲۹۵ھ کو کوکج بیت اللہ پر مجبور کیا مولوی دہلوی
 علی اپنی مشہور زاد کتب تذکرہ صائے ہند میں تحریر فرماتے ہیں۔
 ۳۹۵ھ ۱۸۹۱ء میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ زیارت حرمین سے شرف برداشت
 اور وہاں کے اکابر علماء یعنی میر احمد دہلوی مفتی شافعیہ اور عبد الرحمن سراج مفتی حنفیہ
 سے حدیث فقہ اصول فقیر اور دوسرے علوم کی سند حاصل کی ایک دن نماز مضروب
 مقام ابراہیم میں ادا کی نماز کے بعد امام شافعیہ حسین بن صالح جل جلالہ بلیغی کسی سا بلکہ
 تعارف کسان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنے گھر لے گئے۔ یہ مجلس کی پیشانی خدائے ربیع
 اور فرمایا۔

اینی واجد نور اللہ من ہذا الجبین

ہے شکل جہاں پیشانی سے اللہ کا نور پاتا ہوں۔

اس کے بعد صحاح شریکہ اور تلامذہ کی بیعت اپنے دست خود خاص سے صورت
 فرمائی اور فرمایا۔ تبدا نام ضیہ الدین احمد ہے۔ نہ مذکورہ میں امام بخاری رحمہ اللہ علیہ
 محسوس کیا کہ واسطے میں کہ معتبر میں شیخ جل جلالہ بصورت لے اپنی کتاب تہذیب
 کی شرح کرنے کو کہا جس کتاب میں شامک کا کوشاںی محبوب کے مطابق بیان کیا گیا
 ہے امام احمد رضا رحمہ اللہ نے صورت دہڑوں میں اس کی شرح مکمل کہہ کر اس کا امین و تالیف
 فی شریعہ الخیرۃ الخیرۃ رکھا جس شرح میں آپ نے شامی محبوب کے ساتھ ساتھ ضعیف
 کو بھی دیکھی شرح و تالیف کے ساتھ بیان فرمایا۔ شیخ صورت نے کتاب دیکھی تو بیعت طوٹتی ہوئی
 اندھن کے حق میں تسخیر و تخریب فرمائی۔

دوسرا سفر دوسری دفعہ تقریباً پچاس سال کی عمر میں ۱۹۰۵ء میں مکہ گئے تشریف لے گئے۔ آپ کے علم و فضل اور عہد و شرف کا سرچا نصف قرن پہلے تاحرین شریعین میں آپ کا ہم قدم و منزلت ہوئی بہت کفار کے حصے میں آتی ہے۔ مولانا کریم اللہ صاحب مدنی کا بیان ہے کہ ہم سال سال سے یہاں رہ رہے ہیں یہاں پر ہمیں احزاب و فرقہ سے صلہ آستانہ میں اور جزیل چٹنہ سے بڑھتے ہیں۔ کوئی بات نہیں پوچھتا لیکن اعلیٰ حضرت کے پیشینہ سے چھپ ہی ملے تو صفا زانیہ و زانیہ آپ کی زبردست و واقف کے شائق تھے

(سرخ اعلیٰ حضرت ص ۲۹) مطبوعہ نوری پبلشرز لاہور :

اور مولانا عبدالرحمن درویش مدنی فرماتے ہیں کہ منہ سے کرم شریف حبیب اعلیٰ حضرت سے ملے تو دست بوسی کرتے اور اتنا احترام فرماتے کہ میں نے اتنا احترام کسی ہندوستانی عالم کا نہیں دیکھا۔

(ایضاً ص ۲۷)

لیکن فطری بات یہ ہے کہ جب کسی کو عروج حاصل ہوتا ہے تو اس کے عہدہ بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ہے ہندوستان سے آپ کے کچھ مخالفین بھی حرمین شریفین گئے اور وہاں آپ کے خلاف چھوٹے بڑے فتوات لگے کہ آپ کو ہمام کر لے کی ناکام کوشش کی شریف علی پاشا شریف کے ہمدردی میں غلطوں کے رد وادی : محمد غلام عبدالرحمن اسکوی، اچھے جنوں نے شریف کو کوا اعلیٰ حضرت کے خلاف ابھارا اور حرم لگا کر سلطانہ بی بی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم ہدایہ کو نقد تھانے کے علم کے مدعی قرار دینے میں اور شریف کو کہے کہ اگر وہ شجاعت چاہتے ہیں تو آئیں علم طیب کے بارے میں چند سوالات پیش کر کے ان کے جواب کی جوابات لے جائیں

خاندان کا خیال تھا کہ اعلیٰ حضرت سحر کی صفت میں ہیں۔ عدم مصروفیت اور ان کی نگاہوں

سے دور ہو۔ نے کی وجہ سے وہ قتلِ بخشِ ہواب زد سے یکس مے اور شریف کر کی
طرف سے انہیں سزا مل جائے گی۔ اس سے اچھے جذبہ مخالفت کی تکمیل ہو کے گی لیکن اہل حضرت
تو علمِ قرآنی کے بلک لے۔ ہم فرصت اور شد یدِ ہند کے باد ہو صرف آٹھ گھنٹے میں ان
کے سوا دت کے چوبیس پر مشتمل ایک ضخیم کتاب الدولۃ للکلیہ ہامادۃ الضعیفہ عربی زبان
میں تحریر ہوئی جب وہ کتاب شریف کو کہے دربار میں چڑھ کر سنائی گئی تو دو عہدے فیر
پکار اٹھا: اِن قَائِلِيْنَ دُھُوْا تُوْجِنُوْنَ کراہتہ نقلے تو دنیا ہے اور یہ لوگ روکتے ہیں
شریف کو کہے دربار میں جب مخالفین کی ذل نہ گئی تو انہوں نے گورنر کا مہم
ڈب پٹا کی طرف رجوع کیا اور اس سے شکایت کی کہ ہندوستان سے ایک عالم
ہے جس نے لوگوں کے عقیدے سے بگاڑ دیے ہیں شیخ محمد سعید باصیل، شیخ صاحب مکمل
اور مولانا ابو الخیر میرا داس کے مجنا ہو گئے ہیں۔ گورنر نے یہ شکایت سنی تو فیصلہ کن انداز
میں بولا:

اَلذَّكَانَ هُوَ رَمَدٌ هُوَ يَفْسُدُ اِمْرًا يَصْلَحُ.

کہ جب ایسے خلیفہ لوگ اس کے ساتھ ہیں تو وہ بگاڑ پیدا کرتا ہے یہاں تک کہ
گورنر کے اس فیصلے سے مخالفوں پر اس پر گئی اور اہل حضرت کو نقصان پہنچانے
کے تمام منصوبے خاک میں مل گئے۔

الدولۃ الکبر کی شامت لے کر ہر مہم کے عمار سے اہل حضرت کی تشہیق اور
دعوت علمی کا لو بانسوزا۔ عمار کرام لے ہی جبر کر اس عظیم علمی کاوش کی داد دی اور اس
پر شاندار تھانہ ترقی تحریر فرمائی یہ مختصر سی کتاب تھانہ کی تفصیل کی حامل لوہیں ہو سکتی تھی
ان عظیم تہذیب کے صرف اس کے گراہی درجہ کیے جاتے ہیں

۱۔ سعید ماحیل بن طویل ۲۱ شیخ محمد سعید مفتی قادیان، ۳۔
۲۔ شیخ عبداللہ بن عبدالرحمن مفتی حنفیہ، ۴۔ شیخ محمد عابد بنی بک

۵۲- شیخ ابراهیم بن اسماعیل نهبانی بیروت : ۵۶- شیخ محمود بن حبش الله مدنی، ۵۷- شیخ محمد سعید نقشبندی، ۵۸- شیخ عبدالحمد شافعی دمشقی، ۵۹- شیخ محمد یحیی دمشقی، ۶۰- شیخ جعفر حلی مدرس درگاه قادریه لندنی، ۶۱- شیخ عثمان گلزاری حیدرآبادی، ۶۲- شیخ محمد امین دمشقی، ۶۳- شیخ محمدان الجبازی .

الدولۃ الکلیہ کے معاملہ سے ملایا عرب و عجم صرف آپ کی تعریف میں رہب اسلئے
 جی نہیں ہوئے بلکہ آپ کے چتر و شمع سے مستفیض بھی ہوئے جن صلہ سے آپ سے
 اسناد حاصل کیا اور آپ کے عقد ارادت میں داخل ہوئے ان کا ذکر ہم آگے میں کر
 کریں گے یہاں صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ ملایا عرب و عجم علم کے اس بچے دریا
 سے کس طرح سیراب ہوئے

ان دونوں لوٹ نیا نیا چلا تھا اور لقب اس کی شرعی حیثیت متعین کرنے میں
 ناکام ہو گئے تھے۔ یہاں تک کہ کہ کے عظیم ترین عالم شیخ عبد بن مہدی مطلق صغیر نے
 جیہ المسلم امامت فی اصناف العلماء کہہ کر مسندوی کا اظہار کر دیا تھا کہ صم صلا
 کی طرفوں میں نام نہاد

صدر لے کر میں بیعت کی مسجد دہلی کو غلبت جانا اور مسجد حرام کے نام شیخ
 عبداللہ احمد میرداد اور ان کے استاد شیخ فاضل احمد محمد جادوی نے اس مسئلے کے بارے
 میں بات کو مدہ انتقدار ۱۱۱۱ھ رضا کی خدمت میں پیش کیا جس پر آپ نے صرف دلیرو
 دن کی مجلس کی مدت میں ایک حکیم کتاب الطبیبہ انصاف فاحکام قرطاس
 المدوام ۱۲۶۲ھ عربی زبان میں تحریر فرمائی جس میں تحقیق لاحق ادا کر دیا اور نوٹ
 کے مندرجہ پیش کے لئے مل کر دیا۔

مدینہ منورہ میں حاضری
اعلیٰ حضرت خاتمی الرسول کے دربار میں

تعلق رکھتے تھے جن کا دل کوئے طہر کے بغیر نہیں تھا حضرت امام بلک کو بیچے کے
 گھیرنے سے اپنی محبت میں کہ ساری دنیا کی مدد منصفہ ہی میں گزار دی۔ دین سے اہر صرف
 ایک مرتبہ گئے اور وہ بھی گھر کو واپس آ کر ادا کرنے کے لئے۔

امام احمد رضا کے حقیقی مصطفیٰ نے امام بلک کی پڑتالہ کوئی وہ سراپا کرتے۔
 ۱۰ فلن مرگ قریب ہے اور پیر اول ہند کو ہند کو صغیر میں بھی مرنے کو نہیں
 چاہتا۔ انہی مخلصین ہی ہے کہ مدینہ منورہ میں ایمان کے ساتھ موت اور بقیع مبارک میں
 غیر کے ساتھ دفن نصیب ہو اور وہ قادر ہے، (الطیور)

آپ مدینہ منورہ میں ۳۱ دن رجمی تمام طرح سے ہی صرف ایک مرتبہ مسجد
 قبا اور ایک مرتبہ میدان شہداء امیر عمرہ کے مزار پاک کی زیارت کے لئے گئے۔
 باقی تمام وقت گہنہ غفری کے جوار مقدس میں گزار دیا۔

ایک رات ہی میں سپاہنیا میں اللہ عیسیٰ سلم کی زیارت کا شوق پیدا ہوا اور جب
 شریف میں کھڑے ہو کر مدد و سلام کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے لیکن زیارت سے شرف
 و ہونے کے حبب بے نظاری مد سے گزری تو اذکار و رکعت کے عالم میں غزل غراں
 ہو گئے۔

وہ سوئے دل زار پھرتے ہیں تیرے دن اسے بہار پھرتے ہیں
 اور جب سرور دیدہ اپنی اتہاکو پہنچ گئی تو قطع عرض کیا:۔
 کوئی گویا پورے تیری بات و قضا جو سے کہے ہزار پھرتے ہیں
 یہ کہن خاک قسمت ملک اعلیٰ اور چشم سے حالت بیداری میں دیدار مصطفیٰ صل
 اللہ علیہ وسلم سے سطر از ہوئے دسوا فتح عیضرت ص ۱۹

ایہ سعادت ہم دودہ داد عیضت
 تازہ بخندہ خدائے بخشندہ

تجدید و احیائے دین سید ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ
انسان بیٹھ لے، اڑے اڑے علی راہ
کل مانتہ منہ بخند، لباً اورد بینہما (ہود و دود)

اللہ تعالیٰ ہر صدی کے خاتمے پر اس امت کے لئے ایک مجدد بھیجے گا جو
امت کے لئے اس کا دین تازہ کر دے گا۔

(امام ابو الدین سیوطی اپنی سرقات المسود شرح ہود و دود میں اس مقام پر مجدد کی
سب سے بڑی علامت یہ بتاتے ہیں کہ گزشتہ صدی کے آخر میں اس کی شہرت ہو
چکی ہو اور ہر وہ صدی میں بھی وہ مرکز علوم بگھما جائے جو یعنی علماء کے درمیان اس
کے احیائے سنت اور اذکار بدعت اور دیگر دینی خدمات کا چرچا ہو اس لحاظ
سے علماء کے فیصلے کے مطابق چودہ صدیوں میں مندرجہ ذیل تینوں بزرگ
۱۔ حضرت عمر بن عبد العزیز پہلی صدی ۱۰۲ھ شافعی (دوسری صدی ۱۰۳ھ) ابن

اشعری تیسری صدی ۱۰۳ھ ابو بکر باقر قزوینی چوتھی صدی ۱۰۵ھ حرانی پانچویں صدی ۱۰۶ھ
۲۔ امام غزالی دہائی چوتھی صدی ۱۰۵ھ امام تقی قدس سرہ (دسویں صدی ۱۰۸ھ) زکریا الدین عراقی
۳۔ کاشانی (دسویں صدی ۱۰۹ھ) پہلی صدی ۱۱۰ھ (قریب صدی ۱۰۰ھ) لاطینی قاری (دسویں صدی ۱۰۰ھ)

۴۔ شیخ احمد محمد الف تانی سرہندی دیکھ رہی صدی ۱۱۲ھ قادیان اور ملک زبیر مالگیر
(بارہویں صدی ۱۱۳ھ) شاہ عبدالعزیز عسکری (دسویں صدی ۱۱۴ھ) احمد رضا علی
بریلوی (چودھویں صدی ۱۱۵ھ)

۵۔ امام احمد رضا کو سب سے پہلے ہندوستان کے مقتدر عالم مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی
نے ۱۱۴ھ میں مجدد آثار حاضرہ کے لقب سے ہزاران کے ہر علاقے میں بھیجے
شیخ مولانا علی شامی، شیخ حسن بن عبدالقادر اور شیخ محمد حسین علی نے اور پھر مولانا
کی کمرہ میں نے اس پر اتفاق کر لیا۔

امام احمد رضا نے سب تعلیم سے فارغ ہو کر علی زندگانی میں قدم رکھا تو ماضی و حال
 خصوصاً ہندوستانی کی حالت و انتہائی ناگفتہ بہ حق ۱۵۵۰ء کی ناکام جنگ آڈوری کے بعد
 انگریزوں نے کھ - سہانوں اور اسلام کا اثر ختم کرنے کے لئے مشنری مجلس سے حق
 کو پتہ نہیں کر سکتے تھے وہاں کی مسلمانوں سے وہی اسلامی اور کفر تباہ کر دیا گیا جنہیں
 عبدالحق سلاوی کتب کوڑیوں کے سول ہندوئیوں کے ہاتھ بیلے دی دیا کر دی گئی
 اور تمام اسلامی مدرسے بند کر دیے گئے، مدرسے ایک دو نہیں بچے بکھرے تھے ان کی پشت
 کے ساتھ تھے صرف پنجاب میں ۲۸۰۰۹ مدرسے تھے اور بھل میں ان کی تعداد
 اتنی ہو رہی تھی ۸۰۰۰۰ ایک تھی

سب سے کمزور کا ہوا اگر بچوں نے کیا وہ یہ تھا کہ مسلمانوں میں لعلہ، نازنگر کے
 جان، شہنشاہ کی سرپرستی کی جنہوں نے شیعہ حیدر شاہ کو زیر بحث و کلام ثابت کرنے
 کی کوشش کی۔ اس طرح ان کی مہاکامیہ تحقیقات نے امت مسلمہ کو نئے نئے فرقوں
 کے جنم دے چکا اور اس کا شیرازہ بکھر کر رہا۔

عبدالرحمن کے قبل ماہ اور سو سو عریضہ کی نہاں ہے مسلمان عوام کی رہنمائی کو فساد
کے قریب ذرا جو عوام میں فلسفہ قسم کے مذہب کے لئے جنم دیا اور انہیں وہ فلسفہ سو کی منتہی پہنچا
میں سے ہم کو ہوا اور اس کے بعد اس کے لئے فلسفہ کے لئے فلسفہ کے لئے فلسفہ کے لئے فلسفہ کے لئے
میں شریعت دینی التبیان اور دوسرے دو جس ہے اس وقت دینی کا لکھا گیا، ان
کی اس صورت دینی ہے ان کے لئے جس کے لئے فلسفہ کے لئے فلسفہ کے لئے فلسفہ کے لئے
میں کہ قبول ہونا حسین احمد مدنی - ان کے بڑے دل کا منظور ہے معاذ اللہ معاذ اللہ
نقل کرنا ضرور باشد کہ ہمارے باطن کی ذات سرور ذات صمدیہ مدام ہے ہم کو
زاہد و فقیہ و پندہ والی ہے ہم اس سے کہنے کو بھی دیکھ کر کہتے ہیں اور ذات لفظ عالم
سلیان صمدیہ علم سے لے کر بھی نہیں کر سکتے بلکہ

مذہب: اہلحدیث

عنه في: "في بلاد حريمه وليه نه الاموال من احمد بن علي"

۴۱
 اخصرت نے اس مقام پر سوچا۔ راستہ کی ناہمواری اور انگریزی حکومت کی
 اسلام دشمنی کو ملحوظ کیا اور پھر فضا کا نام سے کرتب پر دین و ملت کے راستے پر گامزن
 ہو گئے۔ آپ نے اپنی زندگی کے نین مقاصد قرار دیئے۔

- ۱۔ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت و محبت
- ۲۔ جہنمیوں کی یزید گئی جو دین کے دھندلار ہیں حالانکہ وہ مسند صحن ہیں۔
- ۳۔ سب استقامت صنفی نہ: باب کے مطابق فتویٰ نمبر ۱۵

پچھلے کام بینی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت و محبت کے واسطے میں فرمایا
 کہ میرے لئے یہی کافی ہے کہ میرا رب اسے قبول فرمائے گا۔ اور رب کی رحمت کے
 بارے میں میرا یہی یقین ہے جیسا کہ اس نے خود فرمایا۔

ان شاء اللہ صمدی باب۔

کہیں اپنے بندے سے اس کے یقین کے مطابق مدد فرماتا ہوں تھے
 ان مقاصد کو پورا کرنے کے لئے آپ نے سب سے پہلے قیدیوں، غلامان اور غنا
 حق کے لوگوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ دی ۱۸۹۲ء میں آپ نے اپنے والد ماجد سے اجازت
 لے کر اپنی خانقاہ میں اپنے دینی تعلیم کے لئے دارالعلوم بریلی کے نام سے مدرسہ قائم کیا تھے
 ۱۸۵۵ء کی جنگ آزادی اور انگریزوں کی طرف سے اسلامی مدارس پر بندہ کرنے
 کے بعد ہندوستان میں اپنی دینی فہم کے لئے سب سے پہلے مدرسہ قائم فرمایا۔ پھر تمام مشہور
 مدرسہ بدین معروضہ میں آئے مثلاً مولانا محمد قاسم نانوتوی کا دارالعلوم دیوبند ۱۸۶۷ء میں
 سرسید کا دارالعلوم علی گڑھ ۱۸۵۰ء میں اور فیضی کا فاضلہ علی گڑھ ۱۸۶۸ء تک قائم ہوئے
 گویا جب دوسرے لوگوں نے غلامی کے نام پر احمدیوں کی طرف
 بہت آگے نکل چکے تھے، ان کے دوسرے پر صغیر پاک و بزرگ کے علاوہ مجاز، عراق،
 ۱۵

۱۵ جہازہ منورہ ۲۸
 ۱۵ غور و فکر ۲۸
 ۱۵ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی ص ۱۵ منہوہ کراچی جنوری ۱۹۸۰ء
 ایضاً

افغانستان ترک بیرون اور ہر ماہ طرہ بہت سے ممالک سے کثیر تعداد میں طلبہ
تاریخ علم حاصل کرنے کے لئے آئے تھے تو آپ کی غائتہ کی جگہ تک پہنچنے پر
۱۹۰۹ء میں دارالعلوم کے لئے ایک خصوصی عدالت صدر سید سید محمد کرائی، اس کے ساتھ ہی غیر
مضامین کی راجش کے وسیع اقامت گاہ کاہتمام میں کیا ملازمین معتمد درس گاہ کا بنانا
دارالعلوم منظور اسلام کر۔

محمد علی احمد ضویہ منظور دارالعلوم بریلی کے نام سے مشہور سہ ماہیہ کی راجش کے
مذہب محمد علی رشیدی، کتوں اور سفر غرض کے اغراضات کا دوسری کتب خانہ تھا۔

پھر آپ کے شاگردوں نے آپ کی ہدایت کے مطابق ہندوستان کے طول عرض
شکوہ بریلی، سیلی، برہم پور، ملہ، احمد نگر، بڑوہ، سوات، احمد آباد، راجپوتانہ، مدراس، بنگالہ،
کلکتہ، دارسینگ اور شہرہ وغیرہ میں دینی درس گاہوں کا حال پھار دیا، جن میں ۱۹۱۳ء تک
طلبہ کی مجموعی تعداد چودہ ہزار تک پہنچ چکی تھی۔

ان مدرس میں بے شمار علماء کرام، ماسٹر، تدریس، جو کہ نکلے جہوں نے علمی اور سیاسی
دنیا میں بہت سے گدائے نمایاں سر انجام دیئے، یہ امام احمد رضا کی تحریک احیائے
علم دینی کا نتیجہ تھا۔ کہ ہم سے دور میں جب بڑی بڑی تعلیمی درس گاہوں کا قیام عمل میں آیا
تو آپ کی کتب خانہ و مکتبہ ان کے صدر مقرر ہوئے۔

مثلاً پہلی جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد نظام دکن میر عثمان علی خاں نے امیر شیراز
کی غائتہ میں جامعہ امیر کی طرز پر برصغیر کی پہلی سکولری دینی یونیورسٹی جامعہ سیدینہ شیراز
قائم کی، ان کی نظر اس صاحب امام احمد رضا کے عزیز صدر شریعت مولانا امجد علی اعظمی صاحب

لے ایضاً مست

لے ایضاً مست

بہادر شریعت پر پڑی جو بعد میں اس درس گاہ کے شیخ الجامعہ میں رہے
 ۱۹۶۱ء میں علی گڑھ کالج کو مسلم یونیورسٹی کا درجہ ملا تو آپ کے فیضانِ سیدہ سیدہ بنت
 کوشنہ مسلمات کا سطر کر کیا گیا اور ان کی شہزادہ الدین احمد اس کے پیچھے دانش پانسہ سطر
 پر گئے جنہوں نے علمِ برنامہ میں ایم اے اخذ کیا ہے استفادہ کیا اور سیدہ سلیمان اشرف
 کے ہاتھ پر سند عالیہ تادیب میں حاجت ہو گئے۔
 اسی طرح لاہور کی مشہور دینی درس گاہ حزبِ خلافت کے حضرت سید احمد اللہ صاحب
 کچھ کم پڑتین کی درس گاہ دارالعلوم حضرت سلطان اشرف جہانگیر عثمانی کے حضرت سید
 محمد محبت کچھ بھی امر لہ آباد کی مرکزی درس گاہ (دوسرے ۱۹۰۹ء) کے (ابنِ صدہ جفا نسل
 سلیم الدین اور شمس المہدی کا بلچ پٹنہ کے پرنسپل مولانا حفیظ الدین جباری آپ ہی کے توفیق
 اور فضا تھے۔

دینی درس اور علمائے حق کی کمی کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ آپ نے شریعت کی
 کئی طرف بھی توجہ دی اور تقریباً ۵۰ علوم میں ایک ہزار سے زائد کتابیں تحفیت فرمائی
 اور علماءِ سو کے فتوہ دہلاؤں دولوں طلبوں کے غوثِ علمی جہاد فرمایا پہلے جفتہ کا اثر
 دلائل کرنے کے لئے جلی مقصود، المیزان البشیرۃ، جلی مقصود، مقلد العرفان اور التزیینۃ
 الخیر، وغیرہ بیسیوں کتابیں لکھیں اور نام نہاد صورتوں کے برعکس دونوں احسن انفرادی
 ”شریعتِ اصل ہے اور طریقت اس کی فرع، شریعتِ منبع ہے اور طریقت
 اس سے نکلا ہوا دریا، طریقت کی جدائی شریعت سے محال و دشوار ہے شریعت
 ہی پر طریقت کا دھندلار ہے، شریعت ہی اصل کار اور ملک و معیار ہے شریعت ہی

وہ راہ ہے۔ یہی ہے وصول الی اللہ ہے اس کے سوا آری میرا وہ پہلے کا اللہ
تعالیٰ کی راہ سے بندھنے کا۔ طریقت اس راہ و رشتہ کا ٹکڑا ہے۔ اس کا اس سے
جدا ہونا محال و ناممکن ہے۔ طریقت میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ شریعت و مقبوضہ کی
تیناچ کا صدقہ ہے۔ جس حقیقت کو شریعت نہیں ہے دنیا اور نہ آخرت ہے۔ مقلد و مرزا
مردوں کے حوسل پر جانے سے شیعہ ایک سطل کے جواب میں فرمایا۔

”یہ دیکھو کہ مردوں کا مزاج پر جہاں جہاز ہے یا نہیں بلکہ یہ دیکھو کہ اس صورت پر
کس قدر سنت پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوہے کی تار سے صاحبِ قبر کی جانب
سے کسی وقت وہ گھر سے اٹاوا کرتی ہے سنت شروع ہو جاتی ہے اور جب
تک دایمائی ہے تو گو سنت کرتے رہتے ہیں و مردوں کو اس لئے روئے اللہ
کے کسی سر پر جانے کی اجازت نہیں وہاں کی ماضی البرہ سنت جلیلہ و عظیمہ پر
پر و بیانات سے نکال دیتا ہے۔“

دوسری جگہ یوں ارشاد فرمایا۔

”جو مرد جس قدر عقل مند ہیں اور فطرتی مردوں کی سنت کو جانتے ہیں ان کو

زیارتِ مقبرہ کو ناجائز و حرام ہے۔“

(جل الفوری فی فی الفہم من زیارۃ القبور)

نیز یہ کہ سجدہ کہنے کی نفی میں آپ نے ”الوجہ الاولیٰ لی تحریم سجدۃ الخیر“

فرمائی جس میں ”آیات متذکرہ“ میں احادیثِ نبوی اور ۱۵ اقوالِ اہل سنت کے درجے

مطبیعی سجدہ حرام ثابت کیا اور فرمایا۔

”مسلمان، اے مسلمان! شریعتِ مصطفویٰ کے تابع فرمان، جان لو یقیناً

جان کہ سجدہ سجدہ توفیقاً، جماعتِ شریکِ مبین اور کمرِ سہیل واد سجدہ توفیقاً حرام و گنہ

گنہ ہے۔ اس کے کمر سہیل میں استغوث ملائے دین ایک جماعتِ نقیض ہے۔“

منقول ہے۔ ” واللہ اعلم ”

انہی مادرشہزادوں سے متعلق ایک سوال کے جواب میں فرمایا۔
 - طواف سنت ہے میرے والد ماجد، میری والدہ ماجدہ، میرے بھائی کی قبروں
 دیکھنے ایک بشت سے انہی نہ ہوں گی واللہ اعلم۔
 ”ناجمہ ایسی ملی ہوئی قبروں کے گولے کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ کیونکہ اس سے
 قبروں کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ صاف سوانوں کی قبروں کو گولے اور ان کی بے حرمتی کرنے
 کا جواز شریعت میں کہیں بھی ثابت نہیں۔
 طواف مبارک کے بارے میں فرمایا۔

”مزار کا طواف بہ نیت تنظیم کیا جائے گا جائز ہے کہ تنظیم باطواف مخصوص بہ خاندان
 کبر ہے مزار کو ہر روز دینا چاہیے۔“ واللہ اعلم۔
 رد المحتار کی حوالی شریف کے بارے میں ہدایت فرمائی۔
 ”خبردار حوالی شریف کو ہر روز دینے یا اتھار دھارنے سے کچھ کہ طواف لایا ہے۔
 بلکہ چھ اتھار سے زیادہ گریب دجاؤ۔ یہ حق کی رحمت کیا کم ہے کہ تم کو اپنے حضور بلوایا
 اپنے ہوا جبہ اندس میں جگہ بخشی۔“
 (انوار البشائر فی مسائل الحج والعمرة)

مزید فرمایا۔

”رد المحتار کا طواف نہ کرو، نہ مسجد، نہ آٹا جگہ کو رکوع کے برابر سودا سولی وغیرہ
 صل اللہ علیہ وسلم کی تنظیم کن کی اطاعت میں ہے، یعنی۔
 بیت کے گھر شدیوں کی طرح احباب اور دوستوں کے اجتماعات اور دعووں
 کے متعلق ایک استفادہ کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں
 ”اے مسلمان! یہ پوچھا ہے کہ جائز ہے یا کہ نا پاک رسم کہنے قیاس

مزید فرماتے ہیں۔

”اگر تمام اہل علم و کلام کے علوم جمع کئے جائیں تو ان کو معلوم الہیہ سے وہ نہبت نہ ہوگی جو ایک بزمہ کے دس لاکھ حصوں سے ایک حصے کو دس لاکھ سمندر سے (دینا)“

اور اپنے اسے میں واضح احوان فرماتے ہیں کہ
 ”اگر اس سے بڑھ کر کسی شے کا اعتقاد میری طرف کوئی نہبت کرے مغزی کتاب
 ہے اور عقل کے بیان اس کا حساب (دینا)“
 انھوں نے اپنی شدت سے آپ نے نام نہاد صوفیوں کا رد فرما کر حدیث اللہین
 کو ان کے شر سے محفوظ فرمایا۔

علامہ سواد دومر جنتہ اس سے بھی زیادہ مضبوط تھا کیونکہ جن کی سرگرمیوں کا سب
 سے بڑا اعتقاد ہی یہی تھا کہ مسندوں کے داروں سے محبت رسول کو ترک کر دیا جائے۔ وہ محبت
 رسول جو ایمان کی مہلت ہے جس کے بغیر ایمان، ایمان نہیں کفر بن جاتا ہے۔ انہوں نے
 ایسی ایسی عبارتیں اپنی کتابوں میں لکھ کر شائع کروائیں جنہیں عقل کرتے وقت علم ہی کا پتہ
 چلتا ہے تاہم چند حدیثیں یہاں درج کی جاتی ہیں تاکہ حقیقت منہ کا اندازہ ہو سکے۔
 ۱۔ مولانا محمد اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب ”افوارہ صمد“ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
 کی وصیت صلی بیان کرتے ہوئے ایک عقلی دلیل یہ دی تھی کہ شیطان اور ملک الموت
 کو اللہ تعالیٰ نے انسان و سبع و طیور اور انسان و حیوان پر کھلیا ہے کہ شیطان ان واحد میں دنیا بھر میں
 کو اللہ و افراد کے دلوں میں دسادس پیدا کرتا ہے اور انہیں گمراہی کی ترغیب دیتا ہے
 اور ملک الموت ایک ہی لمحے میں لاکھوں افراد کی جانیں قبض کرتا ہے۔ گویا وہ دونوں
 ساری دنیا کا علم ہی رکھتے تھے اور ایک وقت دنیا کے کو اللہ و مقامات پر حاضر بھی ہو
 سکتے ہیں۔

جب شیطان اور ملک الموت کو اللہ تعالیٰ نے انسان و سبع و طیور اور انسان و حیوان پر کھلیا ہے
 ہے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت صلی کا اندازہ کوئی گمراہ کر سکتا ہے مولانا

عصیل احمد انجیلوی نے اس کے مذہب پر اپنی قاعدہ بھی درود کا واحد مسیح کا رد ان
انفلا میں کیا۔

”الماصل خرد کن چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا محل دیکھ کر علم حیدر زمین کا علم
علم کو موت نصوحی قطیعہ کے چاروں طرف ملحق تھا اس نذرہ سے ثابت کن شرک نہیں تو
کوئی ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت گویہ وصفت نفس سے ثابت ہو کر غیر
علم کی وصفت علم کی کوئی نفس تعالیٰ ہے کہ جس سے تمام خصوص رو کے ایک شرک
ثابت کرتا ہے (برہین قاطعہ)

اب مولانا عصیل احمد کو یہاں چھ کو آپ کو شیطان اور ملک الموت کی وصفت
علمی کے بارے میں تو نفس تعالیٰ نظر آگئی لیکن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سگ پاک کے
بارے میں جو کہ تعدد و خصوص قرآن پاک میں موجود ہیں۔ انہیں آپ کی آنکھ کیوں نہ دیکھ
سکی؟ اور چہرہ کی یاد ہے کہ شیطان اور ملک کی وصفت علمی کو ثابت کرنا تو میں مسلم
طہرانہ لیکن فقر عام صلی اللہ علیہ وسلم کی وصفت علم کی ثابت کن شرک ثابت کرنا قرار دیا۔

۲۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پاک نے خاتم النبیین قرار دیا جس آیت کے تحت
جس کے کاتب تک تمام علماء اس کا ترجمہ آخری نبی ہی کرتے تھے لیکن یہاں کیوں
مولانا محمد تکر رتقی نے اس معنی کو حرم کا خیال کیا کہ کتب کو رد کیا۔ اور اپنی
گناہ تہ قرآن میں ”ہیں یوں گوہر افشان فرمائی۔

”مولانا صلی اللہ علیہ وسلم انہیں معلوم کرنے چاہیں۔ تاکہ ہم جواب میں پھر قدرت و ہوسو حوام
کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم نبی ہاں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے
بعد اور آپ سب سے آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تعدد یا انہوں نے میں بدلتا
پھر مضبوط نہیں ہے ہر مقام میں،

”وَلَكِنْ رُسُلُ اللَّهِ فَخِاتَمُ النَّبِيِّينَ“
فرما اس صورت میں کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے۔“

”خاتم النبیین“ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرستی واجب ہے۔

گو یا غلام انتہیں کا معنی بھری می نہیں جو افضل نہیں ہے اور پھر یہ کہ کن انصاف

ان الفاظ میں ثابت کی کہ

مگر انھیں بعد از انھوں صدمہ ہی کوئی نہی پیدا ہو تو پھر بھی غایت عمدی میں
کچھ فرق دآئے گا۔ ۱۷

عت کے متفقہ مضمون سے مدگرانی کرنے کے بعد اکابرین ملت پرانی بڑی
کا جذبہ میں جوازاں الہام میں فرمایا۔

مگر چونکہ انھوں نے بڑوں کا ہم نام مضمون ہم نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا نصیحت
آگاہی کسی مصلحت سے کوئی شک نہ کی بات کہ یہی ترکیبات سے وہ غلط فہم
ہو گیا۔

کہا اشد کو کواں ناداں بظہر بہت لندیر سے۔ ۱۸
اسے اتفاق کیجیے یا قاصد ایک منکم سازش کہ اس صاحب کی بن سکے
کی بات، شائع ہونے کے بعد چند مصلحتیں پیدا ہوئی مگر انھوں نے اسے ہی غلام
انتہیں کا یہی مضمون بیان کرتے ہوئے اپنی جھوٹی نبوت کا صلہ کر دیا۔ ۱۹

۱۷ ایضاً صفحہ ۲۹

۱۸ ایضاً صفحہ ۲۹

۱۹ تخریر میں سب سے پہلے ۱۲۹۱ھ (۱۸۷۴ء) میں مطبعہ جدید بریلی سے شائع ہوئی
(ملاحظہ ہو) اس میں تخریری صحت کے لئے ایک خوب قدیم کا پورا اندوہ سرا ۱۸۵۰ء میں
تیسرے حصہ میں اور چوتھے حصہ میں ۱۸۷۴ء میں شائع ہوا اور ان کے بعد تیسرا حصہ
چھاپا گیا جس میں ایک اور تخریر شائع ہوئی۔

۲۰ ملاحظہ ہو کہ ان کے ایک جگہ اپنی نبوت کی مصلحت میں غلامی کی ہے۔

۲۱ اس طرح ان کے لئے نے دوسری جگہ فرمایا کہ ان کے میں اس کا بھلا ہے۔

شاید اسی لئے علامہ سابقہ نے پندرہ تا کم کی کڑی تاکید اور بے ہنگام ایک دوسرے
کی ضد میں لیکن دونوں کا سرچشمہ ایک ہے اور دونوں اس تحریک کی پیداوار ہے عرف عام
میں وہ اہمیت کہا جاتا ہے کہ (اقبال کے حشر ص ۱) ہزاروں اذیتیں نہایت بڑی سبب مر اقبال محمدی
کرامی

۳۔ مولانا شرف علی قاسمی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر یوں تبصرہ فرمایا۔
حآپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا علم کی جانا اگر بقول زید بھیج
ہو تو درخت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا علم غیب۔ اگر بعض
علوم غیبیہ ملا ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے جیسا علم غیب تو زید و عمرو و دیگر
میں و مجنون بھر میں جو ذات دیہام کہنے سے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی دیکھی ایسی بات
کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے غنی ہے تو ہوا چھ کر سب کو عام غیب کہہ دیتے ہیں
ہم اس سے انکار تو پر تبصرہ کرنا نہیں چاہتے بلکہ اتنا ضرور پوچھیں گے کہ اگر نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم کی جہت سے خود صفت کا نام لکھ دیا جائے تو یہی حدت یوں پڑی جائے۔
تو علامہ شرف علی قاسمی کی ذات پر علم کا حکم کی جانا۔ اگر بقول زید بھیج ہو تو درخت طلب
یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کلی اگر بعض علوم ملا ہیں تو اس میں مولانا شرف
علی کی ہی کیا تخصیص ہے جیسا علم تو زید و عمرو و دیگر ہر کسی پر ہے اور مجنون دیکھی ایسی
جیسے حیوانات دیہام و ڈوگروں (احول) کے لئے بھی حاصل ہے۔ کیونکہ ہر شخص کو کسی
دیکھی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے غنی ہے تو ہوا چھ سب کو عام
کہا جاتا ہے تو کیا مولانا کے کلمات کشیدہ نہیں ہوتے؟ اور کیا مولانا کو عام کہا جھوٹ
دیہا گئے؟

۴۰۔ مولانا رشید احمد گلوپی سے سوال ہوا کہ ایک شخص بد قول کذب باری کا قائل ہے ۔
 دینی معاملات کتبہ کفر اتھانے لے جھٹ پڑا تو دینا شمس مسلمان سے پاکیزہ اور مسلمان پر
 تو بد مذہب گمراہ یا کفر ہے ۔
 مولانا نے اس جواب میں فرمایا ۔

مگر ہم اس شخص سے قبل نکات میں خطا کی : ہم اس کو کافر کہنا یا دینی ضلالت کا نہیں
 ہاجتے کیونکہ طرح غلط و حدیث کو جماعت کثیرہ حدیث کی قبول کرتے ہیں غلط و حدیث اس
 جہل و کذب عام کیونکہ کتب پر ملتے ہیں قول غلط و قطع کو سرورہ کا واحد بننا ہے کہ وہ
 صحیح و اخبار اس سب کتب کے خلاف ہیں اور وہ خود رو کا وجود نہیں کوشش ہے انسان
 اگر سوچے تو حیرت منظر موجود موجود ہے گا ۔ لہذا بد قول کتب کے سنی دقت جو کئے گئے اگرچہ
 جنہوں نے خود کے موافق بنا کر علیہ اس شخص کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہیے ۔
 (دفتری ممبری اشکافی لکھنؤ کا حوالہ سوانح اعلیٰ حضرت)

۱۲ مئی ۱۳۰۸ء میں چچا کو جڑی ملی تھی ۱۳۰۹ء میں مولانا محمد رفیع الدین دہلوی نے رشید احمد
 گلوپی پر کفر کا فتویٰ دیا اور اس کے بعد میں ایک کتاب حیدر شاہی بھی میرٹھ سے چھپی ہوئی
 تھی ۱۳۱۰ء میں مطبعہ گورنمنٹ بنی اور ۱۳۳۰ء میں مطبعہ تحفہ ضعیفہ پٹنہ سے بھی اس
 کے بعد میں رسالہ چھپا ۔ سوانح اعلیٰ حضرت ص ۱۸۱

اس قسم کی جہالت جہالت کی دلیلیں ہیں کہ اسلام کا پیروں سے جاننے کی کوشش
 ہو رہی تھی ، بات تو ایک عالم اسلام میں یہ بات نہیں کر سکتا تھا چہ ہلے کہ
 ایک دینا شخص غلطی سے دیکھتا اور سنا رہا ، پھر اس نے غلطی سے تبدیلی مقلدین
 سے لہذا احمد لہذا امام احمد قاضی نے ای کفر یہ جہالتوں کے نتائج کرنے والے
 اور ادا کردار سے خط و کتابت کی اور ان کفر یہ جہالتوں سے رجوع کرنے کی اپیل کی جو بڑی
 پرہیزگار ہیں اور ان کی مشامت بھی کی لیکن انہما کو فہم کی اس تمام سادہ سادہ کا منفی جواب

بن ہاجم عربی ۲۱۰ شیخ محمد سید بن محمد مغربی شیخ الدواول ۲۶۰ شیخ محمد بن احمد مری
 ۲۸۰ سید عباس بن سید لعل ۲۹۰ شیخ محمد بن محمد ان مری ماسکی ۳۰۰ سید محمد بن محمد صییب ماسکی
 ۳۱۰ شیخ محمد بن موسیٰ ۳۲۰ سید شریف احمد بن محمد بن علی ماسکی شافعیہ ۳۳۰ شیخ محمد بن محمد ماسکی مذہبی
 ۳۴۰ شیخ محمد بن محمد بن علی ماسکی سنیہ ۳۵۰

صرف یہی نہیں بلکہ عربیہ نام کے متعدد علماء نے متفقہ طور پر مذکور بالا شیخ افراد
 کی تکفیر کے سید محمد مرثیہ کو چھوڑ دیا ہے۔

۱۰ اتنے بزرگ علماء نے کفر و زندقہ کا فتویٰ دیا کہ ہر وہ حدیث جس میں کسی فرقے
 کے کسی بزم خلو پختی کی تہذیب کا اتفاق تاریخ میں موجود نہیں۔ (۱۰۰۰۰۰)

گویا ایک طرف صرف پانچ علماء اور ان کے چند ساتھی تھے اور دوسری طرف دنیا
 جبر کے علماء کو اپنا بیگ تویہ تھاکر ملت موسویہ کے اس متفقہ فیصلے کو تسلیم کرنے پر تھے
 یہ لوگ تو یہ کہہ کر اپنی عقیدت منقطع اندک کورہ کلمہ عبارتیں اپنی کتابوں سے حذف
 کر کے ملت موسویہ کے پورے کو منتشر ہونے سے بچا لیتے لیکن ملت موسویہ سے انہیں ایسا
 کہنے کی توفیق نہیں ہوئی بلکہ انہوں نے ڈاکو گوبند کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے سالہام
 احمد رضا خاں کو لا کر گرگینا شوج کرنا جلا وطنی کا قلم جان تھا کہ ہشتاد ہی کسی کا ہر
 شوق مولانا اسماعیل دہلوی کی ہندوستان جبر کے علماء نے تکفیر کی لیکن امام احمد رضا نے
 یہ فرمایا کہ۔

ہم امتیاز دہریہ کے بغیر کریں گے جب تک کہ ضیافت سے ضیافت حاصل ہے
 گاہک کفر و ہادی کہنے سے ڈریں گے ازل الیسف الہندیہ اور یہ کہ احادیث میں نہیں
 کافر نہ کہیں ہی جواب ہے (دیکھنا ہوتا)

تو یہ اس لئے کہ اسماعیل دہلوی کے بارے میں وہ چیز مصداق ہی ہیں اے ہاشم
 ہاشمی تھی کہ انہوں نے کفری عربی اپنی کفریہ حدیثوں سے رجوع کر لیا تھا۔

کافر کی کے اس جو نے پاپیڈ سے کا ذکر کرتے ہوئے امام احمد رضا علی خود
 سمجھتے ہیں۔

• نامہ دار علم مسین کو بڑا کھانا اور دن و رات سے ان پر اندھیری ڈالتے کر یہ حال
 چلتے ہیں کہ صابر اہل سنت کے فتنے کے گیر کا کیا اقتدار! یہ لوگ خدا کی بات پر
 کافر کہہ دیتے ہیں مان کی مشین میں ہمیشہ کفری کے فتنے سے چپا کھتے تھے اس میں
 کو کافر کہہ دیا مولوی صاحب کو کہہ دیا۔ چرومن کی عیادت ڈمی ہوتی ہے وہ اندھ لگاتے
 ہیں کہ ملائکہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کو کہہ دیا شاہ ولی اللہ کو کہہ دیا، اور مولانا
 فضل الرحمن صاحب کو کہہ دیا، چلو سے ہی مدد کیا ہے گڑ گئے وہ یہاں تک جڑتے ہیں۔
 کہ حقائق عبادت آباد حضرت شیخ محمد رفیع ثانی کو کہہ دیا، غرض جہے میں کا معتقد ملا اس
 کے ساتھ کسی کا نام لے دیا کہ انہوں نے اسے کافر کہہ دیا یہاں تک کہ ان میں کے
 بعض ہر گزروں نے مولانا مولوی شاہ محمد مسین فرادی مروجہ و مغفور سے ہمارے چڑی
 کہلائے ملائکہ حضرت شیخ سیدنا اکبر علی مدین اہل عربی کے سر کو کافر کہہ دیا مولانا
 اللہ تعالیٰ جنت عالیہ ملائکہ انہوں نے انہوں نے اچھٹ کر دیے،

ان جا۔ کم فاسق نہ ساء، جتنی پر عمل فرمایا خط کو کہ صیانت کیا، جس پر ہیں
 سے رسالہ انہما مابری عن دوسرا اس انفری کو کہ ارسال ہوا، اور مولانا نے مغزی کتاب
 پر لاجلہ شریف کا عنوان دیا، غرض ہم پر کچھ لکھا اور بتیان کرتے ہیں عظام الرحمن،
 امام احمد رضا کی زندگی میں تو لوگ کا سبب نہ ہو سکے کیونکہ ان کا لکھ ہم ہی بنانے
 صبر کے مفندوں کے لئے کافی تھا لیکن ان کے زمانہ کے بعد یہ ترکیب نہ ہو سکی اور
 اکثر گویا کی پالیسی کے مطابق آتا جھوٹ ہو گیا کہ وہ حق معلوم ہونے کے مکلف و ملتوی
 کر دیا صبر کے حواس نے دیا تھا لیکن نزلہ مرتضیٰ امام احمد رضا پر اگر اور اس کی اس حد
 جس کو پیش کی گئی کہ نئی پود اس جیم مہم دین و ملت کوئی الاتح کافر سمجھنے لگی یا اکثر

وکی کہد مولانا صاحب الہی کے، "وہ خدشت الہیہ جہیدہم سے" گو یا مومن امام احمد رضا ہی نہیں بلکہ ہندوستان جہری ایک کے سوا تمام علماء نے مولانا قاسم نانوتوی کی مخالفت کی تھی کیونکہ اہل علم نے قاسم انبیین کے متفقہ معنی دئیے تھے اس لئے انھوں نے کہا تھا۔

۵۔ مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے قاسم انبیین کے بارے میں فیصلہ دیا کہ۔
 ان اللفظ اعصرہ جہاد کا نہ ہاں معنی عظیم فیہین فی غلایۃ ہو کثیر فہین وغیرہ نہ ترجمہ اسے شک عربی زبان کا پرانی فیصلہ ہے کہ انبیت کریم کے بعد قاسم انبیین کا معنی کبھی نبی جہاد کو کرتی معنی نہیں۔

صرف یہی نہیں بلکہ مفتی صاحب دوسرے اس متفقہ معنی سے انحراف کرنے والے پر ان الفاظ میں کفر کا فتویٰ ہی دیا ہے:

اجمعت علیہ الامۃ فیکف مدعی خلافہ وافتل بان است۔ ۷

یعنی اس امت کے قاسم انبیین کے اس معنی پر اجماع و اتفاق ہے لہذا اس کا دوسرا معنی مکرر لے دینا کفر قرار دیا ہے۔ لہذا اگر اس پر اصرار کرے تو کفر کیا جائے گا۔

۶۔ خود اہل علم و دین کے عالم تعلیمات مولانا مرتضیٰ حسن دہلوی امام احمد رضا خاں کے ان الفاظ میں حق بہانہ ثابت کر کے ہیں۔ اگر خاں صاحب امام احمد رضا خاں کے مخالف بعض علماء کے روئے بند الہی ایسے ہی تھے جیسا کہ اہل علم نے بھی اہل علم صاحب پر ان کی تحلیل و جرح تھی۔ اگرچہ ان کو کافر کہتے تو خود کافر ہو جاتے۔ جیسے علامہ اسام نے جب نوا صاحب کے حق و کفر معلوم کر کے اوردہ نقض ثابت ہو گئے تو اب علامہ اسام پر عزائم

اور مرزا میرن کو کافر مرتد کہنا فرض ہو گیا، اگر وہ مرزا صاحب اور مرزا بیوں کو کافر نہ
 کہیں چاہے وہ کسی ہی ہوں یا نادانیان وغیرہ جو تو خود کافر ہو جائیں گے کیونکہ جو
 کافر کو کافر کہے خود کافر ہے۔ (اشد خطاب، اسلاف امر علیہ السلام)

۱۰۔ مولانا طور شاہ کشمیری صمدیہ دہلی بھی مولانا ابلی خانی کے بارے میں اس قسم کا سختی
 دیتے ہوئے فرماتے ہیں

لما اوج علی حسین الناس ان یس من الدین ان یض من کافر لہ
 یعنی یہی دلیل نہائی کی یہ عقیدہ کی اور یہ غیبی لوگوں کے سامنے اس لئے ظاہر کرتا
 ہوں کہ دین اسلام میں کافر کے کفر کو چھپا نہیں دیتا۔

کتنے اچھے کلمات ہیں کہ ایک لفظی پر عرب و عجم کے علماء متفق ہیں، ایک نفو، جس کی
 تکفیر کی گئی یہ ہندوستان جہاں ایک سوا تمام علماء اس کے مخالف ہیں خود اس کتب کے
 مفتی و محدثین، انہیں کافرانہ قلمی قتل قرار دے رہے ہیں اس لئے اس کے نام قدیمین
 امام احمد رضا پر فتویٰ دینا فرض قرار دے رہے ہیں، دیونہ کی رہنمائی و سرنگا شخصیت
 مولانا طور شاہ کشمیری بھی کہہ رہے ہیں کہ کفر کو چھپا جائے نہیں لیکن جب یہ بات امام
 احمد رضا کے منہ سے نکلتی ہے تو انہیں کافر مگر، کئے خطاب سے لڑا جاتا ہے!

حقیقت یہ ہے کہ امام احمد رضا، المحب للہ و البغض للہ کا مکمل نمونہ تھے
 کا کہنا ہے کہ نبی کریم ﷺ سے دشمنی نہ کرے، نہ صرف بلکہ کسی سے
 بھول کر کلامی کو بھی اس سے ملکت ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو گیا
 کہ اولئک کتب فی قلوبہم الایمان ہم لا یفلتوا اگر کلمہ کے دھوکے سے کئے جائیں تو
 خدا کی قسم ایک ٹکڑے پر لا الہ الا اللہ اور دوسرے پر محمد رسول اللہ تحریر ہو جائے

دشمنان خدا و رسول سے اسی نفرت نے ہی انہیں مذکورہ الزام کی تکفیر مجبور کیا۔
چنانچہ وہ عام الحرمین میں مقید لکھیز اور تمام حجت کے لئے تکفیر کا سبب ہی بیان کرتے
ہیں۔ لڑتے ہیں۔

۱۔ البتہ وہ جسے حکم نقباءے کرم لوم کو کلاحت دے کر یہی حکو چکا تھا کہ بزرگوار
ہمارے ماشائے میں ہرگز ان کی تکفیر نہ نہیں کرتا جب کہ ان سے کوئی طرح تھا۔ البتہ بخش ہو گا
جب ان سے عایدہ کی کوئی شرکت نہ تھی اب پیدا ہو گئی۔ احساس ان مسلمانوں کا حدیث
حجت و عداوت صرف حجت خدا و رسول سے ہے۔ نہ

اور یہ بات ان کے ہر قرین دشمن بھی تسلیم کرتے ہیں چنانچہ خود مرفی اثرن علی
تعالیٰ فرماتے ہیں ہم میرے دل میں احمد رضا کے لئے بے حد احترام ہے۔ وہ ہیں
کا فرقہ ہے لیکن حقیقی رسول کی بنا پر کہتا ہے کسی ذاتی طعن سے تو نہیں کہتا ہے

جب یہ بات سنا ہے اور اپنے پرانے تمام اسے تسلیم کرتے ہیں کہ ان کا یہ فتویٰ
حقیقی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بنا پر تھا۔ تو ان پر کافر مری کی جہتی ہیں میں سچے لیکن بد قسمتی
سے معنی مخالفت برائے مخالفت کی بنا پر ایسا کیا گیا۔ اور صرف یہ بکرا انہیں منقطع لاپرواہ سے
لوازا گیا۔ ان کے ایک مخالف نے ۱۱۲ صفحات کی ایک کتاب ایشاب ثاقب لکھی جس
میں بقول مولانا محمد امجد علی سنبل ۳۹۹ گالیاں امام احمد رضا کو دی گئیں۔ انوار رضا لکھنوی
رضا کے اس عظیم پیکر نے اُن تک نہیں کی۔
وہ خود فرماتے ہیں

نہ سم۔ قرین مجبور ہوا

نہ چنانچہ سہ ۱۲ اپریل ۱۹۶۶ء

دیکر برافش چاہیں دیتے ہیں۔ بعض کو مصلحت ہے ہرے ہونے پر کبھی خطوط
 بھیجتے ہیں۔ ہر ایک نہیں اتنا اہم سمجھتا ہے جیسا کہ اس کی پہلے نہیں۔ اس لئے کہ میری دانت
 پر غصہ کریں تو میں شکایت کروں کہ غصہ خود میں نے ہی دین حق کے لئے پرہیز کیا کہ جتنی حد وہ
 مجھے کہتے ہیں وہ ہے بڑا اہم سمجھتے ہیں۔ اسی درالہندہ کمال میں پہلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی قرینہ و تحقیق سے بلا رہے ہیں۔ بلا رہے ہیں اس کے جواب کا وہ بھی نہیں! اور نہ کسی
 بڑا مسلم ہوتا ہے کہ بھاری حوت ان کی حوت پر ٹکر ہونے ہی کہتے ہے بلکہ ان پر
 ٹکر ہی ہوتی ہے۔ درالہندہ

لیکھ دے گی پھر آپ یوں فرماتے ہیں۔

ہ اگرچہ دشمنی حضرت میں اس پر ہے پر دشمنی ہوں کہ وہ اللہ و رسول میں جہاد و صل
 اللہ علیہ وسلم کی جناب میں گستاخی سے باز آئیں اور یہ خطوط میں اور دلائل اس بندہ خدا لازم
 احمد رضا کو پاس ہر روز مفتوحہ لکھیں شائیں اور کوشش فرمائیں۔ اگر اس قدر پریشانی
 اور غصہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی سے باز رہنا اس حشر پر ضرور ہے کہ اس بندہ خدا کے
 ساتھ اس کے باپ خود، اہل علم و قدرت، سرسبزیم کہ جی نکلیں یہ تو این جہاد علم، اسے خوش
 نصیب اس کا کہ اس کی کاروں کے آباد و آباد کی آمد و گویوں کی زبوں سے کھیلنے والی
 اللہ علیہ وسلم کی کاروں کے لئے ہر کوئے دہم، افریقہ، اندلس و غزہ وغیرہ

الطریق انہوں نے ہمارے کے مذکورہ دونوں طبقوں کے غلوں میں دیکھا اور اس
 راستے میں اسے والی تمام تر شکوت اور تلافیت کو ختم ویشائی سے ہواشت کہ یہ خیال کرتے
 ہونے کو ۱۔

جنا جو عشق میں ہوتا ہے وہ جہا ہی نہیں

ستم نہ ہو تو عبت میں کچھ مزا ہی نہیں

احضرت امام احمد رضا کے تجدیدی کاموں کو سونا انتہائی مشکل ہے۔ کپ لے انعام

کیا ہے جس کے لئے ایک کل جماعت کی حضور مٹی، آپ نے مذہب، سیاست، معیشت،
تفریح، سرگودان میں ملت اسو میر کی رہنمائی فرمائی، جن کا ذکر ہم آئندہ صفحات میں کریں گے۔
آپ نے بیت سحر و علوم مثلاً میکس بیت، نجوم، جہز، ذریعات و چیزہ کو ۱۰۰ برس کی خوشی
بیت سی مردہ منتوں کو زمرہ فرمایا مثلاً جمعہ کی آذان ثانی کو نبی پاک خدا نے رشد میں کیست
کے مطابق خطیب کے سامنے مسجد کے دروازے پر لٹا نے کا رواج قائم کیا، باوجود چلنا
پاکستان، افغانستان، ترک اور افریقہ و ایشیا کے ملک میں جہاں کہیں جمعہ کی آذان ثانی
مسجد کے دروازے پر دی جاتی ہے وہ آپ ہی کی مہار کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

نشدت کی کو ارد میں بکھن کی بدعت کے طوط آؤ دشتی، اسی طرح نبی پاک صلی اللہ
علیہ وسلم کے اکرم زری کے ساتھ مصر یا جو بکھنے کو عزت ثابت کیا، جیسا کہ کرم عنوان ابن حلیہ
کے سامنے گری کے ساتھ ۱۲ اور بزرگوں کے ناموں کے ساتھ وہ کھن بھی نہند وہ غلام دیا
کہ یہ بدعت تہجد جو گوں کی شان گننے دھوں کی نہند ہے۔ سوانح حضرت علیؓ

تبصریف و تالیف
جب آکر عزت کیا ۲-۲ کا ہے، ماحضرت نے پوری جماعت
کے برابر کا ہے آپ فرماتے ہیں۔

نشدت نے میری عمر سے دس گنا زیادہ کام میرے ذمہ فرما دیا ہے۔ اگر وہی تالیف
نیز یاد کہ جو تے توجہ پوچھنے میں ہے کسی قدر اہم گنا ۱۰ (الطوبی)
اور آخری عمر میں ایک مرتبہ فرمایا۔

در حدت تالیف نے ہم سے میری عمر سے دس گنا کام لے لیا ہے۔ یہ اس کا انتہائی فضل
کرم ہے ۵ (الکرم)

آپ نے آٹھ سال کی عمر میں نہاد طالب علیؓ کی ہدایت اخروی حرکات زبان میں شرح لکھی
اور فہم نہیں ان کی سب سے پہلی تصنیف ہے ۱۴۱۱ھ شہان ۱۳۸۹ھ کو ۱۳ سال ۱۵۱۱ھ دن
کی عمر میں آپ نے ۱۴۱۰ھ فتویٰ نویسی کا آغاز فرمایا۔ اسی دن پہلا فتویٰ آپ نے تحریر

فرمایا: "حاکم اگر بچے کی ناک میں کسی طرح دودھ چڑھ کر صبح میں پہنچ گیا تو کیا حکم ہے
آپ نے اعتقاد رکھا ہے کہ اس کو آپ تحریر فرمایا کہ لڑکا بچے سے عورت کا دودھ جو بچے کے
پیشانی پہنچے گا عورت مضاعت کئے گا (الوزارعا)

مہجوت تحریر کیا ہے، ظاہر ہے کہ آپ نے حضرت شیخ حسین بن صالح کی
کتاب البرق المشرق فی حلی شرح صریح مدد دن میں عکس اور مشہور عربی کتاب حدیث المسند
صریح نظر رکھے ہیں۔

مروانہ حسین مضافات کے مطابق آپ نے اپنی ۵۴ سالہ تصنیف زندگی میں اوسطاً
۵۵ صفحات مضافات تحریر فرمائے (الوزارعا)

لیکن اس سرعت تحریر کے باوجود انہوں نے میدان تحقیق میں جو کمال دکھائے ہیں
انہیں دیکھ کر تعجب کم نہ رہتا ہے کہ انہیں غور سے کیا ہیندی حاصل تھی اور اللہ تعالیٰ
نے انہیں علم ربانی کی نعمتوں سے مالا مال کیا تھا، خود اپنی مشہور زمانہ کتاب مسما شتم
میں اصغر نے تعجب کے اہلے ۲۹ اور بیان کیجے ہیں جن میں ۱۸۱ سے تعجب جاز ہے
ان میں سے ۴۷ اور مقتضی میں نے بیان فرمائے اور ۱۰۰ اور اصغر نے اس طرح ۱۳
اشارہ سے تعجب کے ختم جو لاکھ بیان فرمایا۔ جن میں ۵۸ اشیا فقہاء معتدین نے بیان فرمائی
اور ۱۰۲ اصغر نے

آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ذلیل ہوا کہنے کے جوازیں ایک کتاب فہم و دل
لکھی ہیں جن میں ۵۰ سے زیادہ آیات اور ۲۰۸ احادیث نقل فرمائیں۔ اسی طرح آپ نے صبح
صادق کے وقت کی تحقیق فرمائی کہ جب آفتاب طلوع سے ۱۵ اردہ بچے نیچے پڑتا ہے تو
اس وقت صبح صادق ہوتی ہے اور صبح کا ادب ۱۸ اردہ ہے کی غلطی پر ہوتی ہے نہ کہ
کی تدبیر میں شاہد پہلے تہہ آپ ہی نے برہنہ میں طلوع فجر اور غار کے اوقات کا
دلیل نقشہ مرتب فرمایا۔

رویت ہل کے سنے میں آپ نے زمین کے ایک دم کی قدر ۴۹۰۵۴۰ می
نکالی، غرضکہ ہم وہ چند تمام علوم میں آپ کے تحقیق کا حق ادا کیا اور مندرجہ ذیل علوم میں
ایک ہزار سے زیادہ تصانیف فرمائی۔

الکران، ۲، حدیث، ۳، اصول حدیث، ۴، فقہ، ۵، اصول فقہ، ۶، تعلیم ادیان،
۷، تفسیر، ۸، عقائد، ۹، جہل، ۱۰، علوم، ۱۱، نحو، ۱۲، صرف، ۱۳، معانی، ۱۴، بیان، ۱۵، بدیع،
۱۶، منطق، ۱۷، ریاضی، ۱۸، فلسفہ، ۱۹، تفسیر، ۲۰، ہیئت، ۲۱، حساب، ۲۲، جبر، ۲۳، قراءت،
۲۴، نجوم، ۲۵، قصص، ۲۶، سلوک، ۲۷، الزلیقات، ۲۸، اسرار، ۲۹، سیر، ۳۰، تاریخ،
۳۱، ہیئت، ۳۲، ادب عربی، ۳۳، ارشاد مطبوع، ۳۴، جبر و منطق، ۳۵، حساب سینی، ۳۶،
تورک لغات، ۳۷، توفیق، ۳۸، مغرور مراد، ۳۹، اگر، ۴۰، زیجات، ۴۱، شمس کریم،
شمس سلج، ۴۲، ہیئت جدیدہ، ۴۳، مرہات، ۴۴، جبر، ۴۵، زائر، ۴۶، علم فرائض،
۴۷، عروض، ۴۸، قرانی، ۴۹، نجوم، ۵۰، اوقات، ۵۱، فن تاریخ و احوال، ۵۲، ادب ندی،
۵۳، ادب ہندی، ۵۴، ادب اردو، ۵۵، خطاطی و خط نسخ، خط نستعلیق، خط مستقیم
خط مشنہ و غیرہ۔

فہم قرآن پاک میں آپ اپنے دور میں بے مثال تھے۔
ترجمہ قرآن پاک قرآنی علوم کی جو دست آپ کو عطا کی تھی۔ دہریوں
کا مریخ تخیل بھی دہاں تک پہنچے نہیں پایا۔ ایک مرتبہ آپ نے بریلی میں ۴۴ ریسٹلر کے
جبر سلا دیں کی کم ہٹ کے بائے جہاد، اور اسم اللہ پر کئی گھنٹے تقریر فرمائی اس
تقریر کا موصوفہ شمس الہدیٰ کالج پٹنہ کے پرنسپل مولانا ظفر الدین بہاری نے اپنی کتاب
شہادت حضرت میں جو وہ صفحات میں تلمذ کیا ہے اسے جو دیکھنے کے قابل ہے۔

۱۔ اہل اللہ القیود لعلہم ابجد والدینہ لعلہم رضائے

۲۔ اہل اللہ لعلہم ابجد والدینہ لعلہم رضائے

اور ایک دفعہ شاہ عبدالقدور جالونی کے عرس میں سنیۃ اٹھنی پر مسلسل چمکے نظریہ
فرمانی اسی موقعہ پہنچا کہ سورۃ اٹھنی کی چند آیات کی تفسیر میں ۱۰ جہز ایک ٹکڑے کر چڑھ دیا
کہ اس وقت کہاں سے وول کر لیں سے قرآن مجید کی تفسیر ٹکڑوں (سوانح اصفیٰ)

یہ بات اہلین سے کہی جا سکتی ہے کہ اگر مدت امام احمد رضا کو فرصت دیتے تو
وہ ایسی تفسیر لکھتے جو اردو زبان کی بہترین اور ضخیم ترین تفسیر ہوتی لیکن انہی کو انہیں علمین
اور فیاضین نے ایک ہی دم میں سے بیٹھ کر دیا تاہم انہوں نے صدر الشریعت مولانا
محمد علی اٹھنی کے اسرار پر تھوڑا سا وقت نکالا اور ۱۳۳۰ھ، ۱۹۱۱ء میں لکھ کر ان کا بیان
کے نام سے قرآن پاک کا اردو ترجمہ کیا ہے قلمحضور پر اردو کا بہترین ترجمہ تسلیم کیا گیا ہے۔
لکھنؤ میں اس سے پہلے تقریباً ۵۰ ترجمہ قرآن شائع ہوئے اور ابھی تک یہ سلسلہ جاری
ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ عربی محاورات کو اردو کا بدلہ دینا اور بات بے جا مدہ مضبوط
قرآنی اور حدیثی بانی کو سمجھ کر قرآن کے اردو ترجمہ کو ثابت ہے۔

اردو سنی شہداء اب ڈپٹی نڈرا احمد دہری نے قرآن پاک کا ترجمہ ڈپٹی کی بھائی زین
میں کیا اور عربی محاوروں کے مقابلے میں اردو محاورے استعمال کرنے کی کوشش کی
لیکن ان کے شوقی محاورہ بندی کے نتیجے میں جو ترجمہ تیار ہوا اسے اردو زبان
ادب کی تاریخ میں تو شاید کوئی جگہ مل جائے لیکن اسے تو جو قرآن کما خود قرآن سے
زیادہ ہے کہ شوقی محاورہ بندی انہیں فہم قرآن سے بہت دور لے گیا ہے۔
میری وجہ ہے کہ شائع ہونے والے مسلمانانِ ہند نے اس کے غلوں کو ادا اٹھائی
اور آج اسے جانتا بھی کوئی نہیں۔

لیکن ڈپٹی نڈرا احمد یا کسی اور صاحبِ توہم کے نقصان گنواں ہمارا موضوع نہیں
ہم تو صرف اس طرح اشارہ کرنا چاہتے ہیں کہ ۱۹۱۱ء میں کنٹرول کے نام سے جو اردو
احمد خان نے کیا اس کا اردو ترجمہ میں کیا مقام ہے اس شخص کے لئے ہم صرف چند باتیں

د موزلې هېڅ شت علی قتلوی ۱۰

اس آیت میں، لفظ "وہ" دیگر مفسرین نے اس طرح کیا ہے۔

سرمایہ جہان | سرمایہ کرمی (ڈپٹی نذیر احمد)

میں معلوم کریں (مولانا محمد رفیع الحسن)،
 میں معلوم ہو جائے (ممتاز احمد) (پڑی)

اشرف علی کے ترجمہ پر تحصیل حاصل کا اعتراض آئے گا۔
 لیکن امام احمد رضا کا ترجمہ بالکل واضح اور صاف ہے۔ ”ہم کہو سیدھا راستہ چلو گزریں پھلاں
 یعنی اسے مذہبِ اسلام کا سیدھا راستہ دیکھ لیں گے یہی آپ ہیں اس راستہ پر چلیں
 ۶۔ وَتَعْلَمُوا دَمَ رَبِّهِ فَخَوْفٌ۔

مردانہ عاشق ایسی دہونہی نے یوں ترجمہ کیا۔
 ”اور آدم نے نافرمانی کی اپنے رب کی یہی مگر وہ ہوئے۔“
 حدیث کے نفاذ پر ایمان لانے سے معصوم ہونا ہے اور مگر وہ بھی نہیں ہوتا کیونکہ اگر خدا
 اللہ خود خدا کی نافرمانی کرنے لگے اور مگر وہ ہو جائے تو وہ رسول کو راہ پر کیسے لے سکتا اور
 کاترہ اس عجیب سے پاک ہے۔

۷۔ اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں نفرت واقع ہوئی تو جو عجب چاہتا تھا اس کی
 راہ نہ پائی ”وکنز الہیالہ“
 مگر یا آدم صبرِ مسلم نے یہاں تو یہ کرنا فرمائی دلی تھی بھروسے سے نفرت ہو گئی تھی اور
 دیکھتے مگر وہ ہوئے مگر وہ نہ پائی ”میں کہتا واضح فرم ہے۔“
 ۸۔ وَتَعْلَمُوا دَمَ رَبِّهِ فَخَوْفٌ وَتَعْلَمُوا دَمَ رَبِّهِ فَخَوْفٌ (چرا)

اور یہ کہ ایمان کا فروغ نے اور مگر کہ اللہ نے ان اللہ کا دامن سب سے بہتر ہے وہ اللہ
 مگر وہ دوسری نے کہ کاترہ چل گیا ہے۔ لیکن نہ کہنے ہے کہ کاترہ، ڈانڈ، یا پتھر
 دیکھو اللہ تمہارے کی شان کوٹن ہے! اور ان میں سب کی بہت اللہ تمہارے کی طرف کرنے
 ہے کہ ایمان بھروسہ نہیں ہوتا، اب عربی لغت میں کاترہ خفیہ ہے یہی ہے کہ وہاں

۱۔ انبیاء حضرت علی رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء علیہ السلام کو انبیاء علیہ السلام کے ترجمہ میں
 صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء علیہ السلام کو انبیاء علیہ السلام کے ترجمہ میں (ص ۱)

ان سرزمین کی توجہ اس طرف کیوں نہیں مئی۔

۱۱۔ امام احمد رضا خاں نے یہی پاکیزہ دار ایمان افروز فرما دیا ہے۔

۵ اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہونک کی خلیہ ہمہ گیر فرمائی اور انہ سب سے بہتر جو پاکیزہ والا ہے مکر فرمایا۔

۸ "فَاَلَمْ تَرَ اَنَّكَ لَمْ تَكُنْ مَعَ شِدَّةِ الْقَدِيمِ" اور کافر مروجہ بردہ حسن نے یوں کیا۔

۱۰ لوگ بڑے تم غصہ کی تو قرآن ہی تم پر غصہ فرمائی ہے۔

اور مروجہ اثرات حق نے یوں کیا۔

۱۱ وہ رہا اس دوسرے، اچھے سکے کو خدا آپ کو اپنے ہی ہونے غلط خیال میں جبری۔

ایک میں محمد بن حنفیہ حضرت یعقوب میر قسم کی موت غصہ غصہ غصہ کی نسبت کتنی غصہ غصہ ہے جو کہ مرئی منت میں غصہ کے معنی اور طور غصہ کے یہ کہتے ہیں قرآن کا استعمال یہ کیوں نہ کیا جائے امام احمد رضا کا ایمان افروز ترجمہ لاسطہ کریں۔

۱۲ چھ پر سے خدا کی تم آپ ہی پائی نور غصہ میں ہیں۔

۱۳ "وَجَعَلَ خَلْقَ نَسَمَةٍ" اور کہ جس مولانا محمد الحسن نے یوں کیا۔

۱۴ اور پائی تم کو جگہ پیراہ سبحان "لیکن یہ ترجمہ کرتے وقت مولانا کی توجہ اس طرف ہلکی

نہیں گئی کہ تہذیب جدید صلی اللہ علیہ وسلم کا بھلا عمل ہے کیونکہ غصہ غصہ اس کی لٹی کر رہی ہے

خدا نے داغ فرماتا ہے کہ

مَا فَتَلَّ ضَاغِبٌ كَفُوفًا خَوْفًا

تہذیب صاحب دیکھ نہ بے رہی ہے۔

۱۵ لیکر قرآن ہی دیکھ مولانا محمد اشرف علی "اس نسبت کا ترجمہ اچھے کرتے ہیں۔

۱۶ "لَمْ يَكُنْ لَكَ" آپ کو غصہ ہے "ابے خیر" یا سو آپ کو اور نسبت کا بارش دیکھا۔

۱۷ "فَاَلَمْ تَرَ" میں رہی کا اور دیکھ مولانا محمد اشرف علی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

لیکن امام احمد رضاؒ نے جیسے میں ان حضرات کی طرح مانگتے ہیں اور وہی نواقص
وہ نورِ شریعت سے بے غبری میں ان کا ترجمہ و تفسیر کیے

اور تیسری اپنی محبت میں محدود رہنے پر اپنا اپنی طرف راہ دی۔

۱۰۔ قل ننا انما بنو بشر الی انما الکرم الله ولعدم لایزید وی یقل

24

۱۷۔ محمد کبوترے کریں تو تم بھی جیسا ایک انسان ہوں محمد پر دی کی جاتی ہے کتبہ

خدا ایک ہی خدا ہے، (تقیات احمد دوم ص ۱۱)

ہندوؤں کا یہ عقیدہ کہ کوری تو بالکل ہی مقام رسالت کو فراموش کر گئے

ہمیں تباہی و مہربانی کا یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی رحمت سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین

کریں تمہارے پاس خدا کے تعالے کو پیغام لیا جوں (دائیں بائیں) مکشوفہ جون ۱۹۳۷ء

لیکن مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا شانسا اور سبب مصطفیٰ کا دلیرانہ اعتماد، اس

مانگ تریں مقام میں بھی کٹنا ہوشید مکاف دیتا ہے۔

”تم مرزا غلام احمد کو بت بشری میں تو یہی تم جیسا ہوں بے دلی آئی ہے کہ تمہارا وجود

ایک ہی چیز ہے۔“

۱۱- (انما حرم علیکم البیتۃ والذم واللعنۃ ورواہل بہ بغیرانہ ۲۰)

مولانا اشرف علی کا تہذیب و علم ہو، فرماتے ہیں۔

”اللہ تعالیٰ نے تو تم پر صرف حرام کیا ہے مرد اور کلامہ زینون کو جو مبتلا ہو اور نفس

کے گوشت کو اسی طرح اس کے اجزاء کو بھی اسی طرح جانے کو جو دقت سے قریب قریب کے

تاسود کروہاگی جو۔ ۵۰

ابن اقبال سے ہے جس کا ترجمہ یہاں نمونہ کیا گیا ہے جس سے کئی سچیدہ

مسائل حل ہوتے ہیں یہاں اس ضمن میں ایسی بہت سی چیزیں لکھی گئی ہیں کہ ان سے کام لیں اور

تعلنے نے حرام نہیں فرمایا۔ اس قول کا ترجمہ عربی لغت میں دفع الصوت جند الفہم ہے کیا
 گیا ہے یعنی لڑائی کے وقت آواز بلند کرنا اور یہی پہل مراد ہے ہر مسلمان جانتا ہے
 کہ لڑائی کے وقت اگر کلمہ اُٹھ کر کہہ جائے تو یہ یا بسم شیخ عبد اللہ مدنی و دیگر کہہ جائے گا
 تو ہمارا حرام ہو جائے گا اور لڑائی سے پہلے اس جملہ کو کسی بھی شخص کی طرف منسوب کرنے
 سے ہر مہم پر گناہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے عربی لغت کے حین مطابق اس
 آیت کا ترجمہ یوں فرمایا ہے۔

”وہ جن میں نیست کہ حرام کہہ است ہر شام رادار و وطن را و گوشت نمک را و انہم
 آواز بلند کر دہ شور و در فہم و سے بغیر خدا“

اور امام احمد رضا نے بھی اسی طرح ترجمہ فرما کر جہالت کے مفہوم کو بالکل غلط کر دیا،
 ماس نے یہی تمپر حرام کئے ہیں مردار و خون اور سرد گوشت اور وہ جانور جو طیر
 خدا کا نام لے کر لڑائی کیا گیا ہو۔“

لہذا تقریباً تمام اسلاف اسی معنی پر متفق ہیں۔

انگریزی امام احمد رضا نے عربی لغت کی روشنی میں فہم کے خداوندی کو بھی لفظ قرآنی
 آیات کو اللہ کا مدہب دے دیا۔ جبکہ اکثر و بیشتر مجتہدین نے جہالت کے ظاہری اور مذہبی
 مفہوم کے مطابق ترجمہ کر کے مقام الامم میں اور مقام رسالت کو ملحوظ کیا ہے۔

ترجمہ میں امام احمد رضا کا اندازہ تھا مطلب یہی ان کی حالانکہ اور حد فائدہ شان کا انجید وار
 ہے۔ قتل کے فرق خلیفہ کی کاربھر کرنے کے وقت دیگر مرتبہ میں نے افراتہ لڑائی سے کام
 لیا ہے خوئی یا یا انکا خوف کے ترجمہ میں حق کا ترجمہ میں نے یوں کیا ہے ”آپ مراد پہچان
 اور میں نے ترجمہ کیا۔“ و بچھلک ایت تیر ہے کہ یہ حق کا خطاب اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں بلکہ
 علی اللہ علیہ السلام کو ہے اللہ تعالیٰ خالق ہے اور میں پاک مخلوق میں سب سے افضل ہر
 مقصد کائنات،

۶۰. حاشیه موضوعات کبریا، ۲۹. حاشیه وصالی معرفت المصباح، ۵۰. حاشیه تذکرة السنه،
 ۵۱. حاشیه عمده العقاید، ۵۲. حاشیه فتح المهری، ۵۳. حاشیه ارشاد الهادی، ۵۴. حاشیه حاشیه
 نصب خیریه، ۵۵. حاشیه بحواله فی السوء الشکال، ۵۶. حاشیه فیض القدر پر شرح جامع صلی،
 ۵۷. حاشیه رقة الخاتج، ۵۸. حاشیه اشعده المصباح، ۵۹. حاشیه بحواله نور الابرار، ۶۰. حاشیه
 فتح البیضاء، ۶۱. حاشیه اصول فقهیه، ۶۲. حاشیه بزم الوتره، ۶۳. حاشیه تفسیر تفسیر کتب
 ۶۴. حاشیه عمده تفسیر کمال.

عقائد و کلام ۵۵. مؤلفان کلامی اسلام و الهیات، ۶۶. فقهی المکمل، ۶۷. مؤلفان فقهی
 ۶۸. مبرر مطالب فی شیون الی طالب آمد، ۶۹. بعضی اقربین

فی اندیشه عقاید و کلام، ۷۰. عقاید و کلام، ۷۱. بشری و صاحب آمد، ۷۲. بشری و صاحب آمد، ۷۳.
 مقامی الهی علی حدیث النطق، ۷۴. جمیع البقیات، ۷۵. فیض المصباح، ۷۶. حیات
 المرات فی بیان کلام الهی، ۷۷. مؤلفان اشعده المصباح، ۷۸. فیض المصباح، ۷۹.
 عرض هو عوده و کلام الهی، ۸۰. کلام و کلام، ۸۱. کلام و کلام، ۸۲. کلام و کلام، ۸۳.
 ۸۴. کلام و کلام، ۸۵. کلام و کلام، ۸۶. کلام و کلام، ۸۷. کلام و کلام، ۸۸.
 علی البصره، ۸۹. کلام و کلام، ۹۰. کلام و کلام، ۹۱. کلام و کلام، ۹۲.
 دیان دارد، ۹۳. کلام و کلام، ۹۴. کلام و کلام، ۹۵. کلام و کلام، ۹۶.
 الفکر و کلام، ۹۷. کلام و کلام، ۹۸. کلام و کلام، ۹۹. کلام و کلام، ۱۰۰.
 البیضاء، ۱۰۱. کلام و کلام، ۱۰۲. کلام و کلام، ۱۰۳. کلام و کلام، ۱۰۴.
 الفکر و کلام، ۱۰۵. کلام و کلام، ۱۰۶. کلام و کلام، ۱۰۷. کلام و کلام، ۱۰۸.
 علی سرائر، ۱۰۹. کلام و کلام، ۱۱۰. کلام و کلام، ۱۱۱. کلام و کلام، ۱۱۲.
 دارد، ۱۱۳. کلام و کلام، ۱۱۴. کلام و کلام، ۱۱۵. کلام و کلام، ۱۱۶.
 شرح فقهیه و کلام، ۱۱۷. حاشیه خیالی، ۱۱۸. حاشیه شرح شرح، ۱۱۹. حاشیه

فروع مساقف ۱۰۹۰. حاشیہ شرح مقاصد ۷۵. حاشیہ مسموع و مسموع ۱۰۸۸. حاشیہ مقترفة
 جن مسموع و مقترفة ۱۰۹۱. حاشیہ ایذا قیبت و الجلب ۸۰. حاشیہ مفتاح السعاده ۱۵. حاشیہ
 تفسیر غولان ۱۵. حاشیہ مسموع و مقترفة ۳۳. تفسیر البیاض و الیاء ۷۵. جو (بنا کے ترکی) ترکی
 اردو ۷۵. ار (تو) مسموع و اردو ۸۹. انہا کی خبر مسموع ۹۶. چاک لیٹ نامہ
 ۱۵. نقد و فیض و اردو ۱۱۹. احکام
قد و اصول فقہ، لغت فقہ، فرائض و حج احکام و اردو ۱۳۰. الخس و بقرنی

قرآن و بقر و اردو ۳۱. الامر با حرام و القبر و اردو ۱۳۲. اقامتہ القیامہ و اردو ۱۳۳. سن بقر
 فی تنقید حکم ابھار و عربی ۳۲. فہم و بقرنی (و حرم) و ابھار ۳۵. ابھار و اردو ۳۶
 مصطفیٰ و اردو ۳۶. بنی امیہ و بقرنی (و بقر) و اردو ۱۳۶. القلۃ و السفر عن احکام و بقر
 الکفر و عربی ۳۷. لیل اللہ انساب مصطفیٰ و بقرنی و اردو ۱۳۹. اسرار و بقرنی (و بقر)
 اصول فی اجازۃ و بقرنی و اردو ۱۳۰. لیسیم و بقرنی (و بقر) و اردو ۱۳۱. و بقر
 من المکرانہ ۱۳۲. جملہ و بقرنی و اردو ۱۳۳. منزح المرام و بقرنی ۱۳۴. و بقرنی (و بقر)
 اثبات ابھار و اردو ۱۳۵. و بقرنی (و بقر) و اردو ۱۳۶. و بقرنی (و بقر) و اردو ۱۳۷. و بقرنی (و بقر)
 و بقرنی ۱۳۸. و بقرنی (و بقر) و اردو ۱۳۹. و بقرنی (و بقر) و اردو ۱۴۰. و بقرنی (و بقر)
 و بقرنی و اردو ۱۴۱. و بقرنی (و بقر) و اردو ۱۴۲. و بقرنی (و بقر) و اردو ۱۴۳. و بقرنی (و بقر)
 و بقرنی ۱۴۴. و بقرنی (و بقر) و اردو ۱۴۵. و بقرنی (و بقر) و اردو ۱۴۶. و بقرنی (و بقر)
 و بقرنی و اردو ۱۴۷. و بقرنی (و بقر) و اردو ۱۴۸. و بقرنی (و بقر) و اردو ۱۴۹. و بقرنی (و بقر)
 و بقرنی و اردو ۱۵۰. و بقرنی (و بقر) و اردو ۱۵۱. و بقرنی (و بقر) و اردو ۱۵۲. و بقرنی (و بقر)
 و بقرنی و اردو ۱۵۳. و بقرنی (و بقر) و اردو ۱۵۴. و بقرنی (و بقر) و اردو ۱۵۵. و بقرنی (و بقر)
 و بقرنی و اردو ۱۵۶. و بقرنی (و بقر) و اردو ۱۵۷. و بقرنی (و بقر) و اردو ۱۵۸. و بقرنی (و بقر)
 و بقرنی و اردو ۱۵۹. و بقرنی (و بقر) و اردو ۱۶۰. و بقرنی (و بقر) و اردو ۱۶۱. و بقرنی (و بقر)
 و بقرنی و اردو ۱۶۲. و بقرنی (و بقر) و اردو ۱۶۳. و بقرنی (و بقر) و اردو ۱۶۴. و بقرنی (و بقر)
 و بقرنی و اردو ۱۶۵. و بقرنی (و بقر) و اردو ۱۶۶. و بقرنی (و بقر) و اردو ۱۶۷. و بقرنی (و بقر)
 و بقرنی و اردو ۱۶۸. و بقرنی (و بقر) و اردو ۱۶۹. و بقرنی (و بقر) و اردو ۱۷۰. و بقرنی (و بقر)

۳۹۱. نندو کا تہجد و دو کا تہجد، ۳۹۲. پارس جہانکی دارد، ۳۹۳. سیون مسویر دارد،
 ۳۹۴. مصمص دارد، ۳۹۵. مصمص اقصیوم دارد، ۳۹۶. پردہ در لہر نری، ۳۹۷. اک
 سوتہ لغی منظو دارد، سلامت صلا و صلاہات مندہ و صلاہات دارد، ۳۹۹. کیٹر کٹر آریہ اردو،
 ۴۰۰. نور معنی در عربی،

۴۰۱. کشف خفاقی و اسرار و قاتی
تصوف، الاکھروہ فاق، تفسیر، الطلاق (۳۹۲ دارد) پورانی تصحیح و عربی ۲۲۱

۴۰۲. اقلط (درد)، ۴۰۳. فقار اسلاف دارد، ۴۰۴. از باران نوار، ۴۰۵. اعرسک المعطر لردی
 ۴۰۶. زہر العسوة و عربی، ۴۰۷. النہ لکثہ و عربی دارد، ۴۰۸. مائل و کئی اردو، ۴۰۹.
 اغفر بالمال فی لہ فانی و لہ حد و عربی، ۴۱۰. بشر الحقوق دارد، ۴۱۱. مشکہ شاد
 ۴۱۲. اعراس لکثہ اردو، ۴۱۳. ایما لکثہ و اسطر، ۴۱۴. حاجہ اعیانہ و مصوم
 ۴۱۵. حاشیہ حدیثہ و عربی، ۴۱۶. حاشیہ مدخل و عربی، ۴۱۷. حاشیہ کتاب و عربی
 ۴۱۸. حاشیہ کتاب و عربی،

۴۱۹. تاریخ، سیر، مناقب، فضائل
 ۴۲۰. مجمع القرآن، اردو، ۴۲۱. اصحابہ الزوالین و امیر و عادیہ و ام المؤمنین

۴۲۲. بحران قیام و عربی دارد، ۴۲۳. فطن الہدای دارد، ۴۲۴. ہنہ المیز دارد،
 ۴۲۵. جانب الجنین دارد، ۴۲۶. سنہ ہدیہ و اردو، ۴۲۷. بکلام العیسیٰ فی تشبہ مصطفیٰ
 بالنبی دارد، ۴۲۸. روح المستوح دارد، ۴۲۹. نعلی نعلی دارد، ۴۳۰. مسکنہ المصطفیٰ اردو،
 ۴۳۱. اجنبی جبری زرد، ۴۳۲. مدی الخیرین و فدیہ دارد، ۴۳۳. مجیر معتمد فدیہ، ۴۳۴. اعرسک
 و اسد الحسنی و عربی دارد، ۴۳۵. تنزیہ برہانہ المہدیہ، ۴۳۶. انجا لری من و لری
 الفتری و عربی، ۴۳۷. جیل شہدائک و عربی، ۴۳۸. شولہ لاسم، عربی فدیہ،
 ۴۳۹. انجا المصطفیٰ و عربی، فدیہ، ۴۴۰. لہو لکثہ و عربی، ۴۴۱. حدائق بخشش و اردو، ۴۴۲.

۴۶۴. الحباب الکبیر فی علم الحکیم عربی، ۱۵۰. الثوب الارضی

جزء دیگر

عربی، ۱۵۰. الجوهرة فی الفقه العربی، ۴۶۸. رسالة در حکیم فارسی

۴۶۹. ۱۵۲. اسرارها دارد، ۴۷۰. حاشیه قدر الکون عربی، ۱۵۰. اوسانی الفقه عربی

۴۷۲. بعضی العروس دارد، ۴۷۴. الجواهرها مع دارد، ۴۷۴. اسرارها عربی، ۴۷۵

رسالة فی علم الجفر عربی

۴۷۶. حل الساعات فارسی، ۴۷۷. حل ساعاتها مع در علم

جبر و مقابله فارسی، ۴۷۸. رسالة جبر و مقابله فارسی، ۴۷۹. حاشیه فقه العبد علی

۴۸۰. لغویات عربی، ۴۸۱. عهد در فارسی، ۴۸۲

شکست، ارشاد طبیبی، نوکارت، کتب اورشاد طبیبی فارسی، ۴۸۳. رسالة در علم

شکست فارسی، ۴۸۴. تفسیر علم شکست کردی و فارسی، ۴۸۵. عهد در شکست کردی، فارسی

۴۸۶. حاشیه رسالة علم شکست فارسی، ۴۸۷. رسالة در علم نوکارت، دارد

۴۸۸. انتخاب الاشیق فارسی، ۴۸۹. حکام العجم عربی

توقیت، نجوم، حساب

۴۹۰. (درک اوقات دارد، ۴۹۱. نای توقیت

فارسی، ۴۹۲. کشف الغم دارد، ۴۹۳. ازکی البها و فارسی، ۴۹۴. در استخراج من درک وقت

ایضی دارد، ۴۹۵. سرودات و مردود، ۴۹۶. بدیت بول و صفی دارد، ۴۹۷. بسویات

مهم دارد، ۴۹۸. جردان المقوم دارد، ۴۹۹. استقامت الاوقات فارسی، ۵۰۰. تبیین احادیث

دارد، ۵۰۱. در کتب و تبدیلی نام دارد، ۵۰۲. استخراج تقویمات کواکب فارسی، ۵۰۳.

طالع و خورشید برین دارد، ۵۰۴. حاشیه زجہ المنتخب عربی، ۵۰۵. جبر و قیاس فی اثبات الحک

دارد، ۵۰۶. جدول اوقات دارد، ۵۰۷. حاشیه جامع الفوائد عربی، ۵۰۸. حاشیه مدائن النجوم

عربی، ۵۰۹. حاشیه خزائن علم عربی

آپ کی زیادہ تر کتابیں عربی زبان میں ہیں اور ہمارے دور میں ہی ان کی زبان میں کافی شکل
 ۱۰۰ ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ کی کتابوں کے تراجم و تفسیرات شائع کی جائیں تاکہ
 (۱) عام قاریانہ لوگ ان سے مستفید ہو سکیں۔

جامع العلوم عظیم و فہم میں آپ کو جگہ حاصل تھا اس کا احاطہ کرنا
 بہت مشکل ہے۔ لیکن میں آپ نے انگریز و دیگر لوگوں کو کلام
 ۱۰۰ کے قدر اس کی ضرورت کا درجہ دینا چاہا اس میں آپ اس قدر آگے نکل گئے
 سرت سید محمد رضا و جوی پور جی فرشتے ہی جو خود مصنف شمس ہزار آغا ہوتے
 مصنف کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت محسوس کرتے تھے اور رضا

۱۰۰ یعنی میں بھی آپ سے ملنے کے لیے صبر کے عظیم ترین رپاضی دینا کرنا ضروری تھا
 ۱۰۰ بڑے ذہین کی رپاضی کے ایک نئے پائے بلکہ کائناتوں کے سلسلے کے سلسلے میں
 ۱۰۰ ہمارے بانی و سربراہ سید سلیمان اشرف کے کہنے پر ہی میں امام احمد رضا سے ملے تو
 ۱۰۰ نے کوئی کتاب دیکھ کر صرف اُدھر سے مل کر دیا اس پر انگریز و دیگرین نے ہمت ہار دی
 نہ۔ میں سنا کہ خدا کو علم تھا ہی کوئی چیز ہے آغا آگے سے دیکھ لیا۔ ۱۰۰

۱۰۰ سلام کہ رضا نے انہیں اپنی ایک علمی کتاب دکھائی تو انہیں صاحب موصوف اے دیکھ
 ۱۰۰ ان پر گئے اور کہنے لگے۔ میں نے اس علم کو حاصل کرنے کیلئے بار بار غیر ملک کے
 ۱۰۰ کہہ کر یہ باتیں کہیں بھی حاصل نہ ہوئیں۔ میں تو اپنے آپ کو اسی وقت ہر مشکل کتاب
 ۱۰۰ ر اہوں۔ انہیں لیکامت علمی سے مل کر انگریز صاحب موصوف نے امام احمد رضا
 ۱۰۰ سے میں یہ رائے قائم کی کہ صحیح معنوں میں یہ سچی قولی ہرگز کی سچی ہے اور کلام امام
 ۱۰۰ رضا صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کے پیچھے رہی مرکزی مجلس رضا ۱۰۰

۱۰۰ نفس مزاج عام لوگ دس پندرہ طریقوں سے پرکھ کرنا جانتے ہیں لیکن امام احمد رضا
 ۱۰۰ نے شاکر مودنا ظفر قدین بہاری پر پشیل شمس اہدی کا بیج ڈینے کو ۱۱۰۰ طریقوں سے

بزرگ، سکھایا اور وہ خود ۲۲۰۰ طریقوں سے پڑ کر نا جانتے تھے۔
 علم جھوٹا نہیں تو یہ کمال حاصل تھا کہ ہر دینی ملک سے علماء یہ علوم کھینچ کے لے
 آپ کے پاس آیا کرتے تھے۔

آپ کو سندوں کی معرفت اور فن کی جاہل کی شناسخت پراس قدر محدود تھا کہ رات میں
 تہا اور اردن میں سورج دیکھ کر غلطی نہ لایا کرتے تھے۔ اور وقت بالکل صحیح ہوتا ایک
 منٹ کا بھی فرق نہ چڑھتا۔

۱۸۔ اکتوبر ۱۹۱۹ء کو امریکہ کے ایک سائنس دان پرود فیملیٹ کی ایک سونک مینجوری
 اہل پرورد چلے جاتے، اسے انگریزی اخبار ایک پریس میں شائع ہوئی کہ ۱۰ دسمبر ۱۹۱۹ء کو محدود
 مرتبہ مذہب و نزل میں چوں قرآن میں ہوں گے سورج ان پرستوں کے مقابل آجائے
 گا۔ وہ سورج کو اپنی مشترک نوت سے کھینچ لے گا اور ان کی تماشائی ہر جی سورج میں بڑے
 ہمارے کی طرف سورج کو دیکھیں گے سورج کا وہ داغ کرہ ہوا میں تزلزل ڈالے گا جو فغان،
 بجلیاں، ہلکتا بدش اور لرزے ہوں گے۔ اور زمین کی پہنوں میں اپنی اصل حالت پر
 آئے گی اسی دہشت انگ پیش گوئی سے لوگوں میں بے چینی پھیل گئی، جس عہد میں کائنات
 کے پرچم سورج غلطیوں میں بددی نے آپ کی طرف رجوع کیا تو آپ کی طرف سے ایک
 تفصیلی بیان اخذات میں شائع ہوا جس میں آپ نے لاپچھے اور لٹھے بنا کر ثابت کیا کہ لا بکر
 ۱۹۔ کو ان متعدد کاکران نہیں ہوگا۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ۔

۱۰۔ اپنے عمل کے سبب آپ سب سے ذہن دار و بزرگ بھلا میں ہے جو پیش گوئی
 کا خوف دیکھ کر۔ عبرت کی پیش گوئی ایک باطل دہم سے لایا یہ حیثیت نہیں رکھتی اور جب ۱۸
 دسمبر کو ایسا عروج نہایت گہرا تھا تو ساری دنیا نے آپ کے علم خیر کا اعلان کیا اور آپ کی
 شہرت ہندوستان اور عرب ملک کی سرحدوں سے گذر کر آپ اور صریح تک جا پہنچی۔
 (سوانح اخصرت)

اسی طرح نواب دہلوی کے حکیم بیدار ہوئے تو انہوں نے مولانا دہلوی کے
 درپے اٹھتے تھے اس بیداری کا انہیں پچھا آپ نے کیا کیا۔

مگر قصہ یہ کہ تو اسی اور عزم میں رہا اور کچھ نہ ہٹا۔

نواب حکیم کو قصہ سے تو منع کر کے ابو حکیم سمیت دہلوی چھوڑا اور نئی تل چلے گئے۔
 کہ اگر وہاں موت واقع ہوئی تو یہ پیش گوئی غلط ثابت ہو جائے گی لیکن خدا کا کہنا یہ تھا
 کہ اور عزم میں اگر گزار سڑیں گے انہیں تہ کے درپے دہلوی میں ملنے کی خواہش کی اور
 دہلوی میں ہاتھ ہی حکیم کی موت واقع ہو گئی۔

آپ نے طرہ اپنے وصل کی سید بخ وصل سے صرت چار ماہ اس جس روز قبل کہ جہاں
 اس آیت سے لکال۔

و یطاف علیہم باہیۃ من فضۃ واکواب (۱۳۴)

یعنی خدم چاندنی کے کٹار سے اللہ کی سونے انہیں گھیرے ہوئے ہیں۔

اور میں روزہ حاصل فرمایا۔ پچھلے جمعہ کو یہ جہاں آج چار پائی پر جانا ہوا۔ اللہ میں جمعہ
 کی ذراں نمانی کے وقت آپ کا انتقال ہوا۔ دو صا یا شریف۔

دنیا کا انجام کچھ بڑے میں پیش گوئی کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔

”یعنی علوم کے ذریعے ایسا خیال گزرتا ہے کہ شاید ۱۸۴۰ء میں کوئی سلطنت اسلامی بنی

درجہ اور ۱۹۰۰ء میں حضرت امام مہدی علیہ السلام فرمائی۔“ (المختصر ص ۱۰۱)

آپ غصہ اور رنج میں کسی کے پیر کا یہ غصہ نہیں مگر پیر کا یہی تو عین خیریت معلوم ہے،
 یہی وجہ ہے کہ آپ نے حکیم دہلوی کے غم و غم کے غم و غم کی کہ ان میں سے جو قرآن
 سنت سے ثابت ہوئے انہیں قبول کر لیا۔ مگر وہ کونہائی علما انڈین کی دکانوں سے

منقول کر دیا۔

مثلاً قدیم سائنسدان طاکو کمال ماننے والے اسی طرح ان کے نزدیک اہم و افاضیہ ماحول
حقائق تک پہنچنے والے قوی دلائل سے ان کا رویہ کیا۔ اور ان کے قلم کے قلم کار کی آیت
و ملقاہم کل معزقہ۔

تذکرہ اور ہم نے ان کو پارہ پارہ کیا۔

کرو۔ یہ کس شہرت کر دیا ہے

اسی طرح آپ نے ہندو سائنس دانوں کے ناموں اور اہمیت میں پورے کے نظریات
پر بھی قرآنی علوم کی روشنی میں بحث کی ہے اور مشہور کتابیں لکھیں۔

اس کے علاوہ آپ نے مائیں سکریپٹوں میں سائنس پر تحقیق کی بنیادیں سے چند ایک مندرجہ

ذیل ہیں۔

۱۔ پانی میں رنگ ہے یا نہیں؟ ۲۔ پانی کا رنگ سلیہ ہے یا سیاہ؟ ۳۔ مٹی شہر
بڑے پیمانے سے خوب منہ کیوں ہو جاتے ہیں؟ ۴۔ آئینہ میں دھاڑ چڑھانے تو داں سفیدی
کیوں معلوم ہو جاتی ہے؟ ۵۔ پانی میں مسام ہیں یا نہیں؟ ۶۔ آئینہ میں اپنی صحت کے
معاذہ چیزیں پڑنے کے بجائے کس طرح نظر آتی ہیں؟ ۷۔ شاد کی مٹی ۸۔ شام کی جھنڈ
زادوں پر چلتی ہیں؟ ۹۔ تھوڑی سی شہر ۱۰۔ رگھو کی مٹی میں سرحد ہوتی ہیں۔ ۱۱۔ کان کی ہر
چیز پڑے سے متاثر ہے۔

۱۲۔ مائیں کی تقسیم مادہ ہر جملے کے باعث یہ چیزیں عجیب معلوم نہیں ہوتیں

۱۔ سائنس کی تعلیم کے لیے سائنس دان ۱۱۔ سائنس کی تعلیم کے لیے سائنس دان

۱۲۔ سائنس کی تعلیم کے لیے سائنس دان ۱۱۔ سائنس کی تعلیم کے لیے سائنس دان

۱۳۔ سائنس کی تعلیم کے لیے سائنس دان ۱۱۔ سائنس کی تعلیم کے لیے سائنس دان

اسی قدر کٹر دشمن تھے۔ کہ ان پر ہمیشہ ان ٹکٹ لگاتے تھے۔ اور بڑے بچتے تھے کہیں نہ مارا
 و نیم کا سر پہا کر دیا۔ انہوں نے زندگی میں انگریزوں کی کلر کی تقسیم نہیں کی۔ مشہور ہے کہ مولانا
 احمد رضا خان نے کبھی بھی حالات میں عاجزی نہیں دی۔ ایک بار انہیں ایک مقدمہ کے سلسلے
 میں حالات میں طلب کیا گیا۔ انگریزوں نے کرپشن عدالت کے باوجود عاجزی نہ دی اور یہ کہہ کر نہ
 دی کہ میں انگریز کی حکومت ہی کو جب تسلیم نہیں کرتا تو اس کے عدل و انصاف اور عدالت
 کو کیسے تسلیم کروں؟ بچتے ہی کہ انہیں گرفتار کر کے حاضر عدالت کرنے کے احکامات ہماری
 کئے گئے۔ بات اتنی بڑھی کہ معاذ اللہ میں سے گزار کر تو ایک ہتھیار ان کے ہاتھ ہزاروں
 کی تعداد میں ہمارے کھن بالہ کر ان کے سر کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ آخر عدالت کو اپنا
 حکم دہیں لیا پڑا۔ "بہت دردناک" الاغ کرچی ۲۱ مئی ۱۹۰۶ء۔

شوکت صدیقی ہی ایک اور جگہ اس حقیقت کا انہار ان مفذ میں کرتے ہیں۔
 "مولانا احمد رضا نے کبھی انگریزوں کی حکومت سے ہتھیار نہ اٹھانے کی حدیث میں کبھی فتویٰ
 دیا نہ کبھی اس بات کی کسی غیر اختیار کیا۔" (ایضاً) ۲۴ جون ۱۹۰۶ء۔

پاکستان کے ایک مشہور سماجی و سیاسی رہنما آپ کو یوں غرضاً حسین چٹکاتے ہیں۔
 جس وقت ہمارے اس وقت کی بے ایمانیوں سے سلطنت ہمارے باقر سے چھین گئی تھی اس
 وقت میں سب سے اہم کام اس کے سوا اور کیا ہو سکتا تھا کہ امت کے ہمارے کو پارہ
 ہونے سے بچایا جائے۔ ان کے حقائق کو سمجھنے سے غصہ رکھا جائے

اور ہر اس سازش کو کھیل کر رکھ دیا جائے۔ جس

کا مقصد مسلمانوں کے دلوں میں غم و غم و غم سے بھرنا تھا جس کا رشتہ ناک خیر
 اسلامی حقائق کی غم و غم و غم سے نہایت ناسمجہ حالات میں انجام
 دیا۔ اس کا اندازہ مسلمانوں کے غم و غم سے نہایت ناسمجہ حالات میں انجام
 دیا۔ اس کا اندازہ مسلمانوں کے غم و غم سے نہایت ناسمجہ حالات میں انجام

اسوی اصول ہے کہ دنیا میں دوسری قومیں باقی ہیں ایک
دوسری نظریہ مسلمان اور دوسری کافر، کافر کسی بھی نسل، زبان یا خطے سے
 تعلق رکھتا ہے۔ وہ ایک قوم ہے جسے پاک علیٰ اللہ حیدر دلم نے واضح ان دو لوگ احاطہ میں
 فرما دیا ہے کہ

اَلْكَفَرُ نَفْسٌ وَاحِدَةٌ

اسی طرح مسلمان کسی نسل، زبان یا خطے سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ ایک قوم کا فرد ہے۔
 بنی اسرائیل کی بقائے باقی اسی میں سفر ہے کہ وہ صحیح سنی میں اسوی اصول کی
 پابندی کرتا ہے۔ متعدد یہی مسلمانوں کا کہیں میں فحاشی رکھتا اور دوسری قوموں کے ساتھ
 دوستی اور تعاون کرنا ان کے حق میں ہمیشہ زہر قاتل رہا ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں دوسری نظریہ کی تجدید حضرت محمد الف ثانی سرہندی نے
 اس وقت فرمائی جب مہول ظلمین اکبر نے اسلام سے منہ موڑ کر کافروں سے مدد لینے
 استوار کیے۔ پوربندوستان میں اسوی شخص اور انفرادیت کی مقدس وحدت کو سہارا
 کر کے ایک ایسا قومی ہندوستانی مذہب کو اُٹھانے کی ناکام کوشش کی جس میں قوم
 کی بنیاد نظریاتی وحدت کی بجائے جغرافیائی وحدت پر رکھی گئی تھی۔ لیکن جو بھی ہندو
 مسلم اتحاد کا نعرہ دیا کر مہول ظلمین اکبر نے دین الہی کا جغرافیائی بُت مٹا دیا۔ حضرت
 شیخ احمد عہد الف ثانی نے اپنے مقدس ہاتھوں میں تپتار ابراہیمی سے کراس کے
 پہلے لٹا دیے۔

۱۸۵۷ء کی ناکام جنگ آزادی کے بعد جب انگریز ہندوستان پر پورا شرکت نہیں
 قابض ہو سکے تو انہوں نے ایک نیا "جمہوری دین الہی" یا میٹروم کے نام سے پیش
 کیا اور لارڈ بیروم کی کوششوں سے کل انڈیا میٹروم کا قیام بنی جس کے ہیٹ فارم
 سے ایک قومی نظریہ کے سارے ہماری ہندو مسلم اتحاد کے مبنی گانے لگے۔

جماعت غیر مسلموں ہی پر مشتمل برقی ترجمہ کی کرائی بات نہیں تھی۔ غضب اس وقت
 ہوا جب اس میں بعض مسلمانوں کا بھی شامل ہو گئے۔ لا صرف یہ بلکہ مسلمان فلیٹ
 عمار میں لاٹھوس کے ہم زبان ہو کر ایک قومی نظریہ کا راگ الا پنے لگے اور وہاں حضرت
 ہندو لیڈروں کو مسجد میں ہندو رسول پر ہٹا کر امت از وطن است، کا عمل نمود پیش
 کرنے لگے لیکن وہ نہیں سمجھتے تھے کہ جتنے وہ ہندو کے ساتھ نفیس ہیں ہندو اس
 کا ہزاروں حصہ بھی ان کے ساتھ اطمینان نہیں رکھتا۔

ایسے وقت میں مزدورنت تھی کہ پھر کوئی مہم اٹھے اور اس نئے ذاتی الہی،
 کا خاکہ کر دے اس کام کی توثیق اللہ تعالیٰ نے سلام احمدات کو دی جنہوں نے حضرت
 مہد انتہائی کے مسک کی پر دی کرتے ہوئے دو قومی نظریہ کو پھر سے زندہ کر دیا۔
 ویسے تو آپ نے ۱۸۹۱ء کی پٹنہ سنی کانفرنس میں مثبت اسلوب کی توجہ اس طرف
 ہندول کرائی تھی لیکن ۱۹۲۲ء میں جب کہ ایک قومی نظریہ کے کارپردازوں نے بہت
 سے مسلمان رہنماؤں اور عمار کو شبہ میں تار پنا تھا اور گاندھی کی ترک موالات کی
 ہندوئی مسلمانوں کے کہ حوں پر رو کر چھوڑے گئے مسلمان گاندھی کے شاگردوں پر اپنی
 حمایتیں از چہ بڑھاواں اور اپنے قریبی اور دور کی گراہیں واپس کر رہے تھے یا انہیں ایسا
 کرنے پر مجبور کیا جا رہا تھا تو ایسے کرنے اور ناک وقت میں امام احمد رضا نے اچھے
 التوفیق فکر کرنا تھا وہ دو قومی نظریہ پیش کیا اور امت اسلامیہ کی بر وقت رہنمائی کی اور شا
 کی حیدر پور سے انہیں ملواری کیا۔ اللہ الرحمن کی ہدایت کے پیش نظر رئیس امام جعفری
 نے اسے جامع اپنی کتاب "اور الگ گشتہ" میں شامل کر لیا ہے۔

انجمن حمایت اسلام اور کے جرنل بیکری عمارت اہل کے طور سے اسلام کے لیے کھڑے
 کے سائنس کے دوسرے عالم علی احمد فہر سے مولوی حیدر علی سلیمین پیلہ مشرک میراثی
 کوئی فہر نے ترکیب حیات سے تعلق کے سوا امت امام احمد رضا سے پوچھا اور یہی

روحیت باطنی کو قوت بخشنے کے شرک ہے ۔

امام احمد رضا نے تحریک ملک و ملت کا قرآن و سنت کی روشنی میں تفصیل دیا ہے اور اس کی پیروی اور رسانی حالت کا تذکرہ کرتے ہوئے انہیں ہندوؤں کی شکایت سے جو وہ کہہ کر اس تحریک کو مذمت کرتے ہیں ان کی کینہ شکنی کے ذریعہ ہاک ہندو مسلمانوں کو اپنے مقاصد تک پہنچانے کے لئے جو حق سے محروم ہیں ان کے تفسیر اور اسے تباہ کرنے پر تعلق ہے لیکن خود ان کے تفسیر اور اسے اسی طرح برکری کا ذرا سے چل رہا ہے جسے جو کہ مسلمانوں کو سیاسی و معاشی اور مذہبی لحاظ سے سرکھڑا کر دیتا ہے جسے امام احمد رضا نے ہندو مسلمانوں کے علمبرداروں اور گاندھی کی تحریک ملک و ملت کے علمبرداروں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا : اگر سب مسلمان زنجیردار ہوں، تھک رہے ہوں، لوگوں کا تمام حقوق یکسر ہٹ دیں تو کیا قہار سے بڑی بیخودہ جہاد ہو سکتی ہے؟ اور تباہی طرح زور سے نکلے جو کہ ہماری گمراہی ہے؟ ایسا ہو کر نہیں۔ زنجیردار ہونا درجہ اولیٰ کے لئے اس سے بڑا کڑا آپ نہیں بلکہ ہمیں پچھو تو مولود احمد کو کہ ایک مسلمان نے ترک کی جو کہ اور وہاں سے بھاگنے لے کر کسی جہت زیدی جہاد پر ہو کر پہاڑی پہنچتا ہے یا اس سے بھی کم ہے اگر نہیں دیکھا کہ کتنے لوگوں کو یہاں پر خواب تھا کہ کچھ کر دیکھو جو منافقانہ تھا۔ دارالانگم گزشتہ صفحہ ۲۹

امام احمد رضا نے ہندو دہلیت کا تاریخی تجزیہ کیا وہ دنیا پر کچھ نہیں شکیں سے روتی کہ وہ ہم ہمارا ہے۔ ان کا اپنی کتنا جھپٹا اور خوشگ ہے۔ چنانچہ ایک جگہ فرماتے ہیں۔

”کہا ہم سے وہ دین پروردہ ہے، کہا ترابی ملکہ پان کے سخت نکالنا ضروری ہے جس کے لئے کہہ دیا کہ وہ اور کہاں کہاں کے چپک و برنگ نکالنا جو اچھے تارہ ہیں۔ وہوں سے جو ہو گئے۔ بے لگہ مسلمان نہایت سختی سے ذرا سے گئے ملے کا جس کا نکل کر جو نے آپ کو ملے پاک سمجھیں، چاہیں قرآن کریم کے پاک ارادان چھاڑے اور جوئے اور دینی ہی وہ بانیں جو کام لئے لیجئے کو آئے (الجزء الرابع)،

اور انہیں مسلمانوں سے درد بھری چہلی کی کر۔

تبدیل احکام اور منہاج اسلام الشیطان سے اخذ اثناء مشرکین سے تھا، تو رزق
مردن کا ساتھ چھوڑ دو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پاک تیسرا سایہ میں سے ۔
دنیا نہ ملے، نہ ملے دین تو ان کے صدمے میں ملے ۔ یا ایہذا الذیت امیراۃ محمد
فی المسلمین دلائل استبوا خطوات الشیطانیۃ انہ مکرمہ عابد حبیبہ ۔ ان
تحریم ترک مملکت گاندھی کی ایسی زور دار آندھی تھی کہ تمام لیڈر اور قوم پرست
ظلم و تشویش کی طرح اُس سے چلے جا رہے تھے ۔ یہی وجہ ہے کہ جب الجزیرہ الزمرہ فیض
بولی تو امام احمد رضا کی بڑی مخالفت ہوئی ۔ ان کے دو قریبی نظریے کا مذاق اڑایا گیا
اور ان پر طرہ طرہ کے الزامات لگائے گئے ۔ لیکن جب یہ آندھی تھی اور میٹروں کی
جوتل سے شعلہ لگی اور انگلیوں کے جن نکل کر مسلمانوں کے در پہ برسے اور مسلمانوں کو
ہندو بننے یا کم از کم غرضی ہندو بنا کر نہ لے کر ختم نہ کر سکیں جو غیر تو انھیں کہیں
اور بہت سے رہنماؤں نے امام احمد رضا کے مخالف کرسمس کر دیے
تحریم کے سرکردہ رہنما مولانا عبد الباقی فرنگی علی نے باقاعدہ توبہ نامہ
انجاء ہجوم میں شائع کر دیا ۔ مولانا محمد علی جوہر امام احمد رضا کے خلیفہ سید نسیم الدین
مراۃ آبادی کے سبھانے پر ہندو مسلم اتحاد کی دعوت سے دستبردار ہو کر تائب ہو گئے
اور سید نسیم الدین سے ایک خطبات میں وعدہ کیا : اگر زندہ رہا تو اس کی کمان کی کوشش
نہیں کروں گا ۔ انحریم اتحادی ہند اور اسوۃ عظمیٰ پر وزیر محمد مسعود احمد مشہور
اُردو ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے جو خود انحریم ترک مملکت میں شامل تھے ۔ ان
ناخوشی حقیقت کا اعتراف کیا ۔

مولانا عبد الباقی نے توبہ کر لی تو امام احمد رضا نے ان کے مدد میں کسی کتبۃ العدلی الاولیٰ کے نام
پہنچنے کا حکم دیا ۔ بیت ص ۳۲۳ داخل ص ۳۲۳ از خدام مسیحیہ الدین نہیں

شاہ محمد رفیع نے مخالف کو جان لیا تھا میں خود تحریک ترک ملاوت میں شامل
 نہ آتا جب میں دیکھتا ہوں تو تمام واقعات میری آنکھوں کے سامنے آجاتے
 یہ اس وقت ایک ہی نگاہ و درجین حق جو باقی حق کو مسلمانوں کا تصادم انگریزوں کی
 ۷۲ ہندوؤں سے ہو گا اور ان کا موقف درست ثابت ہوا بہت روزہ افق
 عالمی ۱۵۱۱ فروری ۱۹۰۷ء

دکتر روس محمد مجتبیٰ علی خاں نے ترک ہوتے پہلے جو بند علم تھا کہ جو ملت پہلی ۶
 جن سے بے خبری پر جن تھا، ملت مخالفت فرماں، یہ وہ زمانہ تھا جس تک کہ ملاوت
 کے خلاف آواز اٹھانا خود کو انگریز حاکموں کا حمایتی بن کر جانے کے مترادف تھا مگر
 فاضل بریلوی نے اظہارِ حق میں طاقت کرنے والوں کی طاقت کی پرواہ نہ کی اور
 فیہا دشمنان کے ساتھ اپنے جیسے صادر فرمائے اور باقیہ خیر فرمایا تھا یہ ثابت ہوا
 جب طوفان جن جن ختم ہوا اور آنکھیں کھلیں تو وہی پھر ہوا جس کو کل تک جبراً کہا گیا
 تھا۔ قائد اعظم اور ملار اقبال جیسے مفکرین درہنہ ابتداء میں ایک قومی نظریہ کے
 حامی تھے مگر بعد میں اچانک اپنا رخ موڑتے ہیں اور ایک قومی نظریہ کی مخالفت
 پھر سب سے بڑا دو قومی نظریہ کی پوری پوری حمایت فرماتے ہیں۔ دو قومی نظریہ کی
 بنیاد ہندو مسلم عدم اعتماد و عدم ملاوت پر تھی۔ یہ وہی نظریہ ہے جس کی مخالفت
 کے لئے حضرت مجدد ملت و ملت و ملت فاضل بریلوی رحمہ اللہ نے اپنے
 دھڑکیں وقت کر دی تھیں (انوار رضا ص ۱۵۷) :

۱۔ اور کے ایل گوا اپنی کتاب 'جبر و آوازیں' میں لکھتے ہیں۔
 دو قومی نظریہ سب سے بڑے بحث مباحثے پرستے ہیں۔ آل انڈیا مسلم لیگ با
 آل انڈیا مسلم کانفرنس یا دیگر بنیاد جاسو جی کی تخلیق نہیں تھا۔ یہ بات سب کو معلوم ہے
 صحیح مسلم بنیاد تھے اور نہ ملار اقبال۔ — دو قومی نظریہ ۱۹۱۰ء میں ایک

مشہور اور مسلم نظریہ ہی چکا تھا۔ اس وقت جان صاحب کا ٹکڑی کے رہنما اور اقبال
سردہ جی فائیڈو ہندو مسلم اتحاد کے سیرتے رہے۔ محمد آذی مٹا
اور تدریک اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ سلسلہ میں ایک ہی نگاہ دور
میں جس نے مستقبل میں جھانک لیا تھا۔ ایک بوجھ جو ہم نے اجماع المذاہب
اور متعدد دور سہی کتا جس کے کج جو ہم کی تھا جسے فیصلہ طار نے کسی مسلم
ذکیا۔ اور وہ تھا۔ اس صدی کا جہد۔ احمد رضا خاں

اس سال بعد سلسلہ میں علامہ اقبال نے اسی نظریہ کو سائنٹیفک انداز میں
مسلم لیگ کے اجلاس الر آباد میں پیش کیا۔ دراصل میا کہ پیچھے اشارہ کی جا رہی تھی
الحوئے المومنینہ لکھوانے میں بھی علامہ اقبال کا بڑا ہاتھ تھا۔ اس وقت آپ انجمن
حایت اسلام لاہور کے جنرل سیکرٹری اور سہ ماہیہ کالج کے معاملات کے
براہ راست ذمہ دار تھے۔ اور آپ ہی کے مشورے پر پروفیسر حاکم علی سنہ
امام احمد رضا سے رابطہ قائم کیا تھا۔ علامہ اقبال خود بھی تحریک ترک مراثی کے
حق میں نہیں تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ترک مراثی کے حامیوں نے آپ کی
شہرت سے بہاؤ فائدہ اٹھاتے ہوئے اخبارات میں شائع کرایا کہ وہ ہمارے مخالف
ہیں۔ تو آپ نے فوراً تردید کی۔ چنانچہ خلیفہ نیاز الدین خاں کے نام ایک خط
لکھتے ہیں: جو کچھ اخباروں میں لکھا گیا ہے۔ بالکل غلط ہے۔ میرے ساتھ ہر
کون گنہگار اس بارے میں نہیں جوتی۔ انتہات کی رو سے یہ بات غلط ہے
اس خیال سے کہ مل گزرتا ہے اس بیان سے رگدھوکہ نہ کی فین۔ میں نے ایک
آئینہ سیکرٹری کو دے دیا ہے۔ کہ یہ بات صحیح نہیں ہے۔ جو اخبارات میں
شائع ہوتی ہے۔ (مکاتیب اقبال ص ۲۵)

انجمن حایت اسلام کے ایثار پر لکھے گئے۔ فتویٰ الحوائج اور امام احمد

کی دلچسپیوں کا مطالعہ اقبال نے کیا اور ان سے متاثر ہوئے۔ مشہور محقق ڈاکٹر محمد سعید احمد لکھتے ہیں :

پاک دہندہ کے عظیم مفکر اور شاعر اقبال نے جو پہلے ایک قوی نظریہ کے مؤید تھے اور بعد میں اس کے سخت مخالف ہو گئے تھے۔ بکتوبات حضرت مجدد مکیؒ اور فاضل بریلوی کے نقادوں رضویہ کا علمی مطالعہ فرمایا تھا۔ اس نے ان کو غالب ہے کہ مطالعہ کے آثار و خیالات میں ان دونوں مابین نے ایک انقلاب پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ فاضل بریلوی اور ترک موالات ص ۱۴

تحریک پاکستان امام احمد رضا نے صرف دو قوی نظریہ ہی پیش نہیں کیا بلکہ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جماعت رضائے مصطفیٰ میں کانٹہ لگا کر، الحزب المؤمنہ کی اشاعت کے تقریباً ایک سال بعد نرسٹائز کو آپ کا انتقال ہو گیا۔ تو آپ کے صاحبزادے حمزہ الاسلام شاہ حامد رضا خان کی سربراہی میں جماعت رضائے مصطفیٰ نے ان کے من کو آگے بڑھایا اور مسلمانوں کو ایک پیٹ نام پر جمع کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں ہندوؤں کی مکاروں سے بھی آگاہ کیا۔

در پنج مسئلہ میں جماعت رضائے مصطفیٰ نے جمعیت اشرفیہ اور نجمیہ انصار الاسلام کے قیام سے مراد آباد میں کل ہندو سن کانفرنس جانی ۱۹۶۷ء سے ۱۹۶۸ء تک جاری رہی۔ اس اجلاس میں چھوٹی چھوٹی تنظیموں کو قیام کو کے الجمعية العالمية للصومکزیہ۔ یعنی آل انڈیا سن کانفرنس کے نام سے ایک ملک گیر تنظیم قائم کی۔ جو دو ہی دنوں پر مشتمل تھی۔ ایک ایران حاکم جے جمہوریت اسلامیہ مرکزیہ اور دوسرے ایران ملاد۔۔۔ جسے جمہوریت عزیز کا نام دیا گیا۔ حضرت امیر ملت پیر جماعت علی قدس علی پوری کو اس کا صدر اور صدر الفاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی کو اس کا ناظم اعلیٰ منتخب کیا گیا۔

اسی اجلاس میں مولانا ماسٹر رضا خاں نے ہندو مسلم اتحاد کی بجائے مسلمانوں کے
 آپس میں اتحاد کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرمایا :

”بے شک دو گھوڑوں کو ایک گھاڑی میں جوڑ کر زیادہ وزن کھینچا جاسکتا ہے لیکن
 کبھی اور بھیڑیے کو ایک جگہ جمع کر کے کوئی ٹانڈہ نہیں اٹھایا جاسکتا“ : خطبات
 آل انڈیا سنی کانفرنس ص ۱۵۹

آپ نے اسی موقع پر مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ ہندو اور ہندو پرستوں
 سے پرہیز کریں اور اپنے امور ان کے ہاتھ میں نہ دیں (ایضاً ص ۱۶۲) :

جہاں تک تقسیم ہند کے تصور کا تعلق ہے دیکھتے تو اسے مختلف اوقات میں
 مختلف افراد نے پیش کیا۔ شفا ۱۹۱۵ء میں جو جدی رحمت علی ۱۹۱۷ء میں عبد الباق
 غیری اور عبدالستار غیری نے، ۱۹۱۳ء میں سردار محمد علی خاں نے، ۱۹۱۴ء میں مشہور
 ہندو باسما لیدر لالہ لچمت رائے نے، تقسیم ہند کی تجویز پیش کی — لیکن
 آل انڈیا سنی کانفرنس کے مولانا عبدالقدیر بدایونی نے تقسیم ہند کی جو تجویز پیش کی، وہ
 سب سے منضبط اور مکمل ہے۔ آپ کی یہ تجویز سب سے پہلے ہندوؤں کے اخبار
 ذوالفقارین کے شمارے مارچ اپریل ۱۹۲۰ء میں منظر عام پر آئی بعد میں ایک سال
 کی مسرت میں ۱۹۲۵ء میں نقی پریس ہائیڈ میں چھپ کر شائع ہوئی پھر ۱۹۲۵ء میں
 مسلم ریویو، علی گڑھ پریس سے دوبارہ چھپ کر شائع ہوئی۔ رسالہ کا عنوان ہے :
 ہندو مسلم اتحاد پر مکمل خط — گاندھی کے نام“

مولانا عبدالقدیر بدایونی نے جو تجویز پیش کی اس کا خلاصہ یہ ہے :

۱۔ ہندوستان کی تقسیم از سر نو قرینیت کی بنا پر اس طرح کی جائے کہ برقوم کے
 لئے بڑے سے بڑا حصہ اس کی آبادی کا طیغہ کر دیا جائے۔ اور یہ حصہ اس قوم کا
 ملکہ اثر قرار دیا جائے مثلاً مسلمانوں کے لئے حسب ذیل تین صوبہ جات بنائے

جانتے ہیں۔

۱۔ صوبہ سرحد کی اور مغربی پنجاب کے دس اضلاع راولپنڈی، ایک
جہلم، گجرات، شاہ پور، میان وال، جنگ، مظفر گڑھ، ڈیرہ غازی خان، ملتان
کیلکٹ کے صوبہ بنادیا جائے۔

۲۔ بنگال میں جو کہ رنک پور، تاج پور، بیسوا، ندیا، سندھ پور، اشاک
ماجھاسی، پٹنہ، مین سنگھ، باترگنج، زاکمال، پٹانا، چٹاگانگ کے اضلاع کا دوا
لا صوبہ بنایا جائے۔

۳۔ سندھ کو بمبئی پرنسپلٹی سے جدا کر کے تیسرا صوبہ بنادیا جائے۔

۴۔ یہ بات اصولی طے کر دی جائے کہ اس تقسیم کے بعد ہر صوبہ ملک کا
قلم و دست اس کی کثیر التعداد مایا کے مندرجہ کے طے کی جائے گا۔

۵۔ قلیل التعداد قوم کی حفاظت اور ادائے مراسم مذہبی و حقوق طاعت و غیر
کے لئے قراہہ مرتب کئے جائیں۔

۶۔ تبادلہ آبادی کے لئے سہولتیں بہم پہنچائی جائیں تاکہ قلیل التعداد اقوام
کے افراد کو کسی وجہ سے ترک وطن کر کے خود اپنی قوم کے علاقہ اثر میں جانا چاہئیں
وہ بہتر زیادہ نقصان کے تبدیلی سکنت کر سکیں۔

۷۔ کیسی مجوزہ کا فیصلہ قومی مساجد کی صورت میں ترتیب دیا جائے، اور
گورنمنٹ کے سامنے بعد کی مطالبہ کے لئے عمل درآمد کیلئے پیش کیا جائے۔

الحمد للہ بالتجربہ: ہندو مسلم اتحاد پر کھل خط کا مذہبی کے نام: مطبوعہ مسلم یونیورسٹی
ملی گڑھ ص ۵ تا ص ۵، بکوالہ تحریک آزادی ہند اور اسوا داتہ ظلم از پرنسپل مسٹر
ص ۱۵۲ تا ص ۱۵۲

ہم دیکھتے ہیں کہ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو تقسیم ہند ہولی تو پاکستان اور بھارت کی

کی حدود کو ہمیشہ اسی تجویز کے مطابق تھیں۔ لیکن بدقسمتی سے مولانا عبد القدیر بدایونی نے انگریزوں کے تحفظ اور مستقل آبادی کے بارے میں جو سہار دیا وہی تھیں۔ ان پر عمل نہ ہو سکا۔

پھر جب ملازما قبائل نے مسلم لیگ کے اجلاس آنکھ آباد میں تقسیم ہند کا تصور پیش کیا تو آل انڈیا مسلم لیگ نے اس کی بھرپور تائید کی۔ حالانکہ قبیلہ جوہڑی خیلو لاریں خود آزاد مسلم لیگ کے اجلاس میں بھی بے رخی اور تعلق کی کینیت پائی جاتی تھی۔ لیکن اس میں مولانا احمد رضا کے صاحبزادے اور آل انڈیا مسلم لیگ کے کونفرنس کے مرکزی رہنما مولانا حامد رضا نے بریلوی نے اپنے اعلان خصوصی سے ذریعے اپنے لاکھوں حتمی ہندوؤں، سرحدوں اور شاگردوں کو حمایت کی کہ وہ آل انڈیا کانگریس اور اس کے ہندو عناصر سے دیرینہ کی سیاسی پارٹی جمیت العلماء ہند کے متعلق میں آل انڈیا مسلم لیگ کا ساتھ دیں اور سر محمد علی جناح کی قیادت میں ملت اسلامیہ کے قومی موقف کو کامیاب بنائیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی صلی اللہ علیہ وسلم رحمہ اللہ (۱)

قادر پاکستان کی تجویز سے پہلے ۱۹۴۹ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے ذوالی کارکن اور پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے صدر مولانا عبد الستار خان نیازی نے قائد اعظم کی خدمت میں شکایت پاکستان کی تجویز پیش کی۔ قائد اعظم بہت خوش ہوئے اور اس کے بعض اہم نکات کو تسلیم کر لیا اور اس تجویز کو مسلم لیگ کی مسئلہ کمیٹی کے سپرد کرنے کا وعدہ فرمایا۔

(آثار جہاد از پروفیسر منظور الحق صدیقی ص ۱۱۴ بحوالہ خطبات)

۱۔ خطبات سنی کانفرنس، جلسہ آٹھواں، علیہ مولانا پیرا
۲۔ مشاعرہ، علیہ مولانا پیرا

۱۲ مارچ ۱۹۷۲ء کو مسلم لیگ کے اجلاس لاہور میں قرارداد پاکستان پیش کرنی
 پہلے انڈیائیسن کانفرنس کی طرف سے مولانا عبدالحامد جالونی نے اس کی تائید فرمائی
 اور پھر ہرگز پر مسلم لیگ کا ساتھ دیا۔ مثلاً کانفرنس کے موقع پر آل انڈیائیسن کانفرنس
 کے مقتدر رہنما اور امام احمد رضا کے صاحبزادے مفتی اعظم شاہ مصطفیٰ رانا خاص نے
 جالونی نے ہند کے نام مسلم لیگ کی حمایت میں تار بھیجا۔ جن کا معنون ۱۵ جولائی ۱۹۷۲ء
 کے روزنامہ انجام دہلی میں شائع ہوا (خطبات ص ۱۵۲) اور قائد اعظم نے مفتی اعظم
 کو اس پر صلہ اقبال کا شکریہ ادا کیا (قائد اعظم کے ۱۱ ستمبر ۱۹۷۲ء)
 ۱۹۷۲ء مارچ ۳۰ء کو بارہ سہ ماہی آل انڈیائیسن کانفرنس کا کارکنی اجلاس ہوا
 جس میں پانچ سو مشائخ عظام سات ہزار علمائے کرام اور دو لاکھ سے زائد مکتوبوں
 نے شرکت کی۔ اس کانفرنس میں مطالبہ پاکستان کی پرزور تائید و حمایت کی گئی۔
 کانفرنس کے بعد علماء و مشائخ نے آل انڈیائیسن کانفرنس کے فیصلے کے مطابق طوفان
 اور سے گئے اور پاکستان کا پیغام گھر گھر پہنچا دیا۔

(انچھ ماہ کی تقریریں)

لکھ آل انڈیائیسن کانفرنس کے زمانہ ہندو مسلم اتحاد کا علم مراد آبادی (جاری شدہ ۱۹۹۱ء) کے
 حالات اور قومی نظریہ اور تعمیر ہند کی کامیابی سے جوڑے ہوئے ہیں۔ ذیل میں مسدود کا نقل
 یہ فیملی بدین (ضیاء امام احمد رضا) کے معنون کا صرف ایک اقتباس پیش کرتے ہیں:

”جب وہ (مسلمان) کہتے ہیں کہ ہمیں اتنا قراطینان دلا دو کہ ہمارا مستقبل
 طرات سے ایمن رہے گا۔ تو اس پر ہندو قوم گڑ جاتی ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کو
 امنی کرنے پر آمادہ نہیں ہوتی اور مناسبت کی کوئی صورت نہیں بنتی۔ جلسیں
 آتی ہیں اور کام دیتی ہیں کانفرنسیں ہوتی ہیں اور نتیجہ نہیں نکلتا تو اب وہ
 عوام اشتداد میں کامیابی کی صورت میں بھی نام و نشان نہیں ہے۔ کہاں بتا ہے ابھی

کی ۳۲۰ ہزار سولہ سو ایک اس اتحاد کا شاہ ۱۰ اس اتحاد کا ثبوت بن سکتی ہے۔ اس اتحاد کے لئے جس معنی میں کہ ہندو جب چاہیں مسلمانوں کو قتل کر لیا کریں اور مسلمان یہ کہہ کریں کہ ہم اس اتحاد کی وجہ سے زبانیں بھی نہیں بول سکتے۔ چاہے مار دیاجن بہاؤ۔ دوستی کا دم بھرا ہے تو انہی بھی نہ کریں جسے مگر اس جگہ کے مسئلے میں ایک سبق خوب ۵۰ جس سے نامہ اخایا جانے لڑوہ عتدہ آسانی حل ہو سکتا ہے۔ جس کی تباہی میں ملک کے بڑے بڑے مسلم اصحاب رہائے عاجز رہے۔ وہ یہ کہ بھٹی کے ہندو کشش کر رہے ہیں کہ اپنی دکانیں مسلمانوں سے بنا کر ہندو ملکوں میں لے جائیں۔ ہندوؤں کے یہ افضل یہ تجویز یہ طرز عمل اتحاد کے ذرا بھی نال نہیں۔ لیکن مسلمان یہاں کریں۔ تو اتحاد کے دشمن قرار دینے جائیں۔ یہ کھلنا انصافی ہے۔ جب ہندو اپنی خلافت اسی میں سمجھتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے ملکوں سے علیحدہ ہو جائیں۔ اور اپنے حدود طبعہ کر لیں تو مسلمانوں کو یقیناً ان کے ملکوں میں جانے اور ان کے ساتھ کاروبار کرنے سے احتیاط رکھنا چاہیے۔ دوزل اپنے اپنے حدود جدا گانہ قرار دیں اور اسی نکتہ کو ملحوظ رکھ کر سیاسی مباحثہ کر لیں۔ یعنی ہندوستان میں کسکی قسم ہے ہندو مسلم ملتے جدا جدا بنالیں۔ تاکہ باہمی تضادم کا اندیشہ اور خطرہ جتن نہ رہے۔ ہر علاقہ میں اسی علاقہ والوں کی حکومت ہو۔ مسلم علاقہ میں مسلمانوں کی اور ہندو علاقہ میں ہندوؤں کی اب نہ ملحوظ دجاگانہ انتخاب کی بخشیں درپیش ہوں گی نہ کہ مصلحتوں میں نشستوں کی مداخلت کا کرنی نہ تو قدر رہے گا۔

دہلی نامہ سواد اعظم مراد آباد جلد نمبر شمارہ نمبر ۱۳۵۰ شوال ۱۳۵۰
۱۹۴۳ء کو آل انڈیا سنی کانفرنس کے ناظم اعلیٰ مولانا فیروز الحسنی نے
کی طرف سے راجپوت کے مشہور ماخباہ دہلیہ سکندری میں آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ

پہلی ذمہ داری شائع ہوا۔

آل انڈیا سنی کانفرنس کے حضور ارکان کی ایک جمعیت وزارتی مشن کی تجاویز اور اسٹرائٹس اور گائڈ رینجنگ کی تقریروں پر غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ ان تجاویز میں نہ مسلمانوں کے حضرات کا کوئی شافی علاج ہے نہ اس آزادی میں ان کے لئے کوئی تہذیبی نظر آتی ہے۔ لہذا ہماری تسلی بغیر پاکستان کے نہیں ہو سکتی پاکستان کے تسلی سے اعتراف کرنا وہ دور یا ستروں پر مشتمل ہو گا۔ اور ان کے درمیان صدا میل کا قائل ہو گا اس صورت میں ایک پاکستانی ریاست دوسری پاکستانی ریاست سے قطعات قائم رکھنے اور نامہ رہا نام جاری رکھنے میں درمیانی غیر حکومت کی مداخلت اور حسن سلوک کی محتاج ہو گی۔ اس اعتراف نے ہمیں یہ بتایا کہ ہم اپنے مطالبہ پاکستان میں اتنا اضافہ اور کریں کہ ان دونوں ریاستوں کے مابین مداخلت قائم کرنے کے لئے ہندو ضرورت رقبہ ہیں اور ملنا چاہیئے۔ — سنی کانفرنس ہرگز پاکستان سے دست بردار نہ ہو گی۔ اگر باغرض مشرجہ مطالبہ پاکستان سے دست بردار ہو جی جائیگی کہ جس سنی کانفرنس اس میں ان کی مداخلت نہ کرے گی اور اپنا مطالبہ پاکستان ضرور حاصل کرے گی۔ مسلمانوں کو یہ حق مل کر رہے گا۔ وزارتی مشن نے یہ صاف نہیں کیا کہ ہندو گروپ کے حضرات میں مسلمان اقلیت کے جان و مالی عزت آبرو دین مذہب زبان تہذیب کی حفاظت کا کرن خاص ہو گا۔

التمہہ تحریک پاکستان کے ہر مؤثر پر آل انڈیا سنی کانفرنس نے آل انڈیا مسلم

لیگ کا ساتھ دیا اور اندرونی دہریوں تک معاہدہ پاکستان کی حقیقت کا روپ
 دہانے کے لئے اچھی چوٹی کا زور لگایا۔ دہریہ سکندری راہپور، مارچون شکرہ کی
 اشاعت میں اس حقیقت کا اعتراف ان الفاظ میں کیا گیا۔

”یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ صرف دنیا نے ہندوستان بلکہ ایران
 تک بھی جو زبردست اثر و سرخ اسلامی ریاست و مطالبہ پاکستان کو حاصل ہے
 انہیں علماء و مشائخ اہل سنت کی سماجی جمیلہ کار جو بن سنت ہے۔ جن کا دوسرا
 نام جہوریت اسلامیہ کی کانفرنس ہے۔“

باتخود وہ ان بھی آیا جب امام احمد رضا کے پیش کردہ قومی نظریہ کو عمل بابر
 پرنایا گیا اور آئی ایس ای کا فرنس اوسال انڈیا مسلم لیگ کی مشترکہ سماجی سے پاکستان
 بن گیا

تو ایک پاکستان میں امام احمد رضا اور ان کے ترمیمی کی سماجی کاتہ کرہ کرتے ہوئے
 شہر رحمانی میں عبد الرشید اپنی انگریزی تحریف اسلام انڈیا پاکستان سب کث
 فٹ میں لکھتے ہیں،

”When the Pakistan Resolution
 was passed in 1940, the efforts of
 Hazrat Barclvi bore fruit and all
 his adherents and followers, including
 Ulama and Spiritual Leaders, rose as
 one man to support the Pakistan
 Government. Thus, the contribution of
 Hazrat Barclvi towards Pakistan is not
 less than that of Allama Iqbal and
 Qaid-i-Azam“.

Islam in Indo-Pakistan subcontinent
 Page, 67

کودت کر دیا۔ ۱۹۰۲ء کے آئین کے تحت علامہ عبدالحق صاحب آذربائی (ابن سعد) نے بطریقہ احمد علی
 اعلیٰ لکھنؤ نام احمد رضا کے مسلمان کی طرف کی، جب سرزائون کو اقلیت قرار دینے کا مرحلہ
 پیش ہوا تو اسی سبیل کے اندر دوبارہ قائم رہیں کے مسئلے کی بحث ایک دوسرے پر ہوئی۔
 سرزائون کے مولانا محمد اسماعیل نے آزادی کی تحریک کو اس وجہ سے نام اقلیت کے معنی
 آزادی میں کو حرام کا خیال نہ دیا تھا کہ اپنے حق میں پیش کی۔ قرآن احمد رضا کے جمہوری کا مطلب
 ہے سب کے سب ایک دوسرے کے برابر۔ انا۔ اللہ اعلم المستقیم اور مسلمانوں میں منظر عام پر
 آئے اور پاکستان کے حرام نہ تھی، سب کے سب ایک دوسرے کے برابر۔ یہ مسئلہ آئین میں حل کر دیا
 گیا تھا۔ جب سب کے سب کے معاملے میں احمد رضا کی تحریک پر مستند طور پر پانچ افراد کو
 کار قرار دیا تھا۔ جن میں سب سے پہلا سرزائون احمد قادیانی کا تھا۔

مقتدہ حزب اختلاف کی پارٹی۔ یعنی پارٹی کے سیکرٹری جنرل مولانا احمد نورانی راہیں
 شہید عبدالحق صاحب لکھنؤ نام احمد رضا کے تھے، سب میں نام احمد رضا اور علامہ رحیم کا
 مسئلہ پر انالیصلہ پیش کیا اور اراکین اسمبلی نے اس پر ایک کٹے بستے سرزائون کو اقلیت
 قرار دے دیا۔

ہم نظریہ پاکستان اور تحریک پاکستان میں احمد رضا کے جمہوری کا ناموں کے اس نام
 کو تحریک پاکستان کے سرگرم ہدایت اور نام برہمنی محمد طبع دم شاکہ بن اخلاق کے ساتھ ملے
 کرتے ہیں کہ۔

”اعظمیٰ نے قس سہ نے جس یونٹ اور استقلال سے وہ دعویٰ میں دین کی مافست کا
 متکس فریضہ سرانجام دیا جو۔ دن وقت گزرتا تھا۔ اس کا اعتراف امت کے تمام
 طبقوں کو ہوتا تھا۔“ دوزخ کے واسطے وقت لاہور، جون ۱۹۴۷ء

کون ہی قوم سیاسی اعتبار سے اس وقت تک معبوط نہیں
 برکتی جب تک اس کی معاشی حالت معبوط نہ ہو۔ اس
معاشی پروگرام

پتے امام احمد رضا نے بقت اسلام کہ سیاسی تحریکات قرام کرنے کے ساتھ ساتھ اہل بیت علیہ السلام
بہان میں ہیں رہنا اصول فراہم گئے۔

۱۱۔ مسلمانوں کی کتاب تہذیب و تمدن و اصلاح و تہذیب سے شائع ہوئی جس
میں مسلمانوں کی اقتصادی ذہنوں میں کدو رکھنے کے لئے ذیل چار نکاتی نادر و نایاب پیش
کیا گیا۔

۱۔ ان اس کے علاوہ جن میں حکومت دہل انڈیا ہے مسلمان اپنے معاملات باہم فیصل
کریں۔ تاکہ مقررہ پانزی میں جو کہ دوڑوں و دوپہ فروش برہے ہیں پس انڈیا برسیں
۲۔ یہی نکتہ و نکتہ جس میں اور جدید آباد کن کے تو حکم مسلمان اپنے جہانوں کے لئے
بنک کھولیں۔

۳۔ مسلمان اپنی گرم کے سوا کسی سے کچھ نہ خریدیں۔
۴۔ علم دین کی ترویج و اشاعت کریں۔

ان نکات پر تبصرہ کرتے ہوئے کاتب و کاتبین نے کہیں کہیں پر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر
ہیں کہ ۱۰۔ جدید اقتصادی تحریکات کی ابتداء ۱۹۱۲ء کے بعد سے ہوئی اور یہ بات کس قدر حیرت انگیز
ہے کہ مقررہ مرد و عورتوں نے ان جدید اقتصادی تقاضوں کی جھلک مسلمانوں میں دیکھا ہی تھی۔
اگر ۱۹۱۲ء سے مولانا احمد رضا خان بریلوی کے نکات پر عمل کیا جاتا اور صاحب حیثیت مسلمان
ہند اس پر عمل کرتے تو ہندوستان کے مسلمانوں کی حیثیت سماجی اقدار سے انتہائی
مستحکم ہوتی (ایف و رضا) ۱۰۔

۱۹۱۷ء میں جب کہ اقتصادی تعلیم و تہذیب کے علوم تھا کہ تیس چالیس سال کے
بعد پتہ لہو لہک اس قدر راجست اختیار کر جائیں گے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ مولانا احمد رضا
خان بریلوی نے مستقبل میں جھانک لیا تھا۔ انہوں نے مسلمانوں کو نصف فضول خرچی سے باز
رکھنے کی تحقیریں کی، نہ صرف پس انڈیا کی جہانوں کی جگہ صاحب حیثیت اور دولت مند مسلمان

جند سے اسرائیل کی کہ وہ اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے ہنگ قائل کریں۔ وہ ہنگ جہاں کم حیثیت کے مسلمان اپنی چھوٹی چھوٹی بھائی بھائی ہوئی دیکھیں غصہ خیز کہہ سکیں اور جہاں سے ہا صو حیثیت مسلمان آجروں کا کسہ ہا زلیم ہو سکے اور وہ صنعت کاری کے میدان میں بندہ دؤں کا مقابلہ ڈٹ کر سکیں (ایضاً)

لیکن انوکھوں کو مسلمانوں نے بہت بد میں اس طرف توجہ دی ۱۹۱۰ء میں ممبئی میں حبیب ہنگ قائم ہوا اور پھر قائد اعظم کے مسلسل چہرہ پر سر آدمی، داؤد اور مرزا احمد اصفہانی نے ۹ جولائی ۱۹۱۱ء کو کلکتہ میں مسکو کرشل ہنگ قائم کیا۔ مگر ۱۹۱۲ء میں اس طرف توجہ دی جاتی مسلمان احمد رضا کے مشورہ کے مطابق آپس میں اتحاد و اتفاق کی فضا قائم کرتے۔ مکہ مکرمہ لے کر جذبہ کو بھارت اور اسلامی نظام تعلیم کے ذریعے نئی پلہ کی نشو و نما کرنے اور صلیب کا نقشہ آج سے بہت حد تک مخفی ہوتا۔

(ازہر منہب لے اعلیٰ امراء کے مطابق عمل کیا اور ہر میدان میں زبردست کامیابی حاصل کیں۔ جتنابو دیکھتے ہیں کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد حسنی اور امی بانگلہ بد ہو گئے تھے بہرہ کے اپنی حیثیت کو بحال کرنے کے لئے یہی مشرکہ مشی قائم کی اور بسبب بد ذہن یہ کہ اپنے پلوں پر گھڑے برٹشے جگہ ۱۹۱۰ء ترقی یافتہ قوم کی صف میں شامل ہو گئے۔ اس مشی کے قیام کے پس پشت جو نظر بہ کار فرما تھا وہ بیحد وہی تھا۔ جس کی ہدایت مولانا احمد رضا خان برہوی نے اپنے تیسرے نکتے میں طرائق قومی کو اپنی قوم کے سوا کسی سے کہہ نہ فرمائی۔

۱۹۳۳ء میں برطانیہ کے مشہور اخبار سٹیشن پوسٹ ایم کیو ایم

نے اپنا مشہور ادارہ نظر بد لگاندہ آئی پبلیشنگ کے جدید اقتصادیات کی بنیاد معنوی کی اور اس پر عمل کر کے قریب اور خصوصاً امریکہ کی اقتصادی دنیا میں بہت آگے نکل گیا۔ کینز کو اس کی خدمات کے حلقے میں برطانیہ کا اعلیٰ ترین خطاب لاؤڈ لگیا۔ بقول پرنسپل سیرولس اللہ صلیبی "اس ہند پر کاس نے وہ چہرہ دریافت کر لی تھی جہے چہرہ میں ساری قبل مرثانا اور رضا

برجی شاخ کر دیکھے تھے لیکن اسوس کو مسلمانوں نے اس طرف ذرہ برابر توجہ نہ دی (اور جہاں)

امام احمد رضا عالم باطن اور مولیٰ باصفا ہونے کے ساتھ ساتھ ایک
نعت گوئی پر مفسر شاعر بھی تھے لیکن ان کی شاعری کی روشنی سے سب غلط

تھی۔ وہ ادب برائے ادب اور شر برائے شر کے قافی نہ تھے۔ ان کے نزدیک شاعری بلا شیوہ
گوئی مقصد نہ تھی بلکہ حصول مقصد کا ذریعہ تھی اور ان کا مقصد مصلحتیں میں عشق رسول
کا پرچہ اور انہیں دشمنین اسلام کی سازشوں سے خبردار کرنا تھا۔ جیسا کہ نیچے ذکر کیا جا چکا
اس وقت مسلمانوں کی حالت خبیثت ہی ناگفتہ بہ تھی ان کے اکثر سے حکومت اور ملت
اور عزت — سب کچھ چھین چکا تھا۔ انگریز، ہندو، چروہوں کی طرح پیچھے سے رہیں رہے تھے
تھے یہاں کے سیاہ و سپید کے ملک بن چکے تھے اور نہ نئی سازشوں سے مسلمانوں کا شیوہ
مشرکوں کی کوشش میں مصروف تھے۔ جس بہ طلب ان کے آگے آتے کہ بے ہوش
تھے اور مسلمانوں کی اکثریت خراب غفلت میں ڈول بول تھی۔ آپ اس وقت مسلمانوں کو
خبردار کر رہے تھے کہ :

سونا جھلک رات اندھیری چھائی ہل کی ہے

سولے دلوں جاگتے ہیں عوالم کی رکھوال ہے

جب چوروں کی رکھوالی ہو تو جاگن بہتے ضروری ہوتا ہے اور جاگ وہی سنا ہے جس
کے دل میں جھت کی کسک پائی جاتی ہو — امام احمد رضا نے بت اسامیہ کو بیدار کرنے
کے لئے دو جوش مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کیا۔ جوش مصطفیٰ کی اسی کسک جہاں
ایک طرف امام احمد رضا کو درد کا سب سے بڑا علت ہو بنا دیا وہاں ساتھ ہی امت مسلمہ
میں بیداری اور آزادی کی تڑپ بھی پیدا کر دی ۔

آپ کے کلام میں مکتبہ کی زبان اور دہلی کی واقفیت کا حسین امتزاج پیدا ہو گیا ہے تاہم
آپ کی زبان مکتبہ کی بانزاریت سے بھرپاک ہے گریبا کوثر و حسینم سے وصل ہوئی ہے ۔ وہ
جہر بکے لئے ظالم ہے و غاصم اور کافر جیسے ناشائستہ الفاظ استعمال نہیں کرتے کبیر کو ان کا
جواب کسی محفل نادور کی زبان نہ بنتے۔ دلا نہیں بگو ایسا مقدس جہر ہے جس کی مثال

تصویر بنا کر خود غرق شدت میں اپنے حسن و شکری پر ناز کرتا ہے۔

۷۔ غرق شدت کا جسی دست کاوی واد واد

کیا ہی تصویر اپنے پیادے کی سنواری دلورہ

ان کا محبوب ایسا محبوب ہے جو منقسمہ کائنات اور صاحبِ دل لک ہے فرماتے ہیں۔

۸۔ وہ جو نہ تھے کہ کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جن میں وہ جہان کی جہان ہے قربان ہے

آپ نے قرآن و سنت کی مدد کے اندر رہتے ہوئے شاعری کی ہے۔ آپ کا سارا
دورانِ طرح بجایے کوئی غلط تشبیہ استعارہ بیجا نہیں۔ ہر کلام جو شریعت مطہرہ کی خلاف

برہ۔ اور میں ان کی سب سے بڑی غزلی ہے۔ انہوں نے شاعری میں کسی کو استاد نہیں

بنایا بلکہ دیکھ سچ مسنون میں تمیذ الرحمن تھے۔ خود فرماتے ہیں۔

قرآن سے میں نے نصت گئی سب کی

میں ہے احکام شریعت

یہی وجہ ہے کہ اگرچہ آپ نے عقیدہ غزلی و رباعی شاعری اور مستزاد۔ مضمون کو ہر

منصب شاعری میں طبع آزمائی کی لیکن شریعت کا دامن کہیں بھی اٹھ نہ جانے نہیں

دیا۔ انہوں نے بعض دیگر شعراء کی طرح اپنے مدوح کو الوہیت کی مدد سے نہ بلکہ نہیں

بڑھا دیا بلکہ وہ عجم الوہیت اور تمام رسالت کو خوب سمجھتے ہیں۔

ان کی ایک نصت کا مطلق ہے۔ ۷

آخر مٹانے قلم سخن اس پر کر دیا

خالق کا بندہ فلان کا آتش کھورن تھے

ایک اندر سری جو حضرت طوطا غفرلہ رضی اللہ عنہ کا ذکر اس طرح کرتے ہیں۔

تھی سرکہ میں دوتا ہے مٹا اس کو فیض

جو مرا غرض ہے اور کا ڈلا بیٹا تیرا

در اصل نصت گئی انسان شکل کام ہے۔ اہم احمد مٹا فرماتے ہیں۔

جیسا سنت شریف، مکتبہ حیات، مکمل نمبر ہے جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں اس میں
 تہذیب کی رول پر پنا ہے اگر لفظ ہے تو اہلیت میں پختہ ہے اور کسی کتاب کے تحقیق میں
 ہے البتہ حد آسان ہے کہ اس میں راستہ صاف ہے جتنا چاہے جو حد مکتبہ عرض میں
 ایک جانب اصلاحی اور نعت شریف میں دونوں جانب سخت و بندی ہے، واللہ اعلم
 کو اہلیت میں ایک طرف شرک اور دوسری جانب کفر کی حدیں ہیں اور درمیان میں
 تہذیب کے تیز اور بال سے ایک راستہ ہے جس پر چلنے کے لیے ایک وقت ہم و ہمت اور عقل
 مشق کی ضرورت ہوتی ہے اور نعت وہی کہ مکتبہ ہے جو باغ و بہار کے تہذیبوں کو چور کر کے
 جوئے اجنبی کے دیوانے میں بھی ہوشیار کی گلاب من اچھے سے دیکھانے لگے۔ اور یہ ختم نام
 احمد و ذوالحان کو حاصل قرار دیتے ہیں۔

لجہ کو دیرانہ بنانے جو ہیں وہ ہشیار ہوں

ہاؤں جب طرف حرم میں تھک گئے سر پیر عیا

آپ نے حضرت حسان بن اللہؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جو قرآنی اور اس کے لفظی
 کہ ہے اس نے اردو کو بہت سی نئی نئی بندشوں اور کتبوں اور تشبیہات و استعارات سے
 آتشاکی ہے۔ بقیہ شفاعت، پنجاب وعت، گیسو کے توسل، یوسفستان، کبوترخان
 اور بہت سی ایسی ترکیبیں تو انہیں کی یاد ہیں۔ تحفہ طعنی کے پتے سر سبز وصل
 اور بہت اند۔ اپنے سیر پوش جو کہ پاکیزہ نہیں استعمال کرنا انہیں کا قصہ ہے۔
 میر تقی میر نے کہا تھا۔

ٹھٹھ ستہ صمی کوئے ڈھنگ سے بانہ سوں

ہک چھول کا سنا سنوں بر تو سرنگ سے بانہ سوں

لیکن نہیں کہا جاسکتا کہ انہوں نے کسی جگہ چھول کے صنوں کو فی الواقع سرنگ سے
 بانہ صاب ہے۔ امام احمد رضاؒ نے دعویٰ نہیں کیا لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ان کے دیوان میں
 حرف و طرز میں گل اور چھول کا خلا، سر نہ آیا ہے اور ہر مرتبہ اس کی بدخش نیا
 لطف اپنی ہے آپ کوئی پیشہ ور شاعر نہ تھے بھروسہ کبھی عشق رسولؐ کی عیوں دل میں اٹھتی

فخت گول پر مجبور سوجھاتے خود فرماتے ہیں: ”جب سرکا، اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بار
تو پانی بہتہ رہی لقبہ اشعار سے بے قرار دل کو تسکین دینا سوس و زشرد و معنی میرا مذاق

نبیہم نے بھو بھی کسی یکن سورا اور، انشراح کی طرح صرف اپنی ذات کی خاطر نہیں بلکہ
مشہد و سرل سے رشار سو کر۔ وہ شی کویم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں کوئی ایسا
بلور داشت نہیں کرتے تھے جس کے کسی پہلو میں گستاخی کا شائبہ بھی ہو جب ہی کسی کی
ذبان و قلم سے کوئی ایسا جلاسرزدہ برا کلمہ افسانے اس کی خوب جبرل ایسی جو کہی کہ وہ
زمانے بھر کی نظروں میں ذلیل ہو گیا کیوں نہ ہو

کلب افسانے صبر غر خوار برقی بار

اھارے کہہ دینے میں، نہ شر کوئی

ہم صبر شرا سے آپ کا داند ایک فضل سے بات معلوم ہوتی ہے کیونکہ ان کی
راہ انگ ہے اور آپ کی انگ، لیکن پھر ہی جہاں تک نفس شرا کا تعلق ہے آپ سب
سے آگے نظر آتے ہیں۔ آپ کے دیوان میں بہت سے ایسے اشعار ملتے ہیں جن پر صبر
شرار کے تمام دوادین پنجاہ کئے جاسکتے ہیں۔ یتیم دارائی، سبیدی، محسن کاوری،
قفر مل خان اور حسن و صاف خان، محسن بریلوی جیسے بلند پایہ خدمت گوار آپ کے سامنے طفیل
کتب کی حیثیت رکھتے ہیں اور فن خدمت گوئی میں آپ ہی کے غرٹہ میں منہم ہوتے
ہیں۔ بقول علامہ نور احمد قادری: ”آپ کی مجلس و عطا میں بہت سے اس دور کے مشہور سائنہ
شعرا و محسن مرزا داغ بریلوی اور اترینیائی بھی بڑا ذوق رکھتے تھے۔ بریلی شریف آکر شریک ہوتے
آپ کی خدمت میں کو اترینیائی پر کیفیت و مدحی ہر جاتی مرزا داغ بھی آپ کے مدح
اور کلام سے بے حد متاثر ملتے چنانچہ انھوں نے ایک با۔ آپ کی ایک خدمت سے اس قدر کی
ایک مجلس و عطا میں متاثر ہو کر فرمایا: یہ سب کا سب کلام سراپائے حال ہے یہ کس شاعر
کے ہیں کی بات ہے؟“ (مجلس حضرت ام احمد رضا خان بریلوی ص ۳۳۰ - نور احمد قادری)

خدمت گوئی میں آپ کے اسلوب کو جو مقبولیت حاصل ہوئی وہ بہت کم شواہد کے

حقے میں آئی سینکڑوں شہزادے اس رنگ میں کہنے کی کوشش کی لیکن کوئی بھی آپ کا مقام حاصل نہ کر سکا۔ رضوی مکتب سے تعلق رکھنے والے شہزادے کی مرستہ ڈی طویل ہے بڑا دکھڑی ضیاء القادری سکندرنکھڑی اختر الامادی حافظہ منظر الدین راجہ رشید قزوینی نقشبندی حافظہ لہجہ جاری عربیہ حاصل پوری نفیر لہجہ لہجہ ادیب رائے پوری 'مناذرا حبشی' نادر جاجوی اور رشید احمد شہزادے اس میں نام پید کیا خود حاضر اقبال نے جس مہم احمد رضا کے رنگ میں دشا کی ہے۔

پھر اس موضوع پر تحقیق کی جائے تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔

آپ کے تین عقیدہ دامن۔ حقائق بخشش، حقائق اصیلت اور حقائق اصل مرتب ہوئے روزانہ کرداروں میں ان آج کل ایاب ہیں۔ ڈاکٹر حامد علی خان نقشبندی علی گڑھ یونیورسٹی دہلیوں کے نام و کتابہ بریوی کے عربی کلام پر لکھی ہیں کاشف کا متناظر لکھا، زمانے میں کو آپ کا ایک عربی دیوان میں گم ہو گیا تھا۔ آپ نے آملہ اور آملہ اور آملہ اور آملہ کے نام سے طیار حق کی شان میں ایک قصیدہ بھی لکھا۔ ۱۳۶۰ھ میں دیوان القصائد کے نام سے آپ نے اپنے عربی کلام کا ایک مجموعہ بھی مرتب کیا تھا۔ وہ بھی شائع نہ ہو سکا۔

ڈاکٹر صاحب صرف نے آپ کے ۳۰ عربی اشعار جمع کر کے شائع کئے ہیں۔ اہم لغو منا کا ایک عربی عربی قصیدہ قاضی عبدالرحیم عینی فردوسی (۱۳۶۰ھ) کے نام سے شائع ہوا جب کہ خود ان کے صاحبزادے قاضی عبدالودود نے ڈاکٹر حامد علی خان کو تحریری طور پر بتایا کہ ان کے باپ عربی زبان کے علم نہیں تھے۔ پھر یہ بات قابل غور ہے کہ اس ایک قصیدے کے علاوہ قاضی صاحب صرف کا عربی میں ایک شعر بھی دستیاب نہیں ہوا۔ اس سے ڈاکٹر حامد علی خان نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ وہ قصیدہ قاضی صاحب نے یا جو ان کی ولادت کے بعد ان کی کاغذات میں ملا۔ تو انہی کا خیال کر کے شائع کر دیا گیا۔

امیر احمد رضا کا دل کلامِ حیاتِ اعلیٰ درجہ کا ہے چنانچہ مولانا ضیاء الدین احمد دہلوی
 فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ کا یہ عربی قصیدہ میں نے علماء مصر کے اجتماع میں پڑھا۔

لَقَدْ مَشَتْ وَتَحَدَّ
 وَصَلَتْ ذُو مَاطِلٍ
 كَيْفَ لَوْ نَامَ مُنْجَسِدٌ

ترجمہ، تمام تر نہیں خدائے واحد کے لئے ہیں جڑا ہونے والوں میں یکساں دیکھنا ہے۔

اور اس کی جیتیں مہینہ فی الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر برتی ہیں
 قزاقوں نے ایک زبان کہا کہ یہ قصیدہ تو کسی فصیح، لسان عربی، الفیل کا بھابھا معلوم ہوتا
 ہے مگر جب میں نے بنایا کہ اس کے ملنے والے مولانا احمد رضا خان بریلوی ہیں جو عربی نہیں
 بلکہ ہندی ہیں تو وہ حیران ہو کر کہنے لگے کہ وہ بلی ہو کر عربی میں اسٹھے مگر ہیں اور احمد رضا
 آہستہ سے فارسی میں بھی عجیب آؤں فرمائی ان کی درج ذیل فارسی غلیظ خاص طور پر قابل
 ذکر ہیں ۱۰۰، ۹۷ اشعار، پرشست و قیسۃ کاوریہ جو خوش و غم، رضی اللہ عنہ کے عربی قصیدہ قرنیہ
 کی شرح ہے ۲، شہسوی و قزاقیہ ۱۹۲ اشعار، پرشست ہے ۱۰۳، نظم سطر ۱۹، ۲۰، ۲۱ میں
 مکتو کئی یہ نظر ۹۹ رباعیات پرشست ہے۔ تمام کی روایت یہ الفاظ درج ہیں اور قزاقی حروف جہی کی
 قزاقی کے مطابق ہیں۔ یہ نامہ راہیات حضور خوش و غم کی شان میں ہیں ۱۳، ۱۴ اشعار
 پرشست۔ ہر ایک قصیدہ جو آپ نے اپنے ہر مدرسہ حضرت سید آل رسول اور ہرادی کی شان
 میں لکھا ہے۔

خوشاؤں کے کہ بہت شش دانہ آں رسول

خوشا مرے کہ کتنے شش دانہ آں رسول

۱۵ حضور، خوش و غم، رضی اللہ عنہ کی شان میں کہ، یہ قصیدہ اکبر اعظم جو ۱۱۰ اشعار، پرشست

نہ دیکھا ہے ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱

۱۶ اور ۱۱۷ اشعار پر مشتمل مشہور قصیدہ قادریہ برکاتیہ ۷

یا حسدا ہر جناب مصطفیٰ امداد کن

یا رسول اللہ اذ ہر حسدا امداد کن

مراۓ بخش زندہ تراد و کام پر مشتمل ۷۷ میں ہیں طریقات کے علاوہ بعض حویلیوں میں شایع

نہیں درج ذیل ہیں :

۱۱ ذریعہ قادریہ جو ۱۰۰ اشعار پر مشتمل ایک مہلک قصیدہ یہ الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم پر

محفوظ نظم رضی اللہ عنہ کی شان میں ۵۱۶ میں لکھا گیا اس قصیدہ کا مطلع ہے

۷ واہ کیا جو در کرم ہے مشہور بھائی تیرا

نہیں سنتا ہی نہیں مانجھے واو تیرا

۱۲ راج ذرا بات کے مرتلے پر لکھا گیا ۱۷۵ اشعار پر مشتمل یہ قصیدہ ۷

مشہور خدا کر آم گزری اس سفر کی ہے

جس پر شاہ بان فلاح و فخر کی ہے

۱۱۹ اشعار کا قصیدہ خوشیہ ۷

تراۓ ذہر بر کالی ہے یا غوث تراۓ قطرہ یم سائل ہے یا غوث

۱۳ ۵۸ اشعار کا قصیدہ نور ۷

صبح طہر میں ہوتی جتا ہے باڑا نور کا

صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارہ نور کا

۵ : مزاج نظم کے عنوان سے ۶۷ اشعار پر مشتمل قصیدہ مزاجیہ - یہ وہی قصیدہ ہے

جسے ایک مصلیٰ نے مننے کے بعد محنت لاکر وہی نے اپنا مشہور قصیدہ مزاجیہ

۸ بہت کاشی سے ملا جانب متھرا بادل

پر کر کر جیب میں اول یا خدا کر اعلیٰ حضرت کے قصیدے کے بدیسے اس قصیدہ

کی کوئی حیثیت نہیں رہی۔

۶ : ۹۰ اشعار کا ایک درود — کہنے کے بعد اللہ جی تم پہ کروڑوں درود

غیب کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

اس درود کے قوالی میں حمد و نعت کی ترتیب سے ہیں اور ہر حرف میں منقذہ اشعار ہیں

اس کے باوجود انرا نظیروں اور مدافعی میں ذمہ برابر کی وارد نہیں ہوئی۔

۷ : ۱۰۰ اشعار پر مشتمل ایک سلام ، مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

یہ سلام بدر شہر اعدنہاں کا بہترین اور مقبول ترین سلام ہے۔ دنیا کے کچھ بھی گوشے

میں جان بوجھتا ہوا اسے مسنون موجود ہوں یہ ممکن نہیں کہ انہوں نے یہ سلام نہ سنا۔

۸ : ۱۰۰ اشعار پر مشتمل ایک سلام ، مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

یہ سلام بدر شہر اعدنہاں کا بہترین اور مقبول ترین سلام ہے۔ دنیا کے کچھ بھی گوشے

میں جان بوجھتا ہوا اسے مسنون موجود ہوں یہ ممکن نہیں کہ انہوں نے یہ سلام نہ سنا۔

۹ : ۱۰۰ اشعار پر مشتمل ایک سلام ، مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

یہ سلام بدر شہر اعدنہاں کا بہترین اور مقبول ترین سلام ہے۔ دنیا کے کچھ بھی گوشے

میں جان بوجھتا ہوا اسے مسنون موجود ہوں یہ ممکن نہیں کہ انہوں نے یہ سلام نہ سنا۔

۱۰ : ۱۰۰ اشعار پر مشتمل ایک سلام ، مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

یہ سلام بدر شہر اعدنہاں کا بہترین اور مقبول ترین سلام ہے۔ دنیا کے کچھ بھی گوشے

میں جان بوجھتا ہوا اسے مسنون موجود ہوں یہ ممکن نہیں کہ انہوں نے یہ سلام نہ سنا۔

۱۱ : ۱۰۰ اشعار پر مشتمل ایک سلام ، مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

یہ سلام بدر شہر اعدنہاں کا بہترین اور مقبول ترین سلام ہے۔ دنیا کے کچھ بھی گوشے

میں جان بوجھتا ہوا اسے مسنون موجود ہوں یہ ممکن نہیں کہ انہوں نے یہ سلام نہ سنا۔

۱۲ : ۱۰۰ اشعار پر مشتمل ایک سلام ، مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

یہ سلام بدر شہر اعدنہاں کا بہترین اور مقبول ترین سلام ہے۔ دنیا کے کچھ بھی گوشے

میں جان بوجھتا ہوا اسے مسنون موجود ہوں یہ ممکن نہیں کہ انہوں نے یہ سلام نہ سنا۔

۱۳ : ۱۰۰ اشعار پر مشتمل ایک سلام ، مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

یہ سلام بدر شہر اعدنہاں کا بہترین اور مقبول ترین سلام ہے۔ دنیا کے کچھ بھی گوشے

کی جگہ کاوی پر جو اتم پائی جاتی ہے جو دہندہ دہل کے منجہ پر دوں پر ایک حکوت نور کا
نقش ثبت کرتی ہے۔

انہیں زبان و بیان پر حکم حاصل تھا، اس
ڈاکٹر طلحہ برقی دانا پوری دھارت حال میں بہت کے سات ساتھ مقامی
زبان کا ستر اشور رکھتے تھے۔ ان کی اردو لکھڑی کا مادہ نکالی زبان ہے کہم کی سنجیدگی،
لب و لہجہ کی بلند آہنگی، حفظہ اور زور اس میدان میں ہے مثل استاد کی دلیل ہے۔

اردو کا کون ہی لغت گو آپ سے زیادہ
پروفیسر فاروق احمد صدیقی دھارت، وسیع معلومات، اسرار شریعت کا اذکار
کتاب و سنت کے محو مذاق کا سچا شناس اور صاحب فضل و کمال نہیں ہوا۔

لغت گوئی میں آپ میں اسیاط و لوب شناسی کی منزلیں سے گزرتے ہیں اس
ایضاً کا جواب نہیں اور یہ اس لیے کہ آپ نے قرآن سے نعت گوئی سیکھی اور
حضرت حسان مجیب آشتائے منزل کو خیر زادہ بنایا۔

ان کو یہ سادہ نصیب ہوئی کہ مجازی، باہنہ سے
مولانا ابراہیم القادری بہت کرم و نعت رسول کریم ﷺ کا لکھنا شروع کیا۔

مولانا احمد رضا صاحب دہارت
ڈاکٹر نسیم قریشی شعبہ اردو علی گڑھ یونیورسٹی منفرد علوم و فنون کے جامع
تھے اور نعت گوئی میں کون ان کا ثانی نہیں ہے۔

پروفیسر حسین سحر انہوں نے نعت گوئی کو عبادت کا درجہ دے دیا۔

حضرت مولانا کے شاگرد کائنات سے
ڈاکٹر غلیل الرحمن عظیمی علی گڑھ یونیورسٹی مدد میں نعت گوئی کا لکھنا

ختمہ ہم نے خاص طور پر تاثیر کی آپ کے کلم میں جو اچانک سرشاری، سہرہ دل اور سوز و گداز کی
 کیفیت ملتی ہے وہ داد و تحسین کے منت گزشتہ میں اپنی مثال آپ ہے آپ کی نظموں اور دہلیا کا ایک
 ایک حرف عشق، رمل میں ڈوبا ہوا ہے لیکن ہر کلمہ و دہلیا کا لانا کھائی ہے۔۔۔
 ایضاً۔۔۔ حضرت کے کلم کے متعلق بلا خوف و خطر یہ بات بھی جاسکتی ہے کہ وہ براعتبار سے
 ایک بلند مرتبہ شاعر ہیں اور وہ کی لہجہ شاعری کا کوئی ہائر و حضرت کے (اک کے پیر علی نہیں ہو سکتا۔
 اعلیٰ حضرت کے نظموں سے عشق و محبت کا ماحول آباد ہے دونوں کو اتنی
حافظ علیہ السلام زندگی جی۔ بی ہے عشق کو فروغ نصیب ہو رہے اور جنت
 زمزم خواں بن کر دلوں کو سوز آتا تا ہمارا ہی سے۔

اعلیٰ حضرت نے ہر آئینہ دور میں بنی کرم صلی اللہ علیہ وسلم
میاں محمد شفیع (دہلی) سے وہاں عشق و محبت کی نظم و نثر میں جو قدر میں
 روشن فرمائی ان کی رہنمائی نے امت کے بے شمار فکر و کلام سے محنت کا کرنے میں مدد دی اور
 موزن مقصود کی طرف رہنمائی کی (اعلیٰ حضرت کی شاعری پر ایک فکر۔ از بیہ نور محمد قدوسی)
 "اب ہم محمد و رفقا میں سے چند اشعار پیش کرتے ہیں تاکہ قارئین پر ہوا۔ است
 آپ کا لہجہ شاعری کا نظارہ کریں اور حکیم ماضی و رمل کے دلی کی دھڑکنوں کو محسوس کر
 سکیں۔"

لَعْنٌ فِي كَفِّهِ وَتَهْنِئَةٌ فِي خَدَّيْهِ
 لَعْنٌ فِي كَفِّهِ وَتَهْنِئَةٌ فِي خَدَّيْهِ

ہندی نے اقل علم بردار اہل حق جیسے تو نہیں ہو سکتے۔

قادر می اردن و مسارا صحت باغ قلداد من کی مرکز آگاہ غزوان قری

زکست و تانا آفسیر نہ زبوتے تو کستان آفرید نہ

حبابا صحت از بریت ہر سر چناں اقلان و خیراں آفسیر نہ

اے خدا، نہ ہر باں مولاے من لے ایس غلوپ کٹ بھائے من

اے کریم کا سزا ہے نسیاں ماتم ادا حاس بشہ بندہ نواذ
 نا خطا آدمیہ تو بخشش کنی فنون جنتی خلقی دلی
 تو فرستادی بادوشن کتاب میکن با بادکاست طلاب

از ظیل آن مراد مستقیم
 توحی اسلم راہ وہ اے کریم

فیض ہے اختر تنیم؛ دلا تیسرا آپ پیاسوں کے قبض میں وہ با تیرا
 چر دھاک سے چپا کرتے ہیں بلیں ایک لکڑی تیرے دامن میں چپے چرہ اڑکھا تیرا
 لکڑی لکڑی سا چہ ہے طراپ دوہرو ہیں کر یاد ہے تو ہی والی ہے میرے کابلین امت کا
 ابلیس طوطی وہ خوام ناز مسرہائیں بھکا دکھا ہے لڑش با عکون کھوب بھکا
 جان کچھ نہ بنتا کہ ماہ کابل کو سہم ہر کچھ شہر میں طیسرہ ہر نانا
 جیسے ہم گتے ہیں کہنے تو جاناں دانو کیا دیکھ کر جیتا ہے جو دلی سے میلن آیا
 لکڑی لکڑی جاتے ہیں وہ ہشتیار مرنی ہاتھ ہیں طرب حرم میں شک گئے سر پر گیا
 بل ہے وہ دلوں پر چھٹکے سے مسرہ دھا سر پہ وہ سر پہ ترسہ تدموں پہ تران گیا
 جان دولی ہر شہر و خرو سبکے دینے پیچھے تم نہیں پاتے رہتا سارا تو سامان گیا

عشق سے مشوہ جیسے شہادت دیا حاضر معذہ نہیں مرنا سیدنا عرب
 معجزہ و معجزہ کیش مصر میں گشت تیر سرکشے ہیں ترے نام پر مرد و عورت
 مرنے والوں کو یہیں حتیٰ ہے مر جاؤ لفظ چھوٹے گی کسی کو نہ سبھی نادمیت
 شرم سے چھوٹی ہے عزت کہ باہر ہیں حضور کدہ کر، اتی ہے کعبہ سے جیسے سلاست
 جلیلا میرد و سب سے لوطی، نکلی بیدگی نکل شارا

مگر رعیت بنی کھنڈے کو دروغ قریب سے ایسی شرافت
 معائنہ کیم شرافت غائب تھا لکھنا کا سدا معائنہ تو علیحدہ علیحدہ
 سرخسک نہ کسی تباہ آستین پہنچا کتابت سے ہندی ہی انتھانے ملک
 دل اپنا بھی شیدا کی ہے اس ناخن پاک اتنا بھی مرنو پڑے چرت گمن چوں
 دل کے کلے خضر حاضر نہ تھے اسے سلطان کو چہ دلدار ہم
 بدبخت پر تو گھن میں اسہن پر انبیاں ان کو میں غرضیہ شب کو مارا آخر تیریں
 پھر کے گل کی تباہ شو کریں سب کی کمانے کمانے
 دل کو جو قتل دے خدا تیری گم سے جانتے کمانے

وہ سرتے ہزار پیرتے ہیں ترے دن اسے بار پیرتے ہیں
 اس گل کا گستاخو میں میرے میں مانگتے کا جسدہ پیرتے ہیں

کھل معذہ ابی دل نہ ہنسے بٹا میں میری
 میر گز ہوں اپنے کو میرا لہزارہ ان میں
 بلبل سے گل ان کی کھتری نے سرور جانفزا
 حیرت سے جھڑک رہی نہیں وہ جی نہیں

ہے بلبل جگس رشتا یا طبعی نظر سرا حق یہ کہ وہ صف ہے تیرا ہی نہیں ہوا
 دیکھو قرین میں شب کہ ہے صبح فجر میں نزدیک ہیں حاضری کے صبر یا ہیکر

رانگ کا ہے جلوہ دیا ہے شاد گل کو اسی وقت پہلو سے رانے ہیں کو
 جب سے آنکھوں میں سوئی ہے سیئے کجاہ نظر آتے ہیں غریب دیوہ گت بن کر
 وہ جو تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو وہوں تو کچھ نہ ہو
 جان میں وہ جب تک جان ہے تو حسرت ہے
 کریم اپنے کرم کا حدیث ہے کد کو شرم تودہ دیکھے عبد یزدانی کی لہجہ
 تادہ ہیک تجھیں رحمت کی ڈال ہے اسے اکر تے سب نے تارست کی لہجہ
 سنا طبل رات اندر میرا چہل پہل ہے
 سونے والو جاگتے تھو چوروں کی رکھو لہجہ
 ہاں ہاں! مہر ہے خالق راتو جاگ نہ پلاس رکھنے دے! ایسا پشیم مرگ
 بیاہی آنکھیں بند ہیں پھل میں پھولیں کتنے نرسے کی بیک ترے پیک ملک
 تارکین کے رخ کا صد ہے نور کا بشر افتخار
 کچھ اندر سے چل چل کوہ کی خیرات دیکھتے تھے
 تبارک خدائے تیری قہر کو زیبا ہے بے نیازی
 کہیں تودہ جو شرفیٰ خالق الہا کہیں تھکے رحمت کے
 جس حیرت میں ہوتی تھا ہے بازار نور کا صدقینے نور کا آیا ہے تار نور کا
 پشت پر ڈھکا بر نور سے شعلہ نور کا دیکھیں دنیوی نور سے ترا میخ نور کا
 شمع طبعی، بیکہ حق سینہ زجاہ نور کا تری صبر نے سلا آیا ہے سہل نور کا
 اسے رفایہ احمد نوری کا فیض نور ہے ہو گئی پیری غزل جڑ کر قہیدہ نور کا

صفحہ پہن رحمت پر و کھوں صبح برم حایت پر و کھوں سلام

تنگی آنکھوں کی شرم و حیا پر دزد
 اونچی میز کی رفعت پہ لاکھوں سہم
 کل جہاں ملک و راجہ کی روتی غنڈا
 اس شکم کی غناقت پہ لاکھوں سہم
 مجھ سے خدمت کے تدبیر کہیں لاس رہتا
 • مصلحت جان رفعت پہ لاکھوں سہم •

خداوندت کا حسن کو شکریہ دہ دہ

کیا ہی تصویر یا پنہ یا چمکی سنواری

نکلیں ہیں فیض پر گونے میں پیدے جہوم کر

نہوں پنجاب رعیت کی میں جا بجا دہ

ہلکے سر جہنم شان میں ہے ان مانیں فنان و فنان ہر دم
قرآن کو ایمان بتاتا ہے انہیں اعلان یہ کتا ہے مری جان ہی ہے

جوں اپنے کام سے نبوت فدا بجا سے ہے الفت جتنے عدا
قرآن سے میں نے لیت گوئی سیکھی یعنی سب سے اس کام شریعت فدا

ہے ہلو گہ۔ نورانی وہ رو تو سین کی مانند ہی دوزں ہو
آکھیں یہ نہیں سبزا حراں کے کربا چرنے ہی طنائے دھکس میں ہو

نصفان دم سے گاتھے حبیب میرا خزون میں کہ خرچ دہر گاتھا
جس سے تھے نقصان نہیں کہ دم سٹا جس میں تو کہ خرچ نہیں مصدا

روحانی زندگی

آپ دوسری ایک مذہبیت عالم، صلوات اللہ علیہ
پاشی، من، ماہر معانیات، سیاست، و جہد

بست ہرے دل اللہ اور وقت کے قلب ہر شاہ مجھے ہے۔

پاکستان میں آپ اپنے والد ماجد مولانا مفتی علی گار کے بزرگ حضرت سید ابوالحسن علی
مدہدی کے دست حق پرست پر مشورہ میر تقی میر برکات میں بیت جوئے اسی وقت مرشد
برقی نے دونوں حضرات کو خلافت نامہ عطا فرما کر غوثہ مقدسہ سے بھی سرگراں فرمایا۔ حضرت مولانا
سید ابوالحسن لکھنوی نے حضرت سید گل رسول سے عرض کیا کہ حضور: آپ کے بعد تو طویل بہشت
بجائے دریا ضلالت کے بعد خلافت و اہدات دی جائے گی تو میرا اس کا کیا وجہ ہے کہ بن بذر
حضرت کو بیت کہتے ہی خلافت بھی دے دی گئی۔ حضرت مرشد برقی نے فرمایا: "میاں
جواب: "ہرگز رنگ اکو میلہ کچھ دل سے کہتے ہیں اس کی مثال دہر پائیز کے پیے بجائے
طریقہ دریا ضلالت شاد ہے۔" حضرت برقی نے فرمایا: "دونوں حضرات صاف سحر پائیزوں دل سے کہہ کر
پاس آئے ان کو صرف فعل نسبت کی ضرورت تھی نہ وہ مرد جوئے ہی حاصل ہو گئی۔"

پھر فرمایا: "اے اس بات کی بہت بڑی فکر رہی تھی کہ جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو
کا کہ دے آئی رسول تو میرے پیے کیا دیا ہے تو میں ہانکا، انہی میں کون سی چیز پیش کر دوں گی۔ لیکن
آج وہ ٹکڑی میرے دل سے اور ہو گئی کہ جب اللہ تعالیٰ پہچے گا کہ ال رسول تو میرے پیے کیا دیا
"میں عرض کر دوں گا کہ انہی تیرے پیے الحمد رضا و یا ہوں (سوانح حضرت)

شجرہ عالیہ قادریہ

اس صفحہ پر مناسب معروضات ہیں کہ خود حضرت کا
وحائید شاد میں کہ ہوا شجرہ شریف مجھے دیکھ کر کیا

پیش قدم فرما مصطفیٰ کے واسطے	با اولاد کہہ کہنے خدا کے واسطے
فقیہوں جو کثرت حشوت کی واسطے	کہہ میں راہبید کہہ کے واسطے
قد بجا کے مصطفیٰ میں ہند کہہ	حکم حق دے بزم علم و ملک کے واسطے

غریب مثل بن چکا ہے۔ چنانچہ ایک رشتہ کیس نے آپ سے پوچھا کہ کیا انا کسی چیز سے کام لے سکتا ہوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: "خاص جو حدود اللہ کا علم کئے پر چھوڑ دے اس کے لئے اگر کسی چیز سے بہت بڑا تو ہوا ہو دیکھ اس پر حد لگا فرض ہے اور وہ حد کاٹنے کا۔ لیکن اس کو علم ہے کہ سزا: یعنی کی نیت و کسے بگاڑ دل میں، نیت کسے کہ شہرہ سے لے کر ہر چیز پر لگ گئی ہے اسے صاف کر رہا ہوں۔ تو کافی محسوس پر سزا دینا فرض ہے اس کو توہم علم ہے، سلم و سلم (اللفظ ص ۱۰۴)

آپ ہر مہمان و مددگار بیماری میں طب نبوی کے مطابق علاج کرتے۔ چنانچہ جب بریلی میں مہمان کی دوا پسیلی اور مددگار بیسیوں لوگ تفریحاً جیل بننے لگے تو انہیں دواؤں آپ کے سونے میں درم آگیا اور یہ درم اتنا شدید تھا کہ آپ کچھ کھالی مٹی نہیں نکلتے تھے ڈاکٹروں نے کہا کہ یہ مہمان ہے مگر آپ نے فرمایا کہ بھگت صاحب نے ہرگز صاحبان نہ ہو گی کیونکہ میں نے صاحبان نہ کو دیکھا اور وہ صاحبان ہی ہے کہ جس کے بارے میں نبی پاک نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی دوسرے کو دیکھ کر دھارے لے گا اس کا سے عذاب رہے گا وہ دہائی ہے۔

الحمد لله الذي عافاني مما ابتلي به بعد فضلكم على كثير من خلقك تفضيلاً۔
آپ نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نقل کرتے۔ آپ میں فرقت اور شریعت کا حسین امتزاج پیدا ہو گیا تھا۔ آپ کی زبان پر وہی ہوتا جو دل میں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی باتوں میں بھلائی کا اثر تھا۔ مسلم بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کے "اس سیرت" کے اکثر فیوض و معجزات آپ کی غفرت سے متاثر ہو کر صادر ہوئے اور پابند صوم و صلوة ہو گئے۔ اس طرح ۱۲ رجب ۱۲۳۲ھ میں جب بوقت صبح آپ کی خط سے متاثر ہو کر ۱۲ گھنٹوں نے ظاہری گن گنوں سے اور نہ اندرون لٹاپنے باطنی گن گنوں سے کوہ کی (اللفظ ص ۱۰۴)

مناسب معلوم ہو گا کہ آپ کی عادت تھی کہ یہ اور اقوال اور یہ کلمات کہ اپنے جانشینوں سے لاکھوں اکر کو کہہ دیا کرتے تھے اور اب بھی ان کے معانی اپنی زندگیوں

کو ذہال کردہ نجات حاصل کی جاسکتی ہے ۔

عادات و خصال | ۱۱ " اہل سنت عام عہد میں اگر باجماع نہ لڑا جائے ۔

۱۰۔ آپ بیٹہ عام اور اگر کے کے ساتھ نماز پڑھتے فرض نماز تو کسی صورت ٹوپی اور کڑے میں ۱۱ نہیں کی ۔

۱۲۔ آپ ہر کام میں ہاتھ سے کرتے تھے

۱۳۔ چھتے میں دو بار ۔ جمعہ اور سرشب کو باسی تبدیل فرماتے ۔

۱۵۔ اندر کے کمرے میں تعین و تالیف اور فتویٰ نویسی میں مشغول رہتے صرف نماز بخلاف کے بے باہر نکلتے

۱۶۔ نماز عصر کے بعد عام لوگوں سے ملاقات کرتے ۔

۱۷۔ مغرب کے بعد زندان مکان میں تشریف لے جاتے ۔

۱۸۔ حدیث کی کتابوں کے اوپر کوئی دوسری کتاب نہ رکھتے

۱۹۔ ایک پاؤں کو دوسرے نانو پر رکھ کر بیٹھا پسند فرماتے ۔ بیشہ دو نانو چمکتے ۔

۲۰۔ جوان آتے ہی ہانگی منہ میں دبالتے ۔

۲۱۔ بغداد ، مکہ منور اور مدینہ منورہ کی طرف کبھی پاؤں نہ پھینکتے اور نہ اس طرف منہ کر سکتے تھے ۔

۲۲۔ غصہ نہاتے وقت اپنا گلہ اور مشیت استعمال کرتے ۔

۲۳۔ ہمیشہ تہکو کے بغیر پین کھاتے آخر عمر میں نوپان کھانا بھی چھوڑ دیا تھا ۔

۲۴۔ کھانا ٹک سے شروع کرتے اور ٹک پر ہی ختم کرتے ۔

۲۵۔ اللہ و رسول سے محبت کرنے دے کو اپنا سز نہ سمجھتے اور اللہ و رسول کے دشمن

کو اپنا دشمن ۔

۱۶۱) اپنے دشمن سے سخت کڑی تکذ کرتے ۔ لیکن دین کے دشمن سے کبھی نرمی نہیں کرتے ۔

۱۶۲) کبھی کبھار شرعاً کام باتیں کرتے ہوئے دیکھتے تو فوراً اس پر تنبیہ فرماتے ۔
۱۶۳) شش قہر اور کل کلا کر بچنے سے اجتناب کرتے ۔

۱۶۴) جہالت کا اتنا طیل کرتے کہ بسا اوقات عرضی اہل اٹھا بیٹھا چن پھر
شہادت و طور پر بیان مگر جب ناز کا وقت آتا تو بغیر کسی سلسلے کے ، خود ہی مسجد میں پیش
ہے جاتے اور معلوم ہوتا کہ پارسہ طار پر مسجد اب میں ۔

۱۶۵) جب کوئی جگہ سے واپس آتا تو اس سے دریافت فرماتے کہ کیا حضور سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری دی وہ ان کو دیتا تو فوراً اس کے قدم چوم پیتے ۔
۱۶۶) آپ کی جانب سے ہر گز قلم ضرورت منہ کا حاجت روانی کے لیے ہر روز حکم
مقرر تھیں ۔

۱۶۷) آپ ہمیں گھٹوں میں صرف دو گینٹے لازم فرماتے ۔
۱۶۸) رات کو سونے وقت ہم اقدس 'محمد' (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شکل میں بیٹھے ۔ اس طرح
کہ دونوں ہاتھ سر کے نیچے بلکہ بیٹھے اور پاؤں بیٹھ پیتے ۔

۱۶۹) سحری میں پہلی کرتے

۱۷۰) پچھتے وقت تک میں نمی رکھتے ۔

۱۷۱) سارا دن کے ہاتھ خود دھوئے اور انہیں صاف کھانے کھاتے ۔

۱۷۲) مزاج میں جب ، طرار اور بکھر ہاگل نہ تھا ۔

۱۷۳) سادگی کی بہت عزت کرتے آپ کے ہاں ہر قریب میں سادگی کام کو دہرا
حصر دیا جاتا ۔

(۱۶۱) غنڈہ من کر محلہ علیہ وسلم ضرار رکھتے۔

(۱۶۲) توہید خدمت نعل کے طہ پر سخت دیتے۔

(۱۶۳) آپ کے سب کام غرض اللہ تعالیٰ کے لیے تھے کسی کی تعریف سے محب نہ کسی کی مذمت کا خوف۔

(۱۶۴) عدالت کے اڑنے میں کسی وقت کے بغیر فتویٰ فرمایا کرتے، مگر کسی جلیل کے احوال پر چند غلطیاں کے لیے مشغل علیہ سے دست کش ہو جاتے تو مرض کا خدشہ ہوتا تھا۔ گویا خدمت دین آپ کے حق میں فدا سے روح تھی۔

(۱۶۵) آپ کا خدایت ہی کم تھی۔ دن میں ایک اودھ بار بغیر سرچ کے شور با اور ڈیرہ یا دو بکٹ تبادلہ فرماتے۔

(۱۶۶) آپ کا رومی بسم اللہ شریف بالاقبوت یا اللہ تعالیٰ اور بنی پاک علیہ السلام کے ساتھ بات نہیں کی کرتے تھے۔ جو فتویٰ کارڈ پر لکھتے اس کا ختم دھو تعالیٰ اعلم پر کرتے تھے نام اللہ علیہ وسلم (۱) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام لکھتے (۲) اکرم الامم احمد رضا ص ۱

(۱۶۷) آپ کی مجلس میں عوامی دالے کو داخل نہ کرتے۔ (اعظمت بریلوی ص ۱۷۷)

(۱۶۸) چار چھٹنے کے لیے دیاسانی مسجد سے باہر جانے کا حکم دیتے کیونکہ اس کے جلنے سے بد نظمی سے بچ سکے احترام میں مانع جہاں اعظمت بریلوی ص ۱۷۸

(۱۶۹) مجلس میلہ میں شروع سے آخر تک دو دو بیٹھے تھے دو دو تین تین گھنٹے ہی صاف میں بیٹھ کر تقریر کرتے (اعظمت بریلوی ص ۱۷۹)

(۱۷۰) سال بھر میں صرف تین بار غنڈہ فرماتے ایک منظر امام جہاد خیر کے معائنہ جہاد تبار لیلیت کے موقع پر ۱۱ دسمبر ۱۱ ربیع الاول شریف کو میعاد بنی علیہ وسلم کے موقع پر اور تیسرا حضرت سید شاہ الیہ علیہ ہمدی کے عرس کے موقع پر۔ (۱) جو پہلی ایسی ہی تھی۔

انکوال ترمیں

(۱) نری کے جو فوائد عی وہ سنی میں ہرگز نہیں حاصل ہو سکتے
جن نگوں کے عقائد مذہب ہوں ان سے نری برقی جائے کردہ

شہک ہر جائیں (الطولا)

۲۰۔ غیر عالم کو دھوکنا حرام ہے۔

(۳) غیر علم کے صلی کو شیطان کے دھوکے کی ظام ڈالت ہے۔

(۴) جو اللہ سے ڈرے اس کے لیے اللہ نجات کی راہ نکل دے گا کہ اسے دلی سے
رہزی دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو۔

(۵) شیخ کے حضور حاضر رہنا افضل ہے

(۶) طلبہ صادق کبھی نکل نہیں جاتی۔

(۷) ادیاء اللہ کی پکے دل سے پردی کر اور مشابہت کرنا کس کا من دل اللہ کرتا ہے۔

(۸) کسی دلت اپنے آپ کو مشفقہ احباب سے مستغنی ذکر تاجت مفید فی مدین ہے

(۹) صولی صاحب الحقیق اور اس کا مستغنی

(۱۰) طفت کت تکرار کی دھار پر چنا ہے۔

(۱۱) جس کا ایمان پر قائم ہو گیا اس نے سب کچھ پایا۔

(۱۲) جس سے اللہ در رسول علی اللہ علیہ وسلم کی شان میں دانی کو بین پاؤں ہر تہا کیا
ہی پیدا کوں نہ ہو نور اس سے ہوا ہر جاؤ۔

(۱۳) احباب علیہ شریعت اللہ ہر دکان طریقت کو حمایت کی جاتی ہے کہ خدمت دینی

کو کسبہ معیشت کا اور پور نہ پائیں۔ ان سخت تاکید ہے کہ دست سولی در ذکر کو دکان

انصاف دین و حمایت سنت میں مالی منفعیت کا خیال ہی دل میں دوشیں بکھریں کہ خدمت

خاصہ جو اللہ ہو ہی مگر با طلب الہی حبت سے کچھ نہ پائیں وہ دوسریں کہ اس کا قبول کرے

سنت ہے (۱) ہمارے دل میں بڑی بات اور بڑی فکر و جدوجہد کا ازالہ ہو گیا۔

خلیہ مبارک آپ گندی رنگ، بندہ پشانی، سکوئی ناک، خوبصورت آنکھیں،
 حنائی نگاہیں، پیچھے چھو، خوبصورت گردن، دلچسپی، کلاں کی
 لٹک پٹے، عراقی دھڑکنے والی، چڑا سینہ، میا خندہ، طرزِ جسم، نرم رونا، پرتا اثر
 نرم گفتار والی حسین اور دلکش شخصیت کے مالک تھے۔
 چودہ برس کی عمر میں درگزر کا حق برآ جو آخر عمر تک رہا اس دائمی مرض نے جسم
 کو انتہائی دھڑکنے لگا کر رکھ دیا تھا۔

لباس مبارک آپ سر، دہلی، ٹوپی اور اس پر ہیٹھ عام پہنتے۔ ہندوستانی
 جو پہنتے تھے جسے سلیم شاہی جوتا کہتے ہیں۔ ہر موسم میں سونے کی
 بلی کے آپ سفید کپڑے ہی زیب تن فرماتے۔ موسم سرما میں ملائی بھی ادا کرتے تھے
 مگر سبز کا ہی ادنیٰ ہمارے پسند فرماتے۔

سفر آخرت آخر وہ وقت بھی آ گیا جس سے کسی کو شکر نہیں کہ سفرِ نبیؐ صفر ۱۲۸۵ھ
 مطابق ۱۸۶۸ء بمذبحہ دہلی کے مندرجہ ذیل میں لائن میں
 اور حرمِ علیہ السلام کے اندر مدافعت پر توجہ نے کافی اجل کو بیک کیا حکم کا آفتاب غروب
 ہو گیا، جمل کا پتھر چھپ گیا، اور کاغذ مشق مٹھنے لگادی غول صید مٹھنے میں حاضر
 گیا۔ بالآخر وہ اپنے مہاجرین

وصال کی خبر سننے ہی حضرت سید اللہ اشرف پور چوہی کی زبان سے نکلا "موت ہوئی"

۱۔ انجم بستی، اصغر بروجی ص ۱۰

۲۔ (۱) - - - - -

بد میں صاب کی گئی تو یہی تاریخ اصل تھی۔ محمد آپ نے اپنی ولادت سے چار ماہ بائیس دن قبل کہہ جوں میں اپنی تاریخ ولادت اس آیت سے نکالی۔ ویطاف علیہ بالیلہ من فضہ واکو اب (د ۳۳۱ھ) (ترجمہ) خدام چاند کے کشور سے اور گلاس یہ انہیں کیجیے ہیں۔

حضرت محمد محدث کچھ چھوٹی فرماتے ہیں کہ حضرت سید علی حسین شاہ اشرفی دہلوی فرما رہے تھے کہ اچانک مدینہ کے میں گئے تھے صاف تو فرمایا کہ دنیا میں فرشتوں کے گانہ پڑتے اور شاد کا جنازہ دیکھ کر رو پڑا چند گھنٹے بعد ریل سے اظہرت کے وصل کا تاریخ (نور رضا)

یہ ظہر علی نے محمد کو دی، مولانا محمد علی امجدی نے صاب وصیت فعل دیا، حافظ امیر حسن مولانا آبادی نے مدد دی۔ پھر خیر سید سلیمان شرف، سید محمد جان، سید سناز علی اور مولانا محمد رضا خان نے پانی (۱۵۰) مولانا حسین رضا خان، حکم حسین رضا خان، بیات علی خاں اور فاضل خاں بار خاں پانی دینے میں مصروف رہے۔ مولانا حامد رضا خاں نے مفت سجدہ پر کار لگایا، مولانا سید خیم حسین مولانا بلوکی نے کھنسی چھایا اور پھر دینا اس قسم کا کہ بدر کامل کنوں کی مسدود میں چھپا دیا گیا۔ عید گاہ کی طرف جہانہ نماز ہوا مگر چھپتے سے کسی حسین راستے کا احسان دیکھا گیا تھا تاہم دو دیوہ نہیں مہر توں اور راستے مردوں سے سب سے پہلے منظر تھے۔

صاحب وصیت نعمت ظہر نے کعبہ کے بعد جلی تم پر گردنوں اور وجہ کے شمس انی تم پر گردش مدد بڑے سوز کے ساتھ پڑھ رہے تھے۔ عید گاہ میں نماز جہانہ کے بعد زیارت کرائی گئی کہ لوگوں کی دنیا میں بس جانے والے کو چشم سر سے دیکھنے کا یہ آخری موقع تھا۔ (دعایا شریف)

اور پھر بریل کے قلم سو رنگوں میں ملا صوم منظرہ سہم کے شعلہ جالب آپ کو پڑو

حک کر دیا گیا

اصل سے دو گئے شروٹ چلے کپسے نے منہ بہ ایل دینیں
وصایا شریف فرمایا اور انہیں باقاعدہ تحریر کر دیا۔

نزع کے وقت جناب حضرت ادریس مکان میں داخلے پاٹے

کاروانہ لے کر پیہر کئی تھوڑے مکان میں نہ رہے۔

سورہ یس اور سورہ مدینہ پر دم آنے تک پڑھی جائیں

کلیں یہ سورہ پر دم آنے تک ستر پڑھا جائے۔

کوئی پتا کر بات دکرے

کوئی دے گا پھر مکان میں نہ آئے

قبض روح کے بعد فرما آگئیں بند کردی جائیں اور فاتہ پاؤں سپرد کر دینے جائیں

نزع میں جسے اللہ علیہ السلام مہسوی اللہ - کہہ کر شہرہ پال چاہا

نہ دے دھوئے سے اجتناب کیا جائے۔

نزع کے وقت کوئی جاکر رہن سے دنگے کو فریختہ آئیں گئے ہیں۔

خس کلن وغیرہ مٹائی نہ ہوں۔

سورہ مائدہ مائدہ لکھی میں تحریر رکھیں دعائیں یاد کر سکیں تو جتنا بھر چلی ناز

جناہ پڑھائیں جتنا سے میں چاہو شریک ہو کر کریں۔

بنادے کے آگے آگے دیکھ کر مائدہ 'تم پر کھٹکے' پڑھی جائے۔

کوئی دھر شریر نہ پڑھا جائے۔

قبر میں جہت نہ ہوگی سے انہیں دھو جائیں کہ وہ پڑھیں اللہ علیہ السلام دھو لکھ

کہہ کر لکھیں۔

اللہ قبر کے دے جائیں جسے لکھ کر دیں کہ وہ بہت غلہ ہوتا ہے دھو کر لکھ کر دیں

ہوتا ہے۔

قبر پر پہلے تکبیر دعا پڑھیں

سبحان اللہ والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر اللهم ثبت قبرك
هذا بالقول الثابت بجماد نبيك صلى الله عليه وسلم
بعد تیدی قبر سرسبز کے طرف آئے ۔ مظلون اور رنجش آسمانیوں کا آخر
پڑوسی جیسے۔

حامد رضا خاں سب مرتبہ بآواز بلند اذان دیں ۔

مقیم کہنے والے قبر کے صاحب میں تین بار متحویں کریں ۔

پانچ گھنٹے تک قبر پر مواجہہ میں دوسرا شریف آواز بلند پڑھا جائے ۔ جو کہ تو میں
شب بوزن تک دعا دے بآواز بلند قرآن پاک اور صد شریف پڑھوائے جائیں۔
تا تو کے گدھے سے اسیروں کو کچھ دیا جائے عرض کر رہی کہ وہ بھی شامہ عزت
اور عزت داری کے ساتھ ذکر جہر کر

گرمیوں کا خطر ممکن ہو تو ہنسنے میں دو جین ہار اٹھائیں کہ کھانے غریبوں کو کھائے جائے
حامد رضا خاں صفحہ میاں (محمد رضا خاں) سے عاف رہیں ۔

سب بھائی تعلق سے رہیں

اتھار سنت نہ چھوڑیں ۔

جس سبک پر میں چلا ہوں اسی پر چلیں

آخری خطبہ امام احمد رضا کے اپنے دماغ سے چند روز قبل اپنے پروردگار
سفرِ پیدائش وصال مبارک کے عرس کے موقع پر جو خطبہ وہ اس
سے بزرگ مصلحتیہ دہلی کے آخری خطبہ کا یاد تازہ ہو جائے گا ۔

کہ نہ فرمایا۔

”پیارے ہائیر: لا ادری (ماتالی) فیکہ مجھے معلوم نہیں میں کتنے دن تھا میرے
اندہ فہرہوں میں ہی ملت ہوتے ہیں یہیں جہل بڑھا پانچپن گیا جوانی گئی، جوانی گئی بڑھا پانچا
اب کون سا پرتھا وقت آگے ملا ہے جس کا انتظار کیا جائے ایک موت ہی باقی ہے اللہ
تبارک و تعالیٰ ہمیں ہزار مجلس عطا فرمائے مگر بظاہر یہ اس کی امید نہیں۔

اس وقت میں دور و جہتیں آپ لوگوں کو کرنا چاہتا ہوں ایک تو اللہ در رسول میں ملازم
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دوسری خود میری۔ تہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبول پیرزئی بڑا
پیر پڑے تبار سے ہمارا طرف ہیں۔ چاہتے ہیں کہ تمہیں بھگتا ہیں تمہیں لینے میں ڈال دیں۔
نہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بھگادو دور بھاگو۔

حضرت مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رہا قدرت میں جوں کے تو۔ ہیں حضور صلی اللہ
و دشمن ہوتے ان سے تابین دشمن ہوتے ان سے آخر مجاہدین دشمن ہوتے ان سے ہم
دشمن ہوتے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے
دشمن ہو۔ وہ نور یہ ہے کہ اللہ در رسول کی ہر محبت ان کی قیسم اور ان کے دوستوں کی نصرت
اور ان کی تحکیم اور ان کے دشمنوں سے ہر حادثہ جس سے اللہ در رسول کی شان میں لوثی
قرین پاؤں پھر وہ تبار کیا ہی پیدا کیوں نہ ہو مگر اس سے جدا ہو جاؤ جس کو گامگاہ متا
ہیں خدا ہی گستاخ دیگو پھر وہ تبار کیا ہی بزرگ منظم ہیں ذہن اپنے اللہ سے اسے
ادب سے عشق کی طرح نکال کر پھینک دو۔

میں نے جو وہ برس کی عمر سے ہیں تیار اور اس وقت پھر میں عرض کرتا ہوں۔ اللہ
تعالیٰ ضرور اپنے دین کی حمایت کے لئے کسی ہند سے کو کھڑا کرے گا۔ مگر نہیں معلوم میرے
ہر زمانے کیا چرادر تمہیں کیا بتائے اس لئے ان باتوں کا خوب سن لو جو اللہ قائم ہر جگہ ہے
اب میرے بھائی کو تمہارے پاس بتانے کا آدمی گا جس کے اسے سنا۔ انا قیامت

کے دن اس کے بچے لارڈ نہات ہے اور میں نے نہا اس کے بچے ظلمتِ دجکت یہ تو خدا
 رسول کی وصیت ہے جو یہاں موجود ہیں سب اہل ایمان اور جو یہاں موجود نہیں تو حاضرین پر
 فرض ہے کہ لائیں کہ اس سے انکار کریں۔

اور دوسری میری وصیت ہے آپ حضرات نے کبھی مجھے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے دی
 میرے کام آپ لوگوں نے خود کئے مجھے ذکر لے کر لے کر اللہ تعالیٰ آپ سب صاحبوں کو جو اسے
 فیروز ہے۔ مجھے آپ صاحبوں سے امید ہے کہ کبھی میں اپنی تہا ب سے کسی قسم کی تکلیف
 کے باعث نہ ہوں گے۔ میں نے تمام اہل سنت سے اپنے حقوق اور اللہ صاف کر دیئے ہیں۔
 آپ لوگوں سے دستِ بٹ فرض ہے کہ مجھ سے جو کچھ آپ کے حقوق میں فروگزاشت ہوئی ہو
 وہ صاف کریں۔ اور حاضرین پر فرض ہے کہ جو حضرات یہاں موجود ہیں
 ان سے میری سال کر الیں۔ (وصایا شریف ص ۳۴، ۳۵) اذہا علیہم رضائے سلطان مہر

(اری کتب خانہ لاہور)

اذا رحمہ رضائے وہ ص ۱۳۴ ہر دو جہر وصل سے صرف دو
آخری تحریر تجھے سترہ منٹ پہلے غرضی وصایا قلمبند کرانے اور آخر میں ایک
 بار بھر ایکس منٹ پر دستخط فرمائے اور اندر ہر ذیل کات تحریر کئے،

”بقرہ رضائے رضائے، تعمیر خود بہت صحت تر اس۔ واللہ شہید ولہ الحمد وصلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم علی شیعہ الذینین واللہ علیہم وصحبہ الکریمین لا حولہ وجزیہ
 الی ابدالہ بدین۔ آمین واللہ الحمد واللہ رب العالمین۔“

اور ہر چہ عیسوی صدی ہجری کے مجدد عالم اسلام محمد رسول اللہ کے بڑے مصنف کاتب
 حق پرست کی آخری تحریر تھی۔

کی طرح سے پہنچے ہوئے پھر وہیں چہرہ نکٹیں، اس کے ساتھ ہار ہار یہ بیاج قلب کی طرف متوجہ
جرتے معلوم ہوتے تھے، اس وقت ادھیڑ لگایا ہوا۔ حدیث میں دعا اور شاد لڑائی ہے میں نے قلب
پر اٹھ دیکھ کر چڑھی۔ ان پر بے شمار دریں مرنے فوراً بڑی بڑی دکائیں آنی شروع ہوئیں۔ اور
یہاں تک آئیں کہ بغضِ قتال وہ بیاج قلب پر سے صاف ہو گئے یہ رات کے بارہ بجے کا وقت ہے۔
اب جھانکے گا مجھے کیوں عروہ دیکھنا ہے۔ میں نے اس پر اٹھ دیکھ کر وہی دعا پڑھی
پھر کس دوا کے ایک اجابت ہوئی اور وہ وہیں باذنِ حق تعالیٰ غفلت یقین کے قریب پھر جو
پر اجتماع بیاج اور ہشتہ اور دو ہوا۔ میں نے پھر دعا پڑھی فوراً دوسری اجابت ہوئی اور وہ وہیں
بغضِ قتال غفلت ہوئی اور بحمدِ تعالیٰ وہ بالکل جانا۔ یہ ان کا فضل ہے یہ ان کا کرم ہے
افضل صلوات اللہ وکلیٰ تسلیما علیہ علیہ علیہ والہ واصحابہ وامنہ وعلیہ اافی
بیلا بدین فی کلان وحین بعد کل بد قطن الخ حوالہ آئین والحمد للہ رب العالمین۔

[illegible]

عرض یہ وہ مرض تھا کہ بائیں ذی میں بازو کا گوشت صبح پرائس سے سپاہیج کھل گیا۔
 رافضی کا اہواں حصہ اتنا دیر لگتا تھا کہ بائیں ذی میں بازو دھتے۔ شدت بعض دیر پہنچا
 کاسلر وہی تھا۔

پھر وہ عزم کر پھاڑے وہاں سے آیا اور اسی والے میرے احباب تھے اہلِ حقانی! انہیں جو

غیر سے۔ وی میں میرے بچے چنگ بچھا کر دئے اور بلخند تعالیٰ جنت آدم سے آنا ہوا۔
 یہاں جب تک کراہوں اتنی قوت باقی نہ تھی کہ مٹا سے طبر تک کی ٹانگوں کو چار آدمی کر رہے
 بشاکر کسمہ میں لے گئے۔ صبر بھی سبید میں ادا کی پھر بھار کھی اور اپنے جسم تک ہانے کی طاقت نہ رہی
 ہندو روز سے اسبیل شروع ہوئے اس نے آسکل گرا دیہ ناز کی چوکی چنگ کے بازو پر ہے۔ اس
 پر سدا میں پر چٹے بیٹھے ہانا جن میں بادہ منت سے ہوتا ہے، الحمد للہ کہ اب تک فرض و ترک اور
 صبح کی سنتیں یاد پور عطا کمر سے ہو کر ہی پڑھنا ہوں۔ مگر جو دشواری ہوتی ہے دل ہانا ہے۔
 انھوں نے جو کہ حاضری تو ہندو ہے، لیکن سے سب تک کوس پر جانے میں وہ تجب ہوتا ہے کہ
 چٹھہ کہ سنتیں بھی بدقت نام پڑیں ہاتی ہیں اور اس کے عطا تک ہندو چرہ ہوتا ہے
 نہیں کہ یہ حالت ہے کہ ایک ایک منٹ میں چار بار تک ہانی ہے رود و قلع کی تہنگی ہستی
 ہے چہرہ ذہن ہانی ہے۔ لہذا بادل ناخداستہ حاضری سے سزاور ہوں۔

میرے مادر رضا خان مصطفیٰ رضا خاں سے کہ تھا کہ میں نہیں جاسکتا، تم دونوں میں
 سے کوئی خدمت حضرت مولانا میں حاضر ہو کر وہ اس سخت محنت و مشقت میں مجھے چھوڑ
 کر جا، اپنے نہیں کرتے۔

یہ سب طاقت میں نے شکر نصیب اپنی وہ سب عطا کیے تھے ہیں۔ میں قسم دیتا ہوں کہ
 جناب یا فریضی بران میں طاقت موجود ہیں عبادت کے پنے ہرگز تکلیف نہ فرمائیں، وہ میں سے
 دعا اشاء اللہ تان کافی ہے اور اگر وقت آگیا ہے تو میں ان سے کہہ دوں گا کہ جب پاس بھو فرما
 حضرت مولانا کو تارو سے دو کو نظر میں شرکت جناب فقیر کے پنے انشا ان تان سال با عہد رحمت
 برکت ہر گ۔ سبہ چاہ کہ سلام اور طلب دعا۔ واسم جہا کہ ہم ہر صبر مستعد

فصلین کریم علیہ صلوٰۃ و برکات و انیم صاحب و دارا، جہاں وجہ کریم جہاں و تمام جہاں و ایشاہم
 باختموسم جہا سلام طلب و دعا ہے یہ و رضا صبح سے رات کے گیارہ بجے تک سترق اوقات میں مکررا
 آیا واسم جہا ان کریم و رکعت ۱۱۱ (یعنی احمد رضا قادری علی قذو ۹ صفر ۱۳۸۵ ہجری بمصطفیٰ رضا خان)

زندگی کی یہی فکر ڈال میرے لئے سرمدیہ سیاحت بن گئیں اور میں عروس کرنے لگا کہ آج
 ایک چمک چمک برسات کا دن تھا اب ایک دینا نے علم کے ساحل کو پایا ہے علم کو
 داغ فرمانا اور ایمان کی رنگ و پہے میں امار دینا اور صبح علم دے کر نفس کا تزک فرما دینا
 یہ وہ کرامت تھی جہر ہر شہ پر صادر ہوتی رہتی تھی۔ (انوار رضا)

وہی احمد محدث سورتی، جب میں نے پیر مرشد فضل الرحمن گجرات
 آبادی روضہ طہ سے بیعت کی تھی تو ہاں میں معنی مسلمان تھا کہ میرا خاندانی مسلمان کہا
 جاتا تھا کہ جب میں اعلیٰ حضرت سے ملنے لگا تو مجھ کو ایمان کی عبادت ملی گئی۔ اب بڑا یمن رک
 نہیں بلکہ بدو نہ لائے حقیقی ہے (انوار رضا)

ایضا: سید محمد کچھوچھو نے اپنا سنا حضرت ولی احمد محدث سورتی سے پوچھا
 کہ کیا اعلیٰ حضرت علم الکبریٰ میں آپ کے برابر ہیں تو فرمایا: اعلیٰ حضرت اس فن میں میر
 المذہب فی الکبریٰ ہی کم ذی سابقہ کبریت اس فن میں محمد کریم تو جیسا کہ آپ کا چمک چمک رہا ہے
 شیخ محمد قاری بن عطارد الجادوی کہ معطرہ ہوان الخوانف من سعوان العلما الفقیہ
 فی هذا الزمان فان کلامہ کتفحق من ارجح کلامہ من معجولات خبیات من ذمہ یلہ عظماء فضائل
 علیہ هذا الامام الامجد (علیہ رضات اللہ)

جسے ایک مصنف امام احمد رضاؒ نے فرمایا ہے میں علماء محققین کے بارگاہ میں ان کی تمام باتیں
 ہو گئی ہیں گویا وہ ہمارے بنی سنی ائمہ میر و علم کے جہات میں صاحب مجتہد ہے جسے نیکانہ
 امام کے دست مبارک پہنچائی گئی ہے۔

حسن امام ایک پوری (جہالت) امام احمد رضا کی صلاحیت کیسے نہیں بگاڑا
 وہی تھی کہ نہ تو کسب کے ذریعے اسے علوم کے علم حاصل کر لینا عام ذہن کا کام تو نہیں
 ہو سکتا (انوار رضا)

مقبول جہاگیر ۱۔ ان جیسے آدمی انکشاف حید میں تو کیا۔ اخلاص و عظیم میں

میں بھی دور دورہ لکھ نہیں آتے۔ یہ کہا کر وہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے شاید ان کے مرتبہ سے فرد و نبات ہوگی مگر اس کے سوا اور کہا بھی کیا جائے! (الوار رضا)
علامہ اقبال ۱۔ ہندوستان کے دور آخر میں مولانا احمد رضا خاں جیسا طباع اور دین البقید پیدا نہیں ہوا۔ ایضاً۔ ان کی حیثیت میں طاعت زیادہ تھی اگرچہ چیز درمیان میں نہ ہوئی تو مولانا احمد رضا خاں کو یا اپنے دور کے امام ابو حنیفہ ہوتے مولانا اثرات حل قالوی ۱۔ میرے دل میں احمد رضا کے لئے بے حد احترام ہے وہ ہیں کافر کہتے ہیں حسن رسول کی بنا پہ کہتا ہے کسی ذاتی مرض سے لڑیں گے۔
 (میں ۱۲۳ اپریل ۱۹۶۲ء کو دارالاحضرت کائنات، علیہ السلام)

حضور بلور کات یہ احمد قادری ۱۔ آغا ہند پاک میں مذہب اہل سنت و جماعت میں جو نظر آ رہا ہے۔ جس میں ان کے سچے دوستی کا زمانوں کا شوق ہے (الوار رضا)
سید منظور القادری ۱۔ بہر موضوع پر ان کی کتابیں ہیں جن کی حیثیت رکھتی ہے یہ ایک تاریخی نا قابل فراموش و معانی فرد و نبات ہوگی۔ اگر ہندوستان کے اتنے بڑے عالم فکر مصنف نفی گرو اور سیاسی و برائے نفع نہ کہ کو صرف فکر و فکر کے اختلافت کی وجہ سے گنتی کے گوش میں چھینک دیا جائے۔

حکیم شہزاد خاں احوال ۱۔ احمد رضا خاں کسی فرد و واحد کا نام نہیں بلکہ مسلمانان کی تحریک کا نام تھا۔ علامہ المسلمین کے زمانہ ضمیر کا نام تھا۔ جس مصطفیٰ میں مذہب کو مدعو ملے پاک بابرکت اور پر سود دل کا نام تھا۔ اور جب تک یہ سب چیزیں زندہ رہیں گی۔
 امام احمد رضا خاں کا نام زندہ رہے گا (ایضاً)

مولانا مودودی ۱۔ مولانا احمد رضا خاں صاحب کے علم و فطرت کا میرے دل میں جڑا احترام ہے لیکن واقعہ وہ علوم دینی پر بڑی نظر رکھتے تھے اور ان کی نصیحت کا اثر ان لوگوں کو بھی ہے جو ان سے اختلاف رکھتے ہیں۔

امام احمد رضا پر کتابیں

امام احمد رضا پر اتنا کچھ لکایا ہے کہ اس کا احسانیت ہی محض ہے۔ دلی میں ایک نامکمل لبرری پبلیش کی جادی جہاں میں زیادہ تر ایسی کتابوں کے نام شامل کئے گئے ہیں جو کثیرہ امام احمد رضا پر لکھی گئیں اور ہندو کے علم میں آئیں۔ ایسی کتابیں ہیں جن میں بڑی طور پر امام موصوف کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں سے صرف چند اہم کتابوں کا ذکر کیا گیا ہے کیونکہ ایسی کتابوں کے ذکر سے فہرست بہت ہی طویل ہو جاتی ہے۔

اس فہرست کی تیاری میں ڈاکٹر فیصل احمد صاحب دہلوی جہانیاں، نے مدد فرمائی ہیں۔
کے لئے می ان کا ممنون ہوں۔

۱. ابوالمصور مافلوہما از فتاویٰ، حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ
۲. اختر جامعہ پٹنہری عبدالحکیم خاں مدنی، رسائل و نثر مطبوعہ لاہور
۳. حضرت کا فقیہی مقام، مرکزی مجلس خاناہور۔
۴. امام احمد رضا خان کی تہذیب گوئی، غیر مطبوعہ
۵. اختر اسلامی، بد معجہت، احسان علی شاہ لاہور
۶. اختر حقیقت، اختر حقیقت
۷. اختر علامہ، امامت گوئی، کتبہ فروغ ساجوال
۸. اختر اعوان، بی ای ایس ایس، پروفیسر سائنات، پروفیسر گورنمنٹ کالج ملو سوات، عرفان رضا، غیر مطبوعہ
۹. خیر مسماہی، انجیلین، امام احمد رضا دارباب علم و دانش کی فخری کتب خانہ کراچی۔
۱۰. امام احمد رضا اور روحیات و مکررات، ہمارے پورہ بابت

- ۱۰۔ اختر صہای بدین الام احمد شاہی لغت گوئی پیر ملہوہ
- ۱۱۔ انجمنی دراست علی قادری قرظین، سادات رضا اولادہ سادات شاہ کراچی
- ۱۲۔ اقبال احمد لوری کراتات المعصرت کراچہ
- ۱۳۔ شہنشاہ رضا سکھر
- ۱۴۔ اہوائی علی الدین پردیسر الام احمد شاہی نعل امیریش کی تقریریں الام احمد شاہی پیکر شاہ بنوال
- ۱۵۔ ہدایۃ الدین احمد سوانح المعصرت الام احمد رضا، لوری ایک لاپورہوہ
- ۱۶۔ حامد رضا خان جزمہ الام احمد شاہی مکتبہ المدینہ دہری برلی
- ۱۷۔ حامد علی رضا کاکر ہندستان کے عربی گوشتار و تقریریں امیر احمد شاہی پیر ملہوہ، علی احمد شاہی پیکر
- ۱۸۔ حسین رضا شاہی صبا پرشین لوری کتب خانہ دہری
- ۱۹۔ زاہر رشید علوی اقبال احمد رضا انجمن نظام احمد رضا دہری
- ۲۰۔ رحمان علی ہودی تذکرہ علما دہری علیہ نوکشتور کشتہ
- ۲۱۔ ریحہ بخش شوقین اورانی گم گشتہ دہری
- ۲۲۔ رئیس احمد بعلری اورانی گم گشتہ " " " " " "
- ۲۳۔ ربیع اللہ صدیقی پردیسر، نائل بروہی کے معاشی نکات، احمد معاشیات کے گزیریں مرکزی مجلس رضا دہری
- ۲۴۔ شمس الرحمنی سید گفٹ گوئی میں حضرت بروہی کا منصب، مرکزی مجلس رضا دہری
- ۲۵۔ شرف قادری الام احمد شاہی علیہ الام احمد شاہی مکتبہ قادریہ دہری
- ۲۶۔ " " سوانح امیر الفقہا مرکزی مجلس رضا
- ۲۷۔ " " احمد شاہی پرورام کی ایک حقیقت احمد شاہی پیکر شاہ بنوال
- ۲۸۔ شہامت علی قادری علما مدینہ ملت، مجددہ مسلمانہ الام احمد رضا دہری، مرکزی مجلس رضا دہری

۴۲. ترجمه مصباحی امام احمد رضا که در مقام الجمع است و در کتب
 ۴۳. " امام احمد رضا که در مقام الجمع است و در کتب
 ۴۴. " ترجمه مصباحی امام احمد رضا که در مقام الجمع است و در کتب
 ۴۵. محکم صریح قدرت اعظمه
 ۴۶. ترجمه مصباحی امام احمد رضا که در مقام الجمع است و در کتب
 ۴۷. ترجمه مصباحی امام احمد رضا که در مقام الجمع است و در کتب
 ۴۸. " امام احمد رضا که در مقام الجمع است و در کتب
 ۴۹. ترجمه مصباحی امام احمد رضا که در مقام الجمع است و در کتب
 ۵۰. " امام احمد رضا که در مقام الجمع است و در کتب
 ۵۱. " امام احمد رضا که در مقام الجمع است و در کتب
 ۵۲. " امام احمد رضا که در مقام الجمع است و در کتب
 ۵۳. " امام احمد رضا که در مقام الجمع است و در کتب
 ۵۴. " امام احمد رضا که در مقام الجمع است و در کتب
 ۵۵. " امام احمد رضا که در مقام الجمع است و در کتب
 ۵۶. " امام احمد رضا که در مقام الجمع است و در کتب
 ۵۷. " امام احمد رضا که در مقام الجمع است و در کتب
 ۵۸. " امام احمد رضا که در مقام الجمع است و در کتب
 ۵۹. " امام احمد رضا که در مقام الجمع است و در کتب
 ۶۰. " امام احمد رضا که در مقام الجمع است و در کتب
 ۶۱. " امام احمد رضا که در مقام الجمع است و در کتب
 ۶۲. " امام احمد رضا که در مقام الجمع است و در کتب

۱. فیروز بکری محمد صاحب مولانا
 ۲. دیت باب محمد دیت
 ۳. محمد عیسیٰ الرحمن
 ۴. محمد عبدالحکیم شرف قادری
 ۵.

حزب: پیکی. شان
خیز مطبوعہ

۵۴
مناقب حضرت

ایمان بیخیزی
غلام لودھی

اخبارات و رسائل

جن ایسے اخبارات و رسائل جو تقریباً ہر سال امام احمد رضا خاں صاحب مدظلہ کے ہاں ہرگز نہ امام موصوف سے متعلق مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔

ایمان و ایمان الی مشکوٰۃ حضرت خیر ۶۰

بعض اہم اداروں کے نام: امام احمد رضا اور ان کے مشن پر حقیقی تبلیغی کام کر رہی ہیں۔
ادارہ مطبوعات رضا، انجم آباد کراچی۔
مرکزی مجلس رضا، لودی سہہ ہالتائی ریلوے سٹیشن لاہور پاکستان۔
انٹرنیشنل اسلامک میگزین میگزین صدر دفتر کراچی۔
ورلڈ ویسٹ اینڈ آف اسلامک مشن صدر دفتر کراچی۔
ورلڈ اسلامک مشن صدر دفتر برٹن فورڈ بیٹانیر۔
دی سنی رضوی سوسائٹی رپورٹ ٹوکس مدیٹاپور۔
امام احمد رضا ریسرچ اکیڈمی مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ، اتر پردیش۔
بعض ایسے ادارے ہیں جن سے ڈاک خرچ بھر کر مفت ڈیڑھ کچھ مل سکتا ہے۔
مرکزی مجلس رضوی سہہ ہالتائی ریلوے سٹیشن لاہور۔

BAGP
P.H. 35

IKHLAS
FATIH

BAKUSSAPAKA
ISTANBUL

GODDESI
TURKEY

مجلس رضا سرائے عالیہ ضلع گجرات

بزمِ اعظمت فیروز شاہ شریعت اکرم جامع لکھنؤ کراچی۔

ادارہ اشاعتِ اعظم انسان شریعت دکن پورہ لاہور۔

انجمن خدامِ اعظمت سہہ قائم غلام صدر بازار لاہور۔

نہجِ ارشاد اسلام رجسٹرڈ بیگز مہرور پور ضلع گجرات۔

پیر کرمی مجلس امیرت برج کلاں تحصیل و ضلع قصور۔

اسلامی تحریک ادب و ثقافت پاکستان چاہ میراں لاہور۔

دی ورلڈ اسلامک مشن ضلع فیصل آباد۔

مرکزی جماعتِ خواتین کراچی لاہور
صدر دفتر لاہور

۱۰. انجمنیت القادریہ فرخ روڈ سکھر.
۱۱. جماعت رضائے مصطفیٰ کورڈونر ۱۲۰۶۱۲ ممبئی اسلام آباد.
۱۲. انصوری پبلیکیشنز خانیوال.

ماخذ و مراجع

۱. اجابۃ السؤیہ امام احمد رضا خاں بریلوی ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۲. جلی مصوت //
۳. الزور بشارہ //
۴. جمل الزور //
۵. مقتل عمر فاروق //
۶. اللہ فی الزکیہ //
۷. خاص الامتداد //
۸. دافع النساء //
۹. سل الجہنم الجہنم //
۱۰. سخن السجود //
۱۱. سام الحرمین //
۱۲. من احکم //
۱۳. سؤن نبشش //
۱۴. المقدر المستند //
۱۵. سام الحرمین //
۱۶. لہ روایک //
۱۷. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۱۸. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۱۹. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۲۰. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۲۱. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۲۲. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۲۳. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۲۴. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۲۵. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۲۶. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۲۷. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۲۸. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۲۹. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۳۰. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۳۱. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۳۲. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۳۳. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۳۴. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۳۵. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۳۶. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۳۷. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۳۸. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۳۹. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۴۰. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۴۱. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۴۲. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۴۳. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۴۴. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۴۵. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۴۶. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۴۷. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۴۸. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۴۹. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //
۵۰. الخیرات المکیہ ۱۰۱. الخیرات المکیہ //

۳۳. سراجِ انتقا، علامہ محمد اکرم شرنودی، نئے چبے دیر، احضرت امام احمد
 ۳۴. دھاپا پٹرن، حسین خان، رضا خاں بریلوی، حوالہ نوادہ قادری.
 ۳۵. اوراقِ گلشن، رئیس احمد جلی، ۱۰۰ اشعار کا مجموعہ، جواہر جلی، حوالہ بیانی.
 ۳۶. مجبورِ آرزویں، خاں سلیمان، ۵۱ تحریکِ کلاوی ہندوستان، حوالہ بیانی، حوالہ بیانی.
 ۳۷. مکتبِ اقبال، بزمِ اقبال، ۵۴ اقبال کے حضور، سید علی غازی
 ۳۸. خطباتِ اقبال، پانی کا غرض، چوں کی تکرار، سید زکریا، حوالہ بیانی، حوالہ بیانی.
 ۳۹. ماثِ احوال، پروفیسر منظور الحق، ۵۴ مجلہ حسن، حوالہ بیانی، حوالہ بیانی.
 ۴۰. کلامِ اعظم کے ماحول، وحشی حیدر، ۵۵ ماحولِ غریب، حوالہ بیانی، حوالہ بیانی.
 ۴۱. احضرت کی تحریک، ایسٹرن سوسائٹی، حوالہ بیانی، حوالہ بیانی.
 ۴۲. احضرت کا جنتی مقام، اختر مجاہد، ۵۴ احاطہِ تکرار، حوالہ بیانی، حوالہ بیانی.
 ۴۳. امام انامہ، سب کئی نیت، ۵۵ ماحولِ کفر، حوالہ بیانی، حوالہ بیانی.
 ۴۴. ماحولِ حبیب، رشید، ۵۹ اقبال احمد رضا، حوالہ بیانی، حوالہ بیانی.
 ۴۵. نیکی کی زندگی، سب کئی نیت، ۵۹ حیاتِ حیدر، حوالہ بیانی، حوالہ بیانی.
 ۴۶. حیاتِ حیدر، سب کئی نیت، ۵۹ حیاتِ حیدر، حوالہ بیانی، حوالہ بیانی.
 ۴۷. حیاتِ حیدر، سب کئی نیت، ۵۹ حیاتِ حیدر، حوالہ بیانی، حوالہ بیانی.
 ۴۸. حیاتِ حیدر، سب کئی نیت، ۵۹ حیاتِ حیدر، حوالہ بیانی، حوالہ بیانی.
 ۴۹. حیاتِ حیدر، سب کئی نیت، ۵۹ حیاتِ حیدر، حوالہ بیانی، حوالہ بیانی.
 ۵۰. حیاتِ حیدر، سب کئی نیت، ۵۹ حیاتِ حیدر، حوالہ بیانی، حوالہ بیانی.
 ۵۱. حیاتِ حیدر، سب کئی نیت، ۵۹ حیاتِ حیدر، حوالہ بیانی، حوالہ بیانی.
 ۵۲. حیاتِ حیدر، سب کئی نیت، ۵۹ حیاتِ حیدر، حوالہ بیانی، حوالہ بیانی.
 ۵۳. حیاتِ حیدر، سب کئی نیت، ۵۹ حیاتِ حیدر، حوالہ بیانی، حوالہ بیانی.
 ۵۴. حیاتِ حیدر، سب کئی نیت، ۵۹ حیاتِ حیدر، حوالہ بیانی، حوالہ بیانی.
 ۵۵. حیاتِ حیدر، سب کئی نیت، ۵۹ حیاتِ حیدر، حوالہ بیانی، حوالہ بیانی.
 ۵۶. حیاتِ حیدر، سب کئی نیت، ۵۹ حیاتِ حیدر، حوالہ بیانی، حوالہ بیانی.
 ۵۷. حیاتِ حیدر، سب کئی نیت، ۵۹ حیاتِ حیدر، حوالہ بیانی، حوالہ بیانی.
 ۵۸. حیاتِ حیدر، سب کئی نیت، ۵۹ حیاتِ حیدر، حوالہ بیانی، حوالہ بیانی.
 ۵۹. حیاتِ حیدر، سب کئی نیت، ۵۹ حیاتِ حیدر، حوالہ بیانی، حوالہ بیانی.
 ۶۰. حیاتِ حیدر، سب کئی نیت، ۵۹ حیاتِ حیدر، حوالہ بیانی، حوالہ بیانی.

- ۱۰۔ ہفت روزہ چٹان لاہور ۲۳۔ اپریل ۱۹۶۲ء
- ۸۰۔ ہفت روزہ الفتح کراچی ۳۰ مئی ۲۱ تا ۳۱ مئی ۱۹۶۹ء
- ۸۱۔ ہفت روزہ الفتح کراچی ۱۵ تا ۲۵ فروری ۱۹۷۵ء
- ۸۲۔ ہفت روزہ السلام لاہور ۲۶ مئی ۱۹۶۳ء
- ۸۳۔ ہفت روزہ زندگی لاہور ۲۲ تا ۳۰ ستمبر ۱۹۶۳ء
- ۸۴۔ دہ نئے سکسٹی ڈیپلومی ۱۰ جون ۱۹۶۶ء، ۷ جون ۱۹۶۷ء
- ۸۵۔ روزنامہ نوائے وقت لاہور ۷ جون ۱۹۶۸ء

اعلان

حضرت علامہ احمد ربیہ کاظمی شاہ صاحب کی کتاب
توحید اور شرک شائع ہو چکی ہے۔ ہم پیسے کا
ڈاک بمکتب بھیج کر مفت حاصل کریں۔

دُعا

یا اہی ہر جگہ تیری صل کا ساتھ ہو
 جب پڑے شکل نشہ شکل کش کا ساتھ ہو
 یا اہی بھول سبوں نزع کی تکلیف کو
 شادی دوار حسین مصطفیٰ کا ساتھ ہو
 یا اہی گرئی عشر سے جب جھڑکیں بدن
 دامن محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
 یا اہی جب بہیں آئیں سب جرم میں
 ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو
 یا اہی رجم لائیں جب مری بے ہکیاں
 ان کی بچی بچی نعروں کی صبا کا ساتھ ہو
 یا اہی جب مرشمیر بد چلنا پڑے:
 رب تنہم کہنے والے عزدہ کا ساتھ ہو
 یا اہی جب دُعا عذاب گراں سے مرٹائے
 دوست بیدار علق مصطفیٰ کا ساتھ ہو

تعارف

دی اولیٰ اسلامک میشن

الدعوة الإسلامية العالمية

The World Islamic Mission

دی اولیٰ اسلامک میشن مسک ہسٹنٹ کی مالی نماندگی ہے جس کی تبلیغی تنظیمیں اکثر و بیشتر ملک میں قائم ہیں۔ روپے پینے پر گروہوں سے غیر مسلموں کو سٹار کے ملے ملے گوش سلیم اور مسلمانوں کے دلوں میں انڈیا توش اور مشن سٹیفلی مسلی اور علیہ وسلم کی شمع روشن کر رہی ہیں۔ اس تنظیم کا قیام ۱۳۹۲ھ بمطابق ۱۹۷۳ء میں دہلی کے سترے پر کر کر رہی ہیں۔

مالی سطح پر ریٹینٹ کی یاد دہانہ کر دینے اور مسلمانوں کے دلوں میں دین کا احترام اور اسلام کی زندگی کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے جنوری ۱۹۷۳ء کو کر رہی ہیں۔ مختلف ملک کے مذہبی پیشواؤں کی ایک مجلس مشاہدت منعقد ہوئی جس نے مالی مدد کو سامنے رکھ کر اپنے میشن کی تکمیل کے لئے دائرہ کار وسیع کرنے کے لئے کافی بھٹ و تمیز کی اور پوسے غور و خوض کے بعد جاوٹ کا نام عربی میں الدعوة الاسلامیہ، العالمیہ اور انگریزی میں دی اولیٰ اسلامک میشن تجویز کیا اور اسے پایہ مسلمانوں کو قرآن و سنت کی تسلیم و رضا کا گاہ کیا جائے اور قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کی ترغیب دی جائے اور اسلام کے مصلحت دہی

۱۴۰
 قوت کی مددوں کو بے تحاشہ کیا جانے لگا۔ اس کی وجہ سے کال کرین
 اسلامی سوشلزم کو پسپا کر دیا۔ جس کے اثر سے یہ لکھا جائے کہ سوشلسٹوں نے
 ملے کیا کر تھی ہر تہ کی کوشش کی کہ شہرہ شہرہ کے لوگوں میں اس کا
 دفتر قائم کیا جائے۔ جس سے اس کے کام کی فائدہ داری حضرت قائد ابھرتی ہے۔
 اس دور میں شاہ محمد نذاری مدنی کی کوششوں نے شہرہ کو کام کے
 دہریہ بنانے کی کوششوں میں شکست کاٹی۔ ان کے خلاف میں مقیم سلطان نے اس
 کا پرتکلیف یہ مقدمہ کیا۔ جس میں اس کا چارٹر شروع ہوا۔ جس میں سرگرمیوں کا
 افسانہ ہو گیا۔

مالی سطح پر کام کرنے کے لئے طریق کار وضع کرنے اور انجیل دینے کو
 کرنے کے لئے ۱۹۷۱ء میں کوئٹہ کے سینٹر جہیز میں زیر بنی
 مبلغ اعظم قائد ابھرتی حضرت مولانا شاہ محمد نذاری مدنی کی کوششوں سے
 ہوئی جس میں پاکستان، ہندوستان، عراق، یمن، بھارت، افغانستان، ایران
 ملک سے تقریباً ایک سو سو بیس ہزار روپے کا فنڈ جمع کیا گیا۔ اس
 ڈبلیو گیسٹ ہاؤس میں تنظیم کے دستکار سید عیسیٰ ہوجا جس کو کہ تقریر تبدیل کیساتھ
 منظر پر آیا۔ اور تبلیغی کام کا نام لگنے سے شروع ہو گیا۔

قائد ابھرتی مبلغ اعظم سید عیسیٰ نے دنیا کے بیشتر ملک میں تبلیغی
 کھلے اور پانی خشک کرکٹوں اور ملازمین سے پائیس سے نڈا ملک
 میں جامعہ کے تبلیغی مرکز قائم کئے۔ جہاں تبلیغی پروگراموں کو باقاعدہ پروگرام سے
 نئے تبلیغی کے لئے تحریری تحریری ادبیات کا سلسلہ شروع کیا جس
 کی بہت پذیرائی ہوئی کہ لوگ گھر گھر شیعہ کے لئے تقریریں سن رہے ہیں اور

میں تنظیم نے پوری دنیا میں ادھناس کر غیر مسلم ساشو میں غامی کیا یا اہل کی
نے اور تنظیمی حقے اپنے مشن میں کام کر رہے ہیں اور پاکستان میں بھی اس تنظیم نے
اس کام پر کام شروع کر رکھا ہے۔

بہذا فیصل آباد میں نبیون اللہ و نبیون الرسول اس تنظیم کے پروگراموں کی ثابت
پرائی بنی ہے اور اسلاک مشن ضلع فیصل آباد کے صدر مندرجہ ہفت پرستہ
سین شہ صاحب نے اپنے ضلع کو ۲۰۰ سے زائد موقوف میں تقسیم کیا ہے اور
۲۳ ضلع قائم کئے ہیں ہر علاقہ میں تبلیغی روحانی پروگراموں کا طریق
تقریر کیا گیا ہے اور اہلک کہ برطوت اہلداد نظر سب ایس پر مشتمل رہے جس
قد مدت موقوف ہفت مشن کے ہندو ایک سلسلہ شروع ہو رہا ہے اور آخر
ذکر الجہاد مطلقہ سوم پر عمل کا انتظام ہوتا ہے۔

عوام میں تبلیغ عام کرنے کے لئے انبریریل قائم ہو رہی ہیں اور ٹیپ
پیری کا سلسلہ شروع ہوا ہے عوام کے چھ موقوف تعلقان اللہ جوش و خروش سے
گزاروں میں شمولیت سے عزم ہوتا ہے کہ کتنی کتنی تھی جس کا احساس عوام
کے ہندو غیر عورت سے ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان تبلیغی پروگراموں میں شامل ہو کر
پیدا اور اپنے پیارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رضا حاصل
کرنے کے توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

بجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ واصحابہ
اجمعین و سلم۔

شعبہ نشر و اشاعت اہل اسلام مشن ضلع فیصل آباد۔

انتظامیہ مرکزی جماعت غوثیہ فیض آباد

بانی و سرپرست مخدوم اہلسنت پیر طریقت رہبر شریعت حضرت

سید نذر حسین شاہ صاحب بخاری قادری نقشبندی

مرکزی صدر - محمد ارشد اختر - نقشبندی قادری

نائب صدر - عبدالستار گوگر

جنرل سیکرٹری - احمد خان لادھی

جوینٹ سیکرٹری - سید انور حسین بخاری

سیکرٹری نشر و اشاعت - مولانا محمد انور نقشبندی

خازن - صوفی عبدالعظیم

مجلس عاملہ

محمد ظفر اقبال ، میاں گلزار احمد

محمد ذیل احمد ، ظفر احمد

تعارف

جس مٹن کو بزرگ دین لے پھیلا اور غامی کر وہ جن حضرت پیران دھیر
شیخ عبدالقادر جیلانی اور شیخ احمد سرہندی حضرت مجدد اعجازی اور
حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلی سے خدمت اعظم پاکستان حضرت مولانا
ابوالفیض سرور احمد صاحب اس عظیم مٹن کو دنیا میں پھیلا اس مٹن کی ایک
اولیٰ اسی کلمہ سے مرکزی جماعت طویر ہے۔

اس جماعت کے عزم کیا ہے کہ وہ ہر صورت میں اپنے اکابرین کے
تعلیق قدم پر ہی کر دیں مٹنے کی تبلیغ سر انجام دے گی۔ جماعت کا قیام عرصہ میں
سال قبل ۸۰۰ ریحہ حوالہ خیرین کو زیر نگرانی جماعت خوشی کے ہلال و سر پرست فزوم
امامت پیر طریقت و مہر شریعت حضرت پیر سید نذیر حسین شاہ صاحب بخاری
نقشبندی کا مدی مدد مل گیا۔

المحدثہ جماعت نے اپنے منشور کے مطابق دین مٹنے کی خدمت سر انجام
دی۔ جماعت کے قیام کا واحد مقصد دین مٹنے کی تبلیغ بذریعہ اشاعت کرنا
ہے اور ہر اشاعت کو گوں کو ملت ہتیا کی ہائی ہیں۔ جماعت نے اس قلوب
سے وقت میں تقریباً ۱۰ ملین پر ہزاروں کی تعداد میں کتابچے، اختصار اور
کتابیں شائع کئے ملک میں اور بیرون ملک مٹنے تعلیم کی تعلیم اس جماعت
خوشی کی اس مجلس کا سال پر ہم اپنے معارفین کے قلوب دل سے فکر گزار ہیں جنہوں
نے جماعت کی مال تعالیٰ فرما کر کیا ہے ہنگامہ کر دیا۔ اور اس عظیم کامیابی
کی اصل وجہ جماعت کے ہلال و سر پرست حضرت فزوم امامت جناب پیر سید
نذیر حسین شاہ صاحب کی انصاف کی وجہ سے اللہ کا لاکھ لاکھ شکریہ ہے
کہ جماعت کی سر پرست مگر نہ سادہ کے پڑ رہے اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ

معزت صاحب کا سایہ جماعتِ خورشید اور عوامِ اہلسنت پر سدا قائم رکھے۔ کہ
 ان کے زیر سایہ ہم زیادہ سے زیادہ کامیابی حاصل کر سکیں۔ آمین۔ اس
 کے علاوہ جماعت کا یہ پروگرام ہے کہ ملک کو ہر برائی سے پاک کیا جائے۔ اور جماعت
 اسلامی معاشرہ کے قیام کے لئے جدوجہد کی جائے

اسی وقت ہمارے ملک میں جو برائی کی جڑیں وہاں بے پردگی۔ بے
 پردگی ایک ایسی لعنت ہے جس سے بدکاری، فحاشی اور بے حیائی جیسی
 لعنتیں جنم لیتی ہیں۔ قرآن پاک بھی بے پردگی کو پسند نہیں کرتا۔ اور اس کی سخت
 لعنت کرتا ہے۔ جب کہ ہمیں معلوم ہے کہ سواریں ایسی برائیوں کا وجود
 نہیں ہے تو اس کے خاتمے کے لئے عمل کر سکتے ہیں۔ ہم یہ چاہتے
 ہیں کہ ہم بے پردگی کے خاتمے کے لئے ہر شخص اس تحریک کا آغاز اپنے گھروں
 سے کرے اور اپنی ماؤں بہنوں اور بچیوں کو سنتی سے پردہ کی تاکید کرے۔
 تاکہ جگڑے ہوئے حالات کو سنوارا جائے۔ جب ہم اس کام کا آغاز کریں
 گے تو کوئی وجہ نہیں کہ برائیاں ختم نہ ہوں۔ اور اس سے ملک میں نظامِ معطلی
 صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ میں بھی مدد مل سکتی ہے۔ اور نظامِ معطلی کے
 کامیابی کے لئے نظامِ معطلی کا تحفظ کیا جائے۔ اچھے امید ہے کہ میل ہر سون
 بحال اپنی اس ذمہ داری کو پورا کرنے کا ارادہ رکھیں۔ بدکاری اور فحاشی
 جیسی لعنت کے خاتمے کے لئے اس تحریک کا آغاز اپنے گھروں سے کریں گے۔
 انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

خاکِ پلے غوثیہ

لکھنؤ شاد افروز خدام جماعتِ خورشید

نوٹ: یہ کتب کی فہرست میں چودھری مدنی جبریل کی تعلیمِ شریعت کو ضلعی سطح پر جمع کیا گیا ہے
 نہ مندرجہ بالا ہیں۔ ادارہ

وقت کے اہم ضرورت عشق مصطفیٰ ﷺ کو اجاگر کرنا

حضرت پروفیسر محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق ہی دین میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ ملک میں اس وقت کیرفیسٹ اور سوشلسٹ طاقتیں اسلام کو رد و جہر و زکمزور بنانے میں ہمدتن مصروف ہیں۔

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایک ایسی طاقت ہے جسے عین انا کی ہے وقت کی اہم ترین ضرورت لوگوں کو اسلام کی طرف راغب کرنا ہے اور اس کی یہی ایک صورت ہے کہ ان کے دلوں میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کیا جائے۔ اگر اس وقت لوگوں کے دلوں میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا نہ کیا گیا تو اسلام کی مخالفت مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔ اور اسلام دنیا سے (خدا نخواستہ) نابود ہو جائیگا۔

آئیے، جہد کریں!

کہ ملکیت خدا و پاکستان کو اسلام کا مضبوط قاعدہ بنانے اور نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کے لئے لوگوں کے دلوں میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجاگر کریں گے۔

مکرم محمد اسلم نقشبندی قادری

ایم۔ بی۔ بی۔ ایس (پنجاب)، ایم۔ سی۔ پی۔ ایس (پاکستان)

اِغْرَاضُ و مَقَاصِدُ

مرکزی جماعت غوثیہ فیصل آباد (پاکستان)

26

26

26

26

100

100

_____ مسدود کے ذریعہ مولوں کو فروغ

_____ تقریبات اہل کا مؤثر رہے

_____ سوشل سروس، کمیونزم اور دیگر تقریبات جہاد کی ترویج اور

_____ مسدود تقریبات کا فروغ

_____ تعلیمات یدِ غوث، علمِ ربی اللہ عزہ کی ترویج اور ان کی دینی و ملی خدمات

_____ سے اہل اسلام کو مدد شانس کرنا

_____ تحفظ ناموس و رسالت، تحفظ مملکت صحابہ، تحفظ حضرت اہل بیت اور تحفظ

_____ مقامات اور دنیا و مافیہ کے لئے جدوجہد

_____ مملکت خدا و لو پاکستان میں انعامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کے لئے

_____ مؤثر تبلیغ

_____ ایسی دہلیریوں کو، اہتمام کرنا جن میں گمراہی اور گمراہی کی مکتبہ موجود ہیں

آئیے !

اپنے مقاصد کے حصول کے لئے عمل سے جدوجہد کریں !

دوروز نامہ سعادت "فیصل آباد اولہ ہفتہ سے ایک وقت شائع ہونے لگا"

جماعت اہلسنت کا واحد ترجمان، جماعتی مرکز میں اور اراکہ برین کے

سے آگہی کیلئے سعادت کا مطالعہ ضرور کریں

1-A0614